ختم نبوت

خاتم

کتاب ینابیع المودة (حمایت اہلبیت وقف ۵ مریلوے روڈ لاہور)

ترجمہ محمد شریف

مصنف علامہ شیخ سلیمان قندوزی

سلیمان بن ابراہیم خواجہ کلان بن محمد بابا خواجہ بن محمد ابراہیم بن شیخ ترسون قندوزی بلخی
ولادت 1220 ہجری کتاب ھذا صفحہ ۱۷ مقدمہ

* نوٹ ۔ شیعہ اسے حنفی بتاتے ہیں جبکہ اسکی کتاب ینابیع المودة
اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ یہ اصل شیعہ تھا اور تقیہ کے طور پر بے شک وہ اپنے
آپ کو حنفی کہلواتا رہا ہو جیسے قاضی نور اللہ شوستری (مجالس المومنین) یا دیگر
* نوٹ ۔ قطع نظر یہ شیعہ ہے یا سنی ہمارے آپکے اختلاف سے پہلے یہ محاورہ خاتم بہرحال ثابت ہے

صفحہ 287 باب 56 حضرت علیؑ کی ولادت کا بیان

بحوالہ ۔ ۔ ۔ دیلمی

نمبر 31 انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء

ترجمہ ۔
اے علیؑ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاوصیاء ہو

---

* ۔ صفحہ 723 باب 83 اس بیان میں کہ صاحب الزمان مہدی کو آپ کی غیبت
کبریٰ کے بعد کس شخص نے دیکھا

صاحب الزمان
خاتم الاوصیاء

ظریف ابو نصر سے روایت ہے کہ میں صاحب الزمان کی خدمت میں حاضر ہوا مجھ سے
فرمایا میں کون ہوں ؟ میں نے عرض کیا آپ میرے آقا ہیں اور میرے آقا کے فرزند ہیں
فرمایا میں خاتم الاوصیاء ہوں میری وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کے رہنے والوں
سے مصیبت دور کرتا ہے

* نوٹ ۔ اس روایت کے مطابق غیبت کبریٰ میں صاحب الزمان کو دیکھنے کا دعویٰ کرنے
والا جھوٹا ہے ؟ ۔ ۔ ۔ حوالہ ۔

* صاحب الزمان کے بارے میں اور جگہ بھی لفظ خاتم الاوصیاء آیا ہے حوالہ ۔

* بحوالہ حضرت علیؑ کے بارے

* نوٹ صاحب الزمان خاتم اولیاء

کتاب ینابیع المودۃ

صفحہ 736 باب 87

شیخ عطار نیشاپوری قدس اللہ سرہ وافاض علینا علومہ وبرکاتہ اپنی کتاب
مظہر الصفات میں بیان کرتے ہیں

مصطفیٰ ختم رسل شد در جہان — مرتضیٰؑ ختم ولایت در عیان
جملہ فرزندان حیدر اولیاء — جملہ یک نور اند حق کرد این ندا

(ترجمہ لکھنا ہے کیا ہے)

بارہ آئمہ کے اسماءِ گرامی کی تعداد بیان کرنے کے بعد کہا ہے

=

=

= مہدی ہادی است تاج اتقیا ... بہترین خلق برج اولیاء

=

= ای تو ختم اولیائے این زمان — زہمہ معنی نہانی جان جان

1 صفحہ 738 باب 87 بحوالہ شیخ عزیز بن محمد نسفی رحمہ اللہ جو سعد الدین حموی کے
شیخ الشیوخ ہیں ان کی کتاب جو فارسی میں ہے

فرماتے ہیں کہ ہمارے پیغمبرؐ سے سابقہ مذاہب میں ولی کا نام نہیں ہوتا تھا
بلکہ نبی کا نام ہوتا تھا خداوند عالم کے مقربین کو جو وارثان شریعت ہوتے تھے
(علم) کو انبیاء کہا جاتا تھا ہر دین میں صاحب شریعت شخص ایک سے زیادہ
نہیں ہوتا تھا آدمؑ کے دین میں * وہ بہترین پیغمبر موجود تھے جو آدمؑ کے

←——

کتاب ینابیع المودۃ صفحہ 737 ← نوٹ : صاحب الزمان اولیاء کے خاتم ←

وارث تھے مخلوق کو آدمؑ سے دین اور اس کی شریعت کی طرف دعوت دیتے تھے اسی طرح نوحؑ سے دین دین ابراہیمؑ دین موسیٰؑ اور دین عیسیٰؑ کا معاملہ ہے جب حضرت محمدؐ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی جانب سے دین جدید اور شریعت جدیدہ نازل ہوئی تو ولی کا نام دین محمدؐ میں پیدا ہوا حق تعالیٰ نے اہل بیت محمدؐ سے بارہ اشخاص کو برگزیدہ کیا اور ان کو آپؐ کا وارث قرار دیا ان کو خود اپنا مقرب بنایا اور اپنی خاص ولایت کے ساتھ مخصوص کیا ان حضرات کو نائبان محمدؐ اور وارث قرار دیا حدیث کہ **علماء انبیاء کے وارث ہیں** ان بارہ اشخاص کے حق میں (آنحضرتؐ نے) ارشاد فرمائی ہے اور حدیث **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** انہی حضرات کے حق میں (رسول اللہ) نے فرمائی ہے **آخری ولی** جو آخرین کا نائب ہے بارھواں ولی اور بارھواں نائب ہے آپ **اولیاء کے خاتم ہیں** مہدی اور صاحب الزمان آپ کا نام ہے شیخ فرماتے ہیں کہ تمام عالم میں بارہ اولیاء سے اور زیادہ نہیں ہیں لیکن تین ہزار پچاس وہ اشخاص جو مردمان غیب میں سے ہیں ان کو اولیاء نہیں کہتے بلکہ ان کو ابدال کہتے ہیں

* صفحہ 751

ان میں اول علیؑ اور ان میں آخر مہدی ہیں

صفحہ 761

..... وہ اپنے باپ سید الاوصیاء و فوق کلی ہے

بحوالہ مناقب

روایت کرتے ہیں .... ان میں آخری قائم (عجل اللہ فرجہ) ہوگا

* نوٹ : صفحہ 759 وہ امت کس طرح ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور اس کے درمیان میں مہدی ہیں اور اس کے آخر میں مسیح ہوں لیکن اس عرصے کے درمیان ایک گروہ شیخ ہوگا وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں گا

کتاب ینابیع المودۃ صفحہ 737 ← نوٹ: صاحب الزمان اولیاء کے خاتم ←

وارث تھے مخلوق کو آدمؑ کے دین اور اس کی شریعت کی طرف دعوت دیتے تھے اسی طرح نوحؑ کے دین، دین ابراہیمؑ دین موسیٰؑ اور دین عیسیٰؑ کا معاملہ ہے جب حضرت محمدؐ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی جانب سے دین جدید اور شریعت جدیدہ نازل ہوئی تو ولی کا نام دین محمدؐ میں پیدا ہوا حق تعالیٰ نے اہل بیت محمدؐ کے بارہ اشخاص کو برگزیدہ کیا اور ان کو آپؐ کا وارث قرار دیا ان کو خود اپنا مقرب بنایا اور اپنی خاص ولایت کے ساتھ مخصوص کیا ان حضرات کو نائبان محمدؐ اور وارث قرار دیا حدیث کہ **علماء انبیاء کے وارث ہیں** ان بارہ اشخاص کے حق میں (آنحضرتؐ نے) ارشاد فرمائی ہے اور حدیث **علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل** انہی حضرات کے حق میں (رسول اللہؐ) نے فرمائی ہے **آخری ولی** جو

آخرین کا نائب ہے بارھواں ولی اور بارھواں نائب ہے آپ

اولیاء کے خاتم ہیں مہدی اور صاحب الزمان آپ کا نام ہے شیخ فرماتے ہیں کہ تمام عالم میں بارہ اولیاء سے اور زیادہ نہیں ہیں لیکن تین ہزار پچاس وہ اشخاص جو مردان غیب میں سے ہیں ان کو اولیاء نہیں کہتے بلکہ ان کو ابدال کہتے ہیں

* صفحہ 756

ان میں اول علیؑ اور ان میں آخر مہدی ہیں

صفحہ 761

.... وہ اپنے باپ سید الاوصیاء و فوق علیؑ سے

بحوالہ مناقب

روایت کرتے ہیں .... ان میں آخری قائمؑ (عجل اللہ فرجہ) ہوگا

* نوٹ: صفحہ 759 وہ امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے جس کے شروع میں میں ہوں اور اس کے درمیان میں مہدی ہیں اور اس کے آخر میں مسیح ہوں لیکن اس عرصہ کے درمیان ایک گروہ شیخ ہوگا وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں گا

اصول کافی جلد دوم صفحہ 26 باب 3 کتاب الحجت

... تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہوگئیں اور تمہارے نبی

پر تمام انبیاء ختم ہوگئے

مگر دیکھیں اصول کافی جلد دوم صفحہ 193

~~اصول کافی~~ جلاء العیون جلد اول صفحہ 158

دیکھیں مصحف فاطمہ ★

رسول اللہؐ کی وفات کے بعد

فرشتہ کا کلام حضرت فاطمہؓ سے

اور حضرت علیؑ کا لکھتے جانا

جلاء العیون جلد اول صفحہ 324

★ حضرت علیؑ کی وفات پر حضرت خضر کا آنا

اور کہنا آج خلافت پیغمبری منقطع ہوئی ....

ختم

.... اور شہادت دیتا ہے محمدؐ بندہ اس کا اور رسول خدا ہے اور تم اس کے

وصی برحق ہو محمدؐ پر پیغمبری اور تم پر وصایت ختم ہوگی

جلاء العیون جلد اول صفحہ 267 پہلی فصل

باب نمبر 3 روایت جابر ابن عبداللہ انصاری

مزید صفحہ 268

واقعہ پیدائش علیؑ

.... ابوطالب نے کہا تم کو بشارت ہو اس رات ایک دوست دوستانِ خدا سے پیدا ہوا کہ حق تعالیٰ اس میں خصلت ہائے خیر کامل کرے گا اور وصایت پیغمبران اس میں ختم کرے گا وہ پیشوائے متقیان و ہادی رشدکنندہ بطرف خداوند عالمیان و دور کنندہ شیطان رجیم و بہ خشم آورندہ منافقان و زینت عبادت کنندگان و وصی پیغمبر آخر الزمان ہے پیشوائے ہدایت و نجم فلک رفعت و کلید علم و حکمت ہے شبہات و شرک کا ہلاک کرنے والا جان یقین و سرور دین ہے ....

جلاء العیون جلد اول صفحہ 268

جلاء العیون جلد اول صفحہ 324 عنوان بیان تعزیت جناب خضرؑ

کلینی و ابن بابویہ وغیرہ نے بسند ہائے معتبر روایت کی ہے کہ بروز شہادت جناب امیر صدائے نوحہ وشیون لوگوں میں بلند ہوئی اور لوگوں کو دہشت عظیم عارض ہوئی جس طرح بروز وفات سرور کائنات خضر بصورت مرد پیر آئے اور روکر کہتے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون اور کہا

آج خلافت پیغمبری منقطع ہوئی ۔

جلاء العیون جلد دوم صفحہ 42 ثواب بکائے حسینؑ

.... اور جناب خاتم النبیینؐ اور جناب خاتم الاوصیا حضرت علیؑ کی خدمت میں بھی حاضر ہوگا ....

صفحہ 20 جلاء العیون دوم (درجہ ولایت مطلقہ)

؟؟ ..... پس جناب امیرؑ اور دیگر اہل بیت رسولؐ بھی بعد رسول مثل رسول بقول اسی آیت کے ولی ہیں اور تمام انبیاء سے افضل ہیں اور ان پر اطلاق نبوت و رسالت اس لیے نہیں کہ نبوت جناب محمد مصطفیٰؐ پر ختم ہے آپ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں لیکن معیار نبوت و رسالت سب اہل بیت میں تھا اگر نبوت و رسالت ختم نہ ہوتی تو یہ بارہ کے بارہ آئمہ اہل بیت نبی و رسول ہوتے

(انا وکیلہ ... مائدہ)

کتاب عیون اخبار الرضا

محمد بن علی بن حسین بن موسی بن بابویہ قمی
کنیت ابو جعفر ہے اور جو ابن بابویہ
اور شیخ صدوق کے نام سے مشہور ہیں
اس کی ہی ایک کتاب اصول اربعہ میں شامل
ہے من لا یحضرہ الفقیہ

صفحہ 450 روایت نمبر 306
451

اسی حوالے سے منقول ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا

میں خاتم الانبیا ہوں اور علیؑ تم خاتم الاوصیاء

نوٹ : اسی سے پہلی روایت نمبر 305 میں حضرت علی بن موسی الرضا نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علیؑ بن ابی طالب کی زبانی یہ حدیث رسولؐ نقل فرمائی

روایت نمبر 298 صفحہ 450

حضرت امام علی بن موسی الرضاؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علیؑ سے جناب رسول خداؐ کی یہ حدیث نقل فرمائی کہ آنحضورؐ نے فرمایا یا علیؑ میں نے پروردگار سے اپنے بیچ کوئی ایسا سوال نہیں کیا جو میں نے تمہارے (علیؑ کے) بارے میں نہ کیا ہو سوائے اس کے کہ خدائے عزوجل نے مجھے مخاطب کرکے کہا کہ

نبوت تیرے بعد ہے اور تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا
لہذا تو خاتم النبیینؐ ہے اور علیؑ خاتم الاوصیاء

۲۱۲ کتاب بحار الانوار جلد 12
در حالات حضرت امام مہدی

(علامہ محمد باقر مجلسی
بحار الانوار طبع جدید کی جلد 52 اور 53)
کا اردو ترجمہ ہے جلد 12

86 [redacted] امیرالمومنینؑ کا خطبہ مخزون علائم ظہور =
صفحہ 600

صفحہ 604 - اَلا یا ایہا الناس سلونی قبل ان تفقدونی انی بطرق السماء اعلم من العالم
بطرق الارض انا یعسوب الدین وغایۃ السابقین ولسان المتقین و خاتم الوصیین
و وارث النبیین و خلیفۃ رب العالمین .....

ترجمہ صفحہ 615 - 616
سنو اے گروہ مردم مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ
کو نہ پاؤ کیونکہ میں آسمان کی راہوں سے زیادہ واقف ہوں اس شخص کی نسبت جو زمین
کی راہوں سے واقف ہوتا ہے میں یعسوب (سردار) دین ہوں اور (616) سابقین
کا مقصد ہوں متقین کی زبان ہوں خاتم الاوصیاء ہوں انبیاء کا وارث ہوں
پروردگار عالمین کا خلیفہ ہوں میں قسیم دوزخ ہوں میں خازن جنت ہوں میں صاحب حوض
(کوثر) ہوں اور صاحب اعراف ہوں ہم اہل بیت میں سے جو بھی امام ہوگا وہ اپنے تمام
اہل ولایت سے واقف ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

آیت: انما انت منذر ولکل قوم ھاد
رعد 7

ترجمہ (اے رسولؐ) سوائے اس کے نہیں کہ تم ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی
و رہنما ہوتا ہے

بحارالانوار جلد 49 صفحہ 668 روایت نمبر 8

باب 29 (138) زمانہ رجعت امام قائم

ترجمہ:

رسول اللہ میرے بھائی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ: وہ (آنحضرتؐ)

سرکہ ایک ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور میں ایک ہزار اوصیاء کا خاتم ہوں۔

مجالس المومنین ۔ علامہ قاضی نوراللہ شوشتری شہید ثالث

صفحہ 276 مقدمہ سوم در تقسیم صحابہ بحسب رد و قبول

خاتم المجتہدین شیخ علی بن عالی وہ پہلے شیعہ مجتہد ہیں جنہوں نے دشمنان آل محمدؐ پر حکم کفر لعنت کرنے کا فتویٰ دیا......

صفحہ 279 گروہ اول ابو طالب عبدالمطلب

حضرت خاتم المجتہدین علی بن عبدالعالی فرماتے ہیں

صفحہ 413 عنوان جریر بن عبداللہ البجلی رضی

خاتم المجتہدین شیخ زین الدین علی شامی نے خلاصۃ الاقوال کے حاشیہ پر لکھا

* نوٹ: یہ غالباً ایک ہی شخص ہے

کتاب — مجمع الفضائل

مناقب علامہ ابن شہر آشوب

تعارف:۔ ہماری یہ کتاب ترجمہ ہے کتاب مستطاب مناقب آل ابی طالب کا جس کے
مصنف عالم ربانی والکامل صمدانی و محقق و مدقق لاثانی فقیہ و محدث عابد و زاہد
تقی و نقی غواص بحار الاخبار ناشر آثار آئمہ اطہار فخر المحققین سند المدققین علامہ
عصر فرید دہر محمد بن علی بن شہر آشوب مازندرانی تغمدہ اللہ برحمتہ واسکنہ
فسیح جنتہ ہیں مترجم سید المفسرین ادیب اعظم
مولانا سید ظفر حسین صاحب قبلہ امروہوی

(روایت نمبر ۲۶)

صفحہ 386 جلد دوم (وہ قضایا جو محمد علیہ تاریخ میں امیرالمومنین نے فیصل فرمائے)

یس جس نے میرے بارے میں تفریط کی ہوگی خسارہ میں رہے گا

اور جس طرح محمدؐ خاتم النبیین ہیں میں خاتم الوصیین ہوں . . .

مزید جلد دوم صفحہ 513 مفردات

علیؑ آخر الاوصیاء ہیں

? مناقب ابن شہر آشوب جلد دوم صفحہ 43 کا (اللہ نے جو خصوصیات آپؐ کو دیں)

نمبر 83 ۔ اکثر انبیاء آپؐ کی امت میں ہوں گے

عیون اخبار الرضا جلد اول دوم شیخ صدوق باب 26 بعنوان

روایت نمبر 20 ۔ ملائکہ محمدؐ و آل محمدؐ اور شیعیان علیؑ کے خادم ہیں) (امام علی رضا سے منقول فرمودات شریفہ

رسولؐ خدا نے فرمایا ہے ... ہیں ... جبرائیلؑ ... رسولؐ خدا ... فرمایا یا علیؑ

حق تعالیٰ نے ... ملائکہ مقربین ... فضیلت ... جمیع انبیاء و مرسلین پر ... ہے

وہ ... ہوں ... فضیلت ...

کتاب مجمع الفضائل مناقب ابن شہر آشوب //
جلد دوم صفحہ 270 حالات ولادت امیرالمومنینؑ

.....

جب علیؑ پیدا ہوئے تو پہلے سجدہ میں گئے

اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدؐ رسول اللہ و اشہد ان علیا وصی محمدؐ رسول اللہ خدا نے محمدؐ پر نبوت کو ختم کیا اور مجھ پر وصایت کو تمام کیا میں امیرالمومنین ہوں پھر عورتوں کو سلام کیا اوروں کی احوال پرسی کی ان کے چہرے کے نور سے آسمان جگمگایا ابو طالب یہ کہتے ہوئے نکلے بشارت ہو اللہ کا ولی ظاہر ہو گیا اس پر وصیین کا خاتمہ ہے وہ وصی نبی رب العالمین ہے //

نوٹ: یہاں دیوار میں دروازہ کھلا
ابو طالب یہ کہتے ہوئے نکلے ہائیں یہ معلوم کیا اس وقت اندر تھے جو نکلے ورنہ
ایک روایت میں تو تین دن بعد برآمدگی ہوگا
حوالہ: سیرت معصومین جلد اول صفحہ 173 تیسرا باب
(احسن المقال)

جناب فاطمہ 3 دن کعبے کے اندر رہیں

کتاب مجمع الفضائل مناقب ابن شہر آشوب جلد دوم صفحہ 331
عنوان ذو قصص السادات کا ظہور

رشتہ مختلف کتابوں کے حوالوں سے اس روایت کی دستاویز ہ
(آپ راہب کا نام شمعون)

..... اے شمعون تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا یہ چشمہ ... کا نام فرمایا اس چشمہ کا نام راحوما ہے یہ جنت کے چشموں میں سے ہے اس سے تین سو نبیوں اور تین سو وصیوں نے پانی پیا ہے //
اور میں اوصیاء کا آخر ہوں

میرا چچا سب مسلمان ہو گیا اور جنگ صفین میں میرے ساتھ شہید ہوا

کتاب مجمع الفضائل مناقب ابن شہر آشوب
جلد دوم صفحہ 510 مساوات علیؑ نبیؐ سے

نبیؐ نے فرمایا "انا خاتم الانبیاء و انت یا علی خاتم الاولیاء"

جلد دوم صفحہ 403 مناقب ابن شہر آشوب

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے ام سلمہؓ سے فرمایا
سنو اور گواہ رہنا کہ علیؑ امیرالمومنین اور سیدالوصیین ہیں انس بن مالکؓ سے مروی
ہے کہ میں آنحضرتؐ کے پاس وضو کا پانی لایا حضرتؐ نے فرمایا اے انسؓ اس
دروازہ سے وہ شخص داخل ہونے والا ہے جو امیرالمومنین سیدالمرسلین
قائد المحجلین اور خاتم الوصیین ہے انسؓ کہتے ہیں اس کے بعد
علیؑ داخل ہوئے

کتاب مناقب لدالہ [redacted] صفحہ 4 القاب)
خاتم الوصیین — مثیل عیسیٰ

کتاب تحفۃ الابرار ترجمہ کتاب جامع الاخبار کا۔ شیخ صدوق

صفحہ 264 :

فرمایا حضرت نے جو کسی کو کوئی مومن یا نبی ہوا ہے یا اب ہوگا

اس کا مشابہ ہے والا اس کا رشتہ دار یا پڑوسی رہا ہے

ترجمہ قرآن مجید مولانا سید مقبول احمد

حاشیہ صفحہ 507 سورت احزاب 33 آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم
ولکن رسول اللہ وخاتم النبین وکان
اللہ بکل شی علیما ○ احزاب 41

* ترجمہ حاشیہ مجید :

خاتم النبیین تفسیر صافی میں ہے کہ اس کی قرات دونوں طرح آئی ہے
یعنی تا کو زبر بھی اور زیر بھی ا مناقب میں جناب رسول خدا سے منقول ہے کہ
یا علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاولیاء
اور جناب امیر المومنین نے فرمایا کہ جناب محمد مصطفےٰ پر ایک ہزار انبیاء کا خاتمہ ہوا
↓
ضمیمہ صفحہ 993

ہے اور مجھ پر ایک ہزار اوصیاء کا ختم ہو گیا ہے قرآن ایسے سمٹ میں ہوتے جیسے دریے
قول مترجم۔

جناب رسول خدا کے اس قول کا کہ یا علی تم خاتم الاولیاء ہو مطلب یہ ہے کہ
پیغمبروں کے جانشینوں میں سے تم آخری ہو کیونکہ آئندہ دا ہے ولی کے جانشین ہوں گے
نہ کہ نبی اور جناب علی مرتضیٰ کا یہ فرمانا کہ جناب رسول خدا ہزار نبیوں کا خاتمہ ہیں
اس سے مراد وہی ہیں جو کار رسالت پر بھی مامور ہوئے خواہ ایک بستی کیلئے مامور ہوتے
ہوں خواہ ایک قوم کیلئے خواہ تمام عالم کیلئے

(تبصرہ جاں نثار ...)

کتاب نہج البلاغہ صفحہ 229 خطبہ 70

ترجمہ: اے اللہ اے فرش زمین کے بچھانے والے اور بلند آسمانوں کو
(بغیر سہارے کے) روکنے والے دلوں کو اچھی اور بری فطرت پر پیدا کرنے والے
اپنی پاکیزہ رحمتیں اور بڑھنے والی برکتیں قرار دے اپنے عبد اور رسول
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے جو پہلی (نبوتوں کے) ختم کرنے
والے اور بند (دلوں کے) کھولنے والے اور . . . . .

کتاب کمال الدین و تمام النعمہ — شیخ صدوق

جلد اول صفحہ 301
روایت نمبر 36 باب 24 امام قائم کی امامت پر رسول اللہؐ کے نصوص

رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ امت کیسے ہلاک ہوگی
(جبکہ اس میں) میں اور علیؑ اور میری اولاد سے گیارہ صاحبان عقل موجود ہیں
اس امت کا اول میں آخر مسیحؑ ابن مریمؑ ہیں — لیکن وہ ہلاک
ہوں گے جو نہ اس سے ہیں نہ مجھ سے ہیں

(راویان حدیث شیعہ)

2 = یہی کتاب صفحہ 161

رسول اللہؐ نے اپنے بعد اوصیاء مقرر کیے اور یہ بتا دیا کہ حضرت مہدی تمام
آئمہ سے قائم ہوں گے

3 = یہی کتاب جلد دوم صفحہ 362

میں نے آپ کے والد سے یہ حدیث سنی ہے کہ قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

نوٹ = ابوبصیر کا سوال امام جعفر صادقؑ سے

تشریح = آپ نے فرمایا انہوں نے کہا تھا کہ بارہ مہدی ہوں گے یہ نہیں کہا تھا کہ امام ہوں گے
بلکہ یہ ہمارے شیعوں میں وہ قوم ہوگی جو لوگوں کو ہماری ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی
طرف بلائے گی

کتاب کمال الدین و تمام النعمہ — شیخ صدوق

صفحہ 630 جلد دوم

سورت سبا کی آیت 44 ہے ۔

وما آتیناهم من کتب یدرسونها وما ارسلنا الیهم قبلک من نذیر ۔

اور ہم نے ان کو کتابیں تو دی ہی نہیں جنہیں وہ پڑھتے اور نہ ہم نے تم سے پہلے ان کے پاس کوئی ڈرانے والا بھیجا تھا ان دو آیات

(نوٹ ۔ دوسری آیت ابتدائے روایت میں سورت سجدہ کی نمبر 3 ہے جو بعض لوگ دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں)

تو ہمارے مخالف اس بات کی دلیل قرار دیتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضور اکرمؐ کے درمیان نہ تو کوئی نبی آیا اور نہ کوئی رسول اور نہ کوئی حجت خدا۔ دراصل وہ ان آیات کی تاویل ہی غلط کر رہے ہیں یہاں تذکرہ نذیر کا ہے اور نذیر رسول ہوتے ہیں نہ تو انبیاء اور نہ ہی اوصیاء کیلئے نذیر کا لفظ استعمال ہوتا ہے جب حضور اکرمؐ سے اللہ نے ارشاد فرمایا انما انت منذر ولکل قوم هاد (سورت رعد آیت 7) تیرا کام تو ڈرانا ہے اور ہر قوم کیلئے ہادی ہوا کرتا ہے پس نذیر رسول ہی ہوتے ہیں انبیاء و اوصیاء ہادی کہلاتے ہیں اور عزوجل کا قول ولکل قوم هاد خود اس بات کی دلیل ہے کہ زمین حجت خدا سے کسی زمانے میں خالی نہیں رہی تمام قوموں اور تمام زمانوں میں بندوں کیلئے اللہ عزوجل کی جانب سے انبیاء اور اوصیاء میں حجت کا ہونا لازم ہے

پس اللہ عزوجل کی جانب سے لازم کر دیا گیا ہے کہ جب تک تکلیف شرعی باقی ہے انبیاء اور اوصیاء کے ذریعے عمر حفظی ہدایت جاری رہے اس لیے کہ وہ ڈرانے کے کام کی ادائیگی کرتے ہیں ہاں جائز ہے کہ ڈرانے کا سلسلہ منقطع ہو جائے جیسے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد منقطع ہوا اور آپ کے بعد کوئی نذیر نہیں آیا

کمال الدین و تمام النعمہ — شیخ صدوق

جلد دوم صفحہ 630 — باب 58 نوادر

روایت نمبر 9

بیان کیا مجھ سے میرے والدؒ اور محمد بن حسنؓ نے ان دونوں نے کہا کہ بیان کیا
ہم سے سعد بن عبداللہ نے ان سے محمد بن حسینؓ بن ابی خطاب اور یعقوب بن یزید نے ان
دونوں سے حماد بن عیسیٰ نے ان سے حریز بن عبداللہ نے ان سے محمد بن مسلم نے انہوں نے کہا کہ
میں نے

آیت انما انت منذر ولکل قوم هاد کے بارے میں
حضرت امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا ہر امام اپنی
قوم کیلئے ان کے زمانے میں ہادی ہوتا ہے

نمبر 15

بیان کیا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے کہا بیان کیا مجھ سے سعد بن عبداللہ
نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن محمد بن عیسیٰ نے ان سے ان کے والد نے ان سے
ابن ابی عمیر نے ان سے عمر بن اذینہ نے ان سے برید بن معاویہ عجلی نے انہوں نے کہا
آئمہ معصومینؑ میں سے

حضرت امام محمد باقرؑ سے اس آیت انما انت منذر ولکل قوم هاد
کے معنی دریافت کیے تو آپ نے فرمایا منذر سے مراد رسول اللہؐ اور هاد
سے مراد حضرت علیؑ ابن ابی طالب ہیں اور ہر وقت اور ہر زمانے میں ہم میں
سے ایک امام ہوگا جو لوگوں کو رسول اللہ کی تعلیمات کی طرف بلائے گا

اس مفہوم کی کثرت سے روایات وارد ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے حضور
اکرمؐ سے خطاب فرمایا کہ

لتنذر قوماً ما اتاھم من نذیر من قبلک

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ سے پہلے ان کے درمیان کوئی رسول نہیں آیا جس
نے شریعت میں تبدیلی کی ہو اور ملت میں تغیر کیا ہو - اور نہ ان سے اوصیاء کی
ہدایت اور دعوت کی نفی کی گئی ہے - اور اس بات کی نفی اللہ تعالیٰ کیسے کرسکتا ہے
جبکہ اس نے ارشاد فرمایا

ہے ہے

اور انہوں نے اپنی قوت کو خدا کی قسم کھا کر کہا تھا کہ اگر ہمارے پاس کوئی
ڈرانے والا آتا تو ہم ہر پہلی امت سے زیادہ راہ راست پر آ جاتے دیکھو جائیں
گے مگر جب ان کے پاس ڈرانے والا آیا تو ان کی نفرت اور زیادہ ہوئی
اور اسی قسم کی دوسری روایات جو ہم نے اس کتاب میں ذکر کی ہیں ولا قوۃ الا باللہ

کمال الدین و تمام النعمہ جلد دوم صفحہ 631 ↑

کمال الدین و تمام النعمہ جلد دوم صفحہ 622 ↓

اس روایت میں حضرت امام جعفر صادق نے قسم کھا کر فرمایا کہ امامت
منقطع نہیں ہو سکتی یہاں تک کہ رات اور دن منقطع ہو جائیں پس رسولوںؑ کے
درمیان زمانہ فترت تو جائز ہے کیونکہ رسول کی ذمہ داریوں میں
یہ ہوتا ہے کہ وہ قوم کیلئے شریعت لاتے ہیں سابقہ شریعت کی تجدید کرتے ہیں اور
بعض احکام بعض کے ذریعہ منسوخ کرتے ہیں
لیکن انبیاء اور آئمہ کیلئے زمانہ فترت جائز نہیں کیونکہ
نہ تو وہ شریعت لے کر آتے ہیں نہ منسوخ کرتے یا تجدید کرنے کی
ذمہ داری ان کی ہوتی ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ حضرت نوحؑ اور حضرت ابراہیمؑ
کے درمیانی زمانے میں حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کے درمیانی زمانے میں
حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیانی زمانے میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کے
درمیانی زمانے میں بے شمار انبیاء اور اوصیاء مبعوث ہوئے اور ان کی ذمہ داری
یہ تھی کہ وہ اللہ کے احکام لوگوں کو یاد دلائیں اور وہ سب کچھ جو ان تک رسولوں
سے وصیت کیا ہیں اور علوم پہنچے ہیں ان کی حفاظت کریں اور ان میں سے تمام رسولوں
نے اپنی امت کو ان امور کی تبلیغ کی جو اللہ عزوجل سے ان تک پہنچے اور ان انبیاء
کے اوصیاء نے ان علوم اور وصایا کی حفاظت کی جب اللہ تعالیٰ نے رسالت
کو محمدؐ پر ختم کیا تو ضروری تھا کہ کوئی ہادی اور وصی ← ←

ہو جو دین حق کی حفاظت اور تبلیغ کرے کیونکہ زمین بغیر حجت خدا
کے نہیں رہ سکتی پس اس سبب سے اللہ نے ان کے بعد سلسلہ امامت کو جاری
فرمایا جو با ترتیب منظم اور متصل ہے کیونکہ یہ جائز نہیں کہ آثار انبیاء و رسل
اور اعلام محمد ان کی امت ان کی شریعت ان کے فرائض ان کی سنتیں اور ان کے
احکام معطل ہو جائیں یا منسوخ ہو جائیں جبکہ حضور اکرم کے بعد کسی
رسول یا نبی کو نہیں آنا ہے

اور امام رسول یا نبی کی طرح نہیں ہوتا اور نہ محمد کی شریعت
اور ملت کے سوا کسی اور شریعت اور ملت کا داعی ہوتا ہے اسی لیے دو
اماموں کے درمیان فترت کے زمانے کا واقع ہونا ناممکن
فترت صرف رسولوں کے درمیان جائز ہوتی ہے اماموں کے درمیان
نہیں پس اس لیے واجب ہوا کہ آخری امام مہدی ہو کر جیسے دلیل کے ساتھ
پیش کیا گیا

نبوت اور رسالت نعمت الٰہی ہے اور امامت فرض ہیں سنت تو
بعض حالات میں منقطع اور ترک ہو سکتی ہے مگر فرض صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
بعد بھی منقطع نہیں ہوگا پس امامت ہی وہ فرض عظیم ہے جس کے ذریعہ سنت و فرائض
تمام ہوتے ہیں دین کامل اور نعمت تمام ہوتی ہے

رسالت و نبوت سنت ہے اور امام فرض اور اللہ تعالیٰ کے فرائض
حضورؐ کے ذریعہ ہمارے لئے جاری ہوتے جو ہمارے لیے لازم ہیں اور قیامت تک
نہ منقطع ہوں گے نہ تبدیل ہاں ہم اس روایت کا بھی انکار نہیں کرتے جس میں کہا گیا
ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمدؐ کے درمیان جو زمانہ فترت تھا اس میں
کوئی نبی یا وصی نہیں تھا ہم اس سے انکار نہیں کرتے اور کہتے ہیں۔ یہ روایت
صحیح ہے مگر ہمارے مخالفین انبیاء و ائمہ و رسولانؑ کے انقطاع کے بارے
میں جو تاویل کرتے ہیں اسے نہیں مانتے

فترت کے معنی ہیں ایسا زمانہ جس میں کوئی رسول یا نبی یا وصی ظاہر و مشہور نہ ہو
جس طرح اس سے قبل تھا۔ اور اسی پر نازل شدہ کتاب کی دلیل ہے کہ اللہ عزوجل
نے محمدؐ کو رسولوں کی فترت کے وقت پر مبعوث کیا نہ کہ انبیاء و اوصیاء کی فترت
کے وقت حضورؐ اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان کئی انبیاء اور ائمہ آئے جو لوگوں
کے خوف سے پوشیدہ رہے انہی میں خالد بن سنان عبسی نبی بھی تھے جن کا انکار کوئی
نہیں کر سکتا

کمال الدین و تمام النعمہ جلد دوم صفحہ --> 623

کمال الدین و تمام النعمہ جلد دوم صفحہ 626 شیخ صدوق

اور بعد اس کے یہ کہ اگر کتاب منزل نہ ہوتی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بزبان نبی مرسلؐ ہمیں خبر دی کہ جس پر امت کا اجماع ہے جو اصحابؓ سے نقل کیا گیا ہے نیز یہ روایت کتاب خدا سے موافق ہے کہ آنحضرتؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اللہ کی حکمت ہے یہ واجب لازم تھا کہ بندگان خدا کو ڈرانے والے رسول سے بغیر رکھنا جائز نہیں جب تک تکلیف شرعی ان پر باقی ہے چنانچہ رسول ان پر متواتر آتے رہے جیسا کہ ارشاد رب العزت ہے

ثم ارسلنا رسلنا تترا کلما جاء امۃ رسولها کذبوہ فاتبعنا بعضهم بعضا سورت مومنون آیت 44

پھر ہم نے اپنے رسول لگاتار بھیجے جب کسی امت کا رسول اس کے پاس آیا انہوں نے اسے جھٹلایا پھر ہم نے بھی ایک کو دوسرے کے قدم بقدم کر دیا

مزید آگے . . . .

صفحہ 624 ۔ اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ خبر دے دی ہے کہ حضرت محمدؐ پر سلسلہ نبوت و رسالت ختم ہو گیا اور ہم نے اس بات کو مان لیا اور یقین کر لیا کہ آپؐ کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا لیکن اب کسی ایسے سلسلہ کی ضرورت ہے جو سلسلہ رسالت و نبوت کی جگہ قائم ہو اور جس کے ذریعہ اللہ کی حجت قائم ہو . . .

سے جس کے ذریعہ سے ہمارے امراض دور ہو سکیں اور اللہ نے اپنے نبی کو

سے قرآن میں فرمایا۔ انما انت منذر ولکل قوم ھاد سورت رعد آیت 7

تیرا کام تو ڈرانا ہے اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی ہے

پس اس سلسلہ ہدایت کی ضرورت اس وقت تک رہے گی جب تک یہ

دنیا باقی ہے اور تکلیف شرعی و اوامر و نواہی باقی ہیں

اور لازمی ہے کہ یہ ہادی ہماری طرح نہ ہو جس کو خود سیدھا ہونے کی اور سلیقے کی

حق کی طرف ہدایت پانے کی ضرورت ہو اور علم شریعت اور مصالح دین میں جس کا محتاج ہو

بلکہ وہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہو اور اللہ کی جانب

سے الہام کے ذریعہ ہدایت یافتہ ہو جیسے کہ ام موسیٰ کی طرف الہام

کیا گیا تھا جس میں دریا میں ڈالنے اور موسیٰ کی فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت لئے تھا نفی

?

کمال الدین و تمام النعمہ صفحہ 621 ج

کتاب معانی الاخبار شیخ صدوق جلد اول صفحہ ۱۶۱

(53)

لا سیف الا ذوالفقار ولا فتیٰ الا علی

(کوئی تلوار نہیں سوائے ذوالفقار کے اور کوئی جوان مرد نہیں سوائے علی کے)

نوٹ : یہاں لا نفی جنس نہیں نفی کمال کیلئے ہے

کتاب مجمع الفضائل مناقب ابن شهرآشوب

جلد دوم صفحه ۱۹۶

.... المهدی آخر الخلفاء

…ن علياً سبقك بالهجرة قال له العباس (للترمذي)	عباس نے کہا علی نے تم سے ہجرت کرنے میں پہل کی ہے۔"
…ت علياً مني وانا منه وهو ولي كل مؤمن (للطبراني)	علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ علی ہر مومن کے سردار ہیں۔
…ن فاطمة بضعة مني فمن اغضبها اغضبني (لابن شيبة)	فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔"
…ن هذا العلم دين فلينظر احدكم عمن اخذ دينه (للديلمي)	یہ علم دین ہے تم میں سے ہر شخص کو سوچنا چاہیئے کہ وہ دین کو کس شخص سے حاصل کر رہا ہے۔
…ا المنذر وعلي الهادي (للديلمي)	میں ڈرانے والا ہوں اور علی ہدایت کرنے والے ہیں۔"
…ا خاتم الانبياء وانت يا علي خاتم الاوصياء (للديلمي)	اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاوصیاء ہو۔"
…ا دار الحكمة وعلي بابها (للترمذي)	میں دانائی کا گھر ہوں۔ علی اس کا دروازہ ہیں
…ا مدينة العلم وعلي بابها۔ (للطبراني والديلمي)	میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔"
…ا سيد ولد ادم وعلي سيد العرب۔ (للحاكم)	میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔
…ا وعلي حجة الله على عباده (للديلمي والخطيب البغدادي)	میں اور علی اللہ کے بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔"
…ا وعلي من شجرة واحدة والناس من اشجار شتى۔ (للديلمي والطبراني في الاوسط)	میں اور علی ایک درخت سے ہیں اور لوگ مختلف درختوں سے ہیں۔
…سركم ان تقبل صلاتكم …كم خياركم۔ (لابن عساكر)	اگر تمہیں یہ بات پسند ہو کہ تمہاری نماز مقبول ہو تو اپنے میں سے بہترین آدمی کو اپنا امام بنا دو۔"

ان علیا سبقك بالهجرة قال له العباس (للترمذی)

عباس نے کہا علی نے تم سے ہجرت کرنے میں پہل کی ہے۔

ان علیا منی وانا منه وهو ولی کل مومن (للطبرانی)

علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں۔ علی ہر مومن کے سردار ہیں۔

فاطمة بضعة منی فمن اغضبها اغضبنی (لابن شیبة)

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہیں جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

ان هذا العلم دین فلینظر احدکم عمن اخذ دینه (للدیلمی)

یہ علم دین ہے تم میں سے ہر شخص کو سوچنا چاہیئے کہ وہ دین کو کس شخص سے حاصل کر رہا ہے۔

انا المنذر وعلی الهادی (للدیلمی)

میں ڈرانے والا ہوں اور علی ہدایت کرنے والے ہیں۔

خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاوصیاء (للدیلمی)

اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تم خاتم الاوصیاء ہو۔

دار الحکمة وعلی بابها (للترمذی)

میں دانائی کا گھر ہوں۔ علی اس کا دروازہ ہیں

مدینة العلم وعلی بابها۔ (للطبرانی والدیلمی)

میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں۔

سید ولد آدم وعلی سید العرب۔ (للحاکم۔)

میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔

وعلی حجة الله علی عباده (للدیلمی والخطیب البغدادی)

میں اور علی اللہ کے بندوں پر اللہ کی حجت ہیں۔

وعلی من شجرة واحدة س من اشجار شتی۔ (للدیلمی والطبرانی فی الاوسط)

میں اور علی ایک درخت سے ہیں اور لوگ مختلف درختوں سے ہیں۔

سرکم ان تقبل هذا صلاتکم مکم خیارکم۔ (لابن عساکر)

اگر تمہیں یہ بات پسند ہو کہ تمہاری نماز مقبول ہو تو اپنے میں سے بہترین آدمی کو اپنا امام بناؤ۔

کہ میں اس وقت نبی تھا جب حضرت آدم پانی اور مٹی سے خمیر کیئے جا رہے تھے۔ یہ تمام باتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کے اول ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

۵۔ مشکوٰۃ میں ریاض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں اس وقت اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین تھا جس وقت آدم مٹی میں خمیر کیئے جا رہے تھے۔ میں عنقریب تم کو اس بات کی حقیقت بتاؤنگا دعوت ابراہیم میں ہوں۔ بشارت حضرت عیسٰیؑ میں ہوں۔ اپنی ماں کا خواب میں ہوں جو مجھے جنتے وقت دیکھا تھا آپ سے ایک نور بلند ہوا تھا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہو گئے تھے۔ اسی طرح ہر ایک۔ نبی کی ماں نے خواب دیکھی ہے۔ (بحوالہ شرح السنۃ اور احمد)

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السّلام اپنے باپ اور دادا علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے چچا حسن سے روایت کرتے کہ میں نے اپنے نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں اللہ تعالےٰ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں۔ میرے اہل بیت میرے نور سے پیدا کیئے گئے۔ باقی تمام لوگ آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔ (جمع الفوائد بحوالہ احمد، کبیر، بزار اور اسحٰق بن اسماعیل نشاپوری)

۷۔ ابوالحسن علی بن محمد معروف ابن مغازلی واسطی، شافعی اپنی کتاب مناقب میں سلمان فارسی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ میں اور علیؑ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ایک نور کی شکل موجود تھے۔ آدم کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے یہ نور اللہ کی تسبیح اور تقدیس بیان کرتا تھا جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی پشت میں ودیعت کر دیا۔ میں اور علیؑ برابر ایک ہی شکل اور صورت میں رہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں صلب عبد المطلب میں دو ٹکڑوں میں جُدا کر دیا مجھ میں نبوت کو قرار دیا اور علیؑ کو امامت عطا کی۔ اس حدیث کو دیلمی نے اپنی کتاب الفردوس میں حضرت سلمانؓ سے روایت کیا ہے۔

۸۔ نیز ابن مغازلی سالم بن ابی جعد سے وہ ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ آپ نے فرمایا۔ میں اور علیؑ نور کی شکل میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے دائیں طرف اور اللہ کے حضور میں حضرت آدم کی خلقت سے چودہ ہزار سال پہلے موجود تھے۔ وہ نور اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور تقدیس بیان کرتا تھا۔ میں اور علیؑ برابر ایک صورت میں رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دو حصّوں میں صلب عبد المطلب میں جدا کر دیا۔ ایک جز میں ہوں اور ایک جز علی ہیں۔

۹۔ فرائد السمطین میں حموینی نے زیاد بن منذر سے وہ ابو جعفر امام محمد باقر سے وہ اپنے باپ سے وہ آپ کے دادا الحسین بن علی بن ابی طالب سلام اللہ علیہ سے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیہم سے روایت کرتے ہیں کہ "ہم

لوگ اللہ کے حضور میں ایک نور کی شکل میں موجود تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو اس نور کو آدم کی صلب میں ودیعت کیا۔ لگاتار اللہ تعالےٰ اس نور کو ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف منتقل کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اس نور کو حضرت عبد المطلب کی پشت میں ٹھہرایا پھر اس کو دو حصّوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصّہ کو صلب عبد اللہ میں اور دوسرے حصے کو میرے چچا ابو طالب کی پشت میں قرار دیا۔ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں۔ علی کا گوشت اور خون میرا گوشت اور خون ہے اس حدیث کو بعینہ موفق خوارزمی نے نقل کیا ہے

۱۰۔ موفق بن احمد خوارزمی اعمش سے وہ ابو وائل سے وہ ابن مسعود سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو اس میں اپنی روح کو داخل فرمایا۔ اس بات پر حضرت آدم علیہ السّلام کو چھینک آگئی۔ آپ نے کہا الحمد للہ، خداوند عالم نے آدم کی طرف وحی کی (اے آدم) تم نے میری حمد بیان کی ہے۔ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اگر مجھے اپنے دو بندوں پیدا کرنا منظور نہ ہوتا تو تمہیں بالکل پیدا نہ کرتا۔ آدم نے عرض کیا اے میرے معبود وہ دونوں مجھ سے ہونگے فرمایا ہاں آدم تم سے پیدا ہونگے۔ ذرا اپنی آنکھ کو بلند کر کے اوپر دیکھ حضرت آدم کیا دیکھتے ہیں کہ دامن عرش پر یہ عبارت تحریر ہے لا الٰہ الا اللّٰہ محمد الرسول اللّٰہ ھو نبی الرحمۃ وعلیؑ مقیم الحجۃ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نبی رحمت ہیں اور علی حجت کے قائم کرنے والے ہیں۔

۱۱۔ حموینی نے سعید بن جبیر سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سُنا جو حضرت علی سے فرما رہے تھے (اے علیؑ) تم اور میں اللہ تعالےٰ کے نور سے پیدا کیئے گئے ہیں۔

باب ۲

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باپ دادا کی شرافت

> یہ لوگ اچھا گروہ، اچھا قبیلہ اور اچھے زمانہ میں تھے رسولؐ اللہ کا نسب پاک تھا اور آپ کے اہل بیت طاہر و پاکیزہ تھے۔ حضرت عباس کی مدح اور حدیث جابر نے بیان میں۔

۱۔ نہج البلاغہ میں حضرت علی کا ایک خطبہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباؤ اجداد کی صفت میں منقول ہے حضرت علی علیہ السّلام فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو اچھی جگہ ودیعت کیا۔ بہترین قرارگاہ

باب ۸۳

اس بیان میں کہ صاحب الزمان مہدی علیہ السلام کو آپ کی غیبت کبریٰ کے بعد کس شخص نے دیکھا؟

"کتاب الغیبۃ میں ابوعبداللہ بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے مہدی علیہ السلام کو حجراسود کے پاس موجود دیکھا اور لوگوں کا آپ پر اژدھام تھا اور آپ فرماتے تھے کہ اس کا تمہیں حکم نہیں دیا گیا۔"

غانم ہندی سے روایت ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کی تلاش میں بغداد وارد ہوا۔ میں پل پر متفکر حالت میں چل رہا تھا کہ آپ کو کہاں پاؤں۔ اسی دوران میں میرے پاس آنے والا ایک شخص آیا اور مجھے کہا اپنے آقا کے پاس چلیئے۔ وہ میرے ساتھ لگاتار چلتا رہا۔ آخر کار اس نے مجھے ایک گھر میں داخل کیا جس میں باغ موجود تھا۔ ناگاہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا تشریف فرما ہیں۔ جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا اے غانم تمہیں خوش آمدید ہو۔ آپ نے مجھ سے ہندی زبان میں گفتگو فرمائی اور مجھ پر سلام کیا۔ فرمایا تم اس سال حج ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تم والوں کے ساتھ۔ اس سال تم حج ادا نہ کرو۔ خراسان چلے جاؤ۔ آنے والے سال حج ادا کرنا۔ آپ نے میری طرف ایک تھیلی کو پھینک کر فرمایا۔ اس کو اپنے خرچ میں صرف کرو۔ جو کچھ تم نے دیکھا ہے اس کے متعلق کسی کو آگاہ نہ کرنا۔"

محمد بن شاذان کابلی سے روایت ہے میں برابر مہدی علیہ السلام کی تلاش میں تھا۔ میں نے اپنا قیام مدینہ میں رکھ لیا۔ جس شخص سے بھی میں اس بات کا ذکر کرتا تھا۔ وہ میرا مذاق اڑایا کرتا تھا۔ میں بنی ہاشم کے ایک شیخ سے ملا جس کا نام یحییٰ بن محمد عریضی تھا۔ مجھ سے فرمایا جس شخص کو تم تلاش کرتے ہو۔ وہ صریا میں موجود ہے۔ میں صریا میں وارد ہوا۔ ایک مکان کے اندر داخل ہوا۔ ایک سیاہ غلام نے مجھے جھڑکا۔ کہا اس جگہ سے اٹھ جاؤ۔ میں نے کہا میں اس جگہ سے نہیں اٹھوں گا۔ غلام گھر میں چلا گیا، پھر واپس نکل آیا۔ مجھ سے کہا اندر چلو میں اندر داخل ہوا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے آقا گھر کے درمیان تشریف فرما ہیں۔ آپ نے مجھے میرے نام کے ساتھ پکارا۔ حالانکہ میرے نام کو میرے اہل کے سوا کابل میں اور کوئی شخص نہیں جانتا تھا۔ آپ نے مجھے چند چیزوں کے متعلق آگاہ فرمایا اور میں آپ کے ہاں سے واپس چلا آیا۔ پھر میں دوسرے سال واپس آیا اور میں نے

آپ کو موجود نہ پایا۔

عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت ہے کہ میں نے محمد بن عثمان عمری سے صاحب الزمان کی روایت کے متعلق سوال کیا۔ اس نے کہا میں نے حضرت کو بیت الحرام کے پاس دیکھا اور آپ فرماتے تھے "اے پروردگار! جو وعدہ تم نے مجھ سے کیا ہے اس کو پورا کرو۔" نیز میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ خانہ کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے تھے۔ اپنے رب سے دعا اور مناجات کرتے تھے۔"

ظریف ابونصر سے روایت ہے کہ میں صاحب الزمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھ سے فرمایا میں کون ہوں؟ میں نے عرض کیا۔ آپ میرے آقا ہیں اور میرے آقا کے فرزند ہیں۔ فرمایا میں خاتم الاوصیا ہوں۔ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ زمین کے رہنے والوں سے مصیبت دور کرتا ہے۔

عبداللہ مسور سے روایت ہے کہ میں بنی ہاشم کے ایک باغ میں داخل ہوا۔ میں نے وہاں لڑکوں کو دیکھا کہ ایک تالاب کے پانی پر تیر رہے تھے۔ میں نے ایک جوان کو دیکھا جو مصلیٰ پر تشریف فرما تھے اور اپنی آستین کو اپنے منہ پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے ان بچوں کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ محمد بن حسن عسکری علیہما السلام ہیں۔ آپ اپنے باپ علیہما السلام کی شکل کے تھے۔"

محمد بن ابی عبد کوفی اسدی سے روایت ہے کہ آپ نے ان حضرات کا ذکر کیا ہے۔ جنہوں نے صاحب الزمان علیہ السلام کو دیکھا ہے اور آپ کے کرامات ملاحظہ کئے ہیں۔ حضرات کے وکلاء جو بغداد میں موجود تھے۔ محمد بن عثمان عمری اور اس کا بیٹا حاجز، بلالی اور عطار ہیں۔ کوفہ میں آپ کا وکیل عاصمی تھا۔ اہواز میں محمد بن ابراہیم بن محضر یار، قم میں احمد بن اسحاق، ہمدان میں محمد بن صالح، رَیّ میں بسامی اور اسدی، آذربائجان میں قاسم بن علا اور نیشاپور میں محمد بن شاذان نعیمی تھے۔ یہ بارہ آدمی حضرت کے وکیل تھے اور وہ لوگ جو حضرت کے وکیل نہیں تھے۔ ان کی تعداد ترین ہے۔ ان حضرات کے نام کتاب الغیبۃ میں تحریر ہیں۔

حسن بن وجنا نصیبی سے روایت ہے کہ میں اپنے ۵۴ حج کے موقع پر منیٰ کے مقام پر میزاب کے نیچے سجدہ کر رہا تھا۔ میں گریہ زاری اور دعا کے ساتھ صاحب الزمان علیہ السلام کی تلاش میں تھا۔ ناگاہ مجھے ایک لونڈی نے حرکت دی اور کہا اے حسن اٹھو! وہ میرے ساتھ چلتی رہی۔ آخر کار وہ مجھے لے کر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مکان میں لے آئی۔ وہ دروازے پر کھڑی ہو گئی اور مجھے صاحب الزمان علیہ السلام نے فرمایا۔ اے حسن! خدا کی قسم جو حج بھی تم نے ادا کیا ہے۔ میں تمہارے ساتھ ہوتا تھا۔ تم جعفر بن محمد علیہما السلام کے گھر پر بیٹھ جاؤ۔ تم اپنے کھانے پینے اور ستر عورت کا اہتمام نہ کرو۔ آپ نے مجھے ایک دعا تعلیم فرمائی فرمایا دعا پڑھو اور مجھ پر درود بھیجا کرو۔ میرے خالص دوستوں کے سوا اس دعا کو اور کسی کو نہ بتانا۔ میں اس گھر میں بیٹھ

شیخ عطار نیشاپوری قدس اللہ سرہٗ وافاض علینا علومہٗ و برکاتہٗ، اپنی کتاب مظہر الصفات میں بیان کرتے ہیں ؎

مصطفےٰ ختم رسل شد در جہاں   مرتضیٰ ختم ولایت در عیاں
جملہ فرزندان حیدر اولیاء   جملہ یک نور اند حق کرد ایں ندا

بارہ آئمہ کے اسمائے گرامی کی تعداد بیان کرنے کے بعد کہا ؎

صد ہزاراں اولیا ہا در زمین   از خدا خواہند مہدی را یقین
یا الٰہی مہدیم از غیب آر   تا جہاں عدل گردد آشکار
مہدی ہادی است تاج اتقیا   بہترین خلق برج اولیا
ای ولای تو معین آمدہ   بر دل و جان ہمہ روشن شدہ
ای تو ختم اولیائے ایں زماں   ز ہمہ معنی نہانی جان جان
ای تو ہم پیدا و پنہاں آمدہ   بندہ عطارت ثنا خواں آمدہ

شیخ جلال الدین قدس اللہ سرہٗ کے چند اشعار یہ ہیں۔ جن کو آپ نے حروف تہجی کے طور پر اپنے بڑے دین میں ترتیب دیا ہے ؎

ای سرور مرداں علی مرداں سلامت میکنند   دی صفدر ذیشاں علی مرداں سلامت می کنند

ان میں سے یہ کہا ؎

با قاتل کفار گو با دین و با دیندار گو   با حیدر کرار گو مستان سلامت می کنند
با درج دو گو ہر بگو با برج دو اختر بگو   با شبر و شبیر گو مستان سلامت می کنند
با زین دین عابد بگو با نور دین باقر بگو   با جعفر صادق بگو مستان سلامت می کنند
با موسےٰ کاظم بگو با طوسی عالم بگو   با تقی قائم مگو مستان سلامت می کنند
با میر دین ہادی بگو با عسکری مہدی بگو   با آں ولی مہدی مگو مستاں سلامت می کنند

امام محمد بن ادریس شافعی نے اپنے شعر میں فرمایا ؎

لو فتشوا قلبی لالفوا بہ   سطرین قد خطا بلا کاتب

اگر میرے دل کے گوشے کی تلاشی لیں تو اس میں بغیر کاتب کے لکھی ہوئی دو سطریں پائیں گے۔

العدل والتوحید فی جانب   وحب اہل البیت فی جانب
عدل اور توحید ایک طرف ہے   اہل بیت کی محبت ایک طرف ہے

نیز امام شافعی نے اشعار بیان کئے ہیں۔ جن کو ابن حجر نے صواعق محرقہ میں بیان کیا ہے ؎

یا راکبا قف بالمحصب من منی   واھتف بساکن خیفھا والناھض
سحرا اذا فاض الحجیج الی منی   فیضا کملتطم الفرات الفائض
واخبرھم انی من النفر الذی   لولاء اھل البیت لیس بناقض
ان کان رفضا حب آل محمد   فلیشھد الثقلان انی رافض

ایک شافعی المذہب نے اپنے قصیدہ میں اشعار بیان کئے جو دالیہ کے نام سے مشہور ہے۔ ان میں سے کچھ اشعار یہ ہیں:۔

وسائل عن حب اھل البیت ھل   اسد اعلانی بھم ام اجحد
واللہ مخلوط بلحمی ودمی   حبھم ھما الھدی والرشد
حیدرۃ والحسنان بعدہٗ   ثم علی وابنہ محمد
وجعفر الصادق وابن جعفر   موسی ویتلوہ علی السند
اعنی الرضا ثم ابنہ محمد   ثم علی وابنہ احمد
والحسن التالی ویتلو تلوہ   محمد بن الحسن الممجد
فانھم ائمتی وسادتی   وان لحانی معشر وفندوا
ائمۃ اکرم بھم ائمۃ   اسماؤھم مسرودۃ تطرد
ھم حجج اللہ علی عبادہ   وھم الیہ منھج ومقصد
ھم فی النار لا مبھم   وفی الدیاجی رکع وسجد
قوم لھم مکۃ والابطح وال   خیف وجمع والبقیع الغرقد
قوم منی والمشعران   والمروتان لھم والمسجد
قوم لھم فی کل ارض مشھد   لا بل لھم فی کل قلب مشھد

شیخ عزیز بن محمد نسفی رحمۃ اللہ جو سعد الدین حموی کے شیخ الشیوخ ہیں۔ قدس اللہ سرہٗ نے اپنی کتاب میں (جو فارسی زبان میں ہے) فرماتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سابقہ مذاہب میں ولی کا نام نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ نبی کا نام ہوتا تھا۔ خداوند عالم کے مقربین کو جو وارثان شریعت ہوتے تھے۔ تمام کو انبیاء کہا جاتا تھا۔ ہر دین میں صاحب شریعت شخص ایک سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔ آدمؑ کے دین میں دو بہترین پیغمبر موجود تھے جو آدم کے وارث تھے، مخلوق کو آدم کے دین اور اس کی شریعت کی

طرف دعوت دیتے تھے ۔ اسی طرح نوح کے دین ، دین ابراہیم ، دین موسیٰ اور دین عیسیٰ علیہم السلام کا ...
ہے ۔ جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی جانب سے دین جدید اور شریعت جا ...
نازل ہوئی تو ولی کا نام دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیدا ہوا ۔ حق تعالیٰ نے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ...
کے بارہ اشخاص کو برگزیدہ کیا اور ان کو آپ کا وارث قرار دیا ۔ ان کو خود اپنا مقرب بنایا اور اپنی خاص ...
ولایت کے ساتھ ان کو مخصوص کیا ۔ ان حضرات کو نائبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وارث قرار ...
حدیث " کہ علما انبیاء کے وارث ہیں ۔ ان بارہ اشخاص کے حق میں (آنحضرت نے) ارشاد فرمائی ...
اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل انہیں حضرات کے حق میں (رسول اللہ) نے فرمائی ...
آخری ولی جو آخرین کا نائب ہے ۔ بارھواں ولی اور بارھواں نائب ہے ۔ آپ اولیاء کے خاتم ...
مہدی اور صاحب الزمان آپ کا نام ہے ۔ شیخ فرماتے ہیں کہ تمام عالم میں بارہ اولیاء سے ...
زیادہ نہیں ہیں ۔ لیکن تین ہزار پچاس وہ اشخاص جو مردمان غیب میں سے ہیں ۔ ان کو اولیا نہیں
کہتے بلکہ ان کو ابدال کہتے ہیں ۔

شیخ عارف کامل ابن معتوبی مصری قدس اللہ سرہٗ وافاض علینا فیوضہ اپنے دیوان میں نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی عترت طیبین سلام اللہ علیہم کی تعریف کرتے ہیں ۔

قد جلی عن سائر التشبیہ رتبۃ　　　اذ خرقہ لیس الی اللہ فی العظ...
آپ رحمہا کا رتبہ تمام تشبیہات سے بلند ہے ۔ آپ کے اوپر صرف اللہ تعالیٰ بڑا ہے
ھواہ دینی وایمانی معتقدی　　　وحب عترتہ عونی ومعتصمی
آپ سے محبت رکھنا میرا دین ، ایمان اور میرا اعتقاد ہے ۔ آپ کی عترت سے محبت رکھنا
میری مدد اور میرے چنگل مارنے کی جگہ ہے ۔
ذریۃ مثل ماء المزن قد طہروا　　　وطیبوا فصفت اوصاف ذاتہم
(آپ کی) ذریت مزن کے پانی کی طرح پاک اور طیب ہے ان کی ذات کے اوصاف خاص ...
ائمۃ اخذ اللہ العہد لہم　　　علی جمیع الوریٰ من قبل خلقہم
یہ لوگ ایسے امام ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے ان کی پیدائش سے پہلے ان کا عہد لیا ...
کفاہم بالحم والضحیٰ شرفا　　　والنور والنجم من آمی اتتا ...
سورہ حم ، ضحیٰ ، نور اور نجم میں ان کے شرف کے لئے جو آیتیں نازل ہوئی ہیں کافی ...
سل الحوامیم ھل فی غیرھم نزلت　　　وھل اتی ھل اتی الا فی مدحہم ...
حوامیم سے دریافت کرو کہ وہ کسی غیر کی شان میں نازل ہوئی ہے ھل اتی ان کی تعریف میں نازل ...

اکارم من مت اخلاقہم فبدت　　　مثل النجوم سماء فی صفاتہم
خود بزرگ ہیں ان کے اخلاق بزرگ ہیں اپنے صفات میں ستاروں کی طرح آسمان
میں ظاہر ہوئے ہیں ۔
اطایب یجد المشتاق تربتہم　　　ریحا تدل بمافی طیب ذاتہم
یہ لوگ پاکیزہ ہیں ۔ ان کا مشتاق ان کی مٹی میں ایک ایسی خوشبو پاتا ہے جو ان کی
پاکیزہ ذات پر دلالت کرتی ہے ۔
شکرا لآلاء ربی حیث الھمنی　　　ولاھم وسقانی کاس حبہم
اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں ۔ جب کہ اس نے ان حضرات کی ولا کا مجھے الہام کیا
اور ان سے محبت رکھنے کا پیالہ مجھے پلایا ۔

باب ۸۸

ان احادیث کے وارد کرنے کے بیان میں کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا

" عرب کی زمین چراگاہوں اور چشموں میں تبدیل
ہوجائے گی ۔ دریائے سیمان ، جیحان ، فرات اور نیل
بہشت کے دریا ہیں لوگوں کے طبائع ایک ہو جائیں گے
حسد اور مخالفت نہیں ہوگی "

فصل الخطاب میں ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا (کہ قیامت کی نشانیوں
میں) پہلی نشانی یہ ہوگی کہ سورج مغرب سے نکلے گا " ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب
سورج مغرب سے نکلے گا ۔ اس وقت قیامت قائم ہو جائے گی ۔ جب سورج طلوع کرے گا ۔ تمام کے تمام
لوگ ایمان لے آئیں گے ، فیومئذ لاینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی
ایمانہا خیرا ۔ اس دن نفس کو ایمان لانا فائدہ نہیں دیگا ۔ اگر اس نے پہلے اس نے ایمان نہ لایا
اپنے ایمان لانے میں بھلائی حاصل نہ کی ہو " بحوالہ شیخین (بخاری و مسلم)

ابوداؤد ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت اللہ تعالیٰ کی اس آیت یاتی بعض آیات ربک
کے متعلق فرمایا ۔ سورج مغرب سے طلوع کرے گا (بحوالہ ترمذی)

طرف دعوت دیتے تھے ۔ اسی طرح نوح کے دین ، دین ابراہیم ، دین موسیٰ اور دین عیسیٰ علیہم السلام کا معا ہے ۔ جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی جانب سے دین جدید اور شریعت جدیدہ نازل ہوئی تو ولی کا نام دین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیدا ہوا ۔ حق تعالیٰ نے اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے بارہ اشخاص کو برگزیدہ کیا اور ان کو آپ کا وارث قرار دیا ۔ ان کو خود اپنا مقرب بنایا اور اپنی خاص ولایت کے ساتھ ان کو مخصوص کیا ۔ ان حضرات کو نائبان محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وارث قرار دیا حدیث "کہ علما انبیاء کے وارث ہیں ۔ ان بارہ اشخاص کے حق میں (آنحضرت نے) ارشاد فرمائی ہے اور حدیث علماء امتی کانبیا بنی اسرائیل انہیں حضرات کے حق میں (رسول اللہ) نے فرمائی ہے آخری ولی جو آخرین کا نائب ہے ۔ بارھواں ولی اور بارھواں نائب ہے ۔ آپ اولیاء کے خاتم ہیں مہدی اور صاحب الزمان آپ کا نام ہے ۔ شیخ فرماتے ہیں کہ تمام عالم میں بارہ اولیاء سے اور زیادہ نہیں ہیں ۔ لیکن تین ہزار پچاس وہ اشخاص جو مردمان غیب میں سے ہیں ۔ ان کو اولیا نہیں کہتے بلکہ ان کو ابدال کہتے ہیں ۔

شیخ عارف کامل ابن معتوبی مصری قدس اللہ سرہٗ وافاض علینا فیوضہ اپنے دیوان میں نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی عترت طیبین سلام اللہ علیہم کی تعریف کرتے ہیں ۔

قد جلی عن سائر التشبیہ رتبۃ　　اذ فرقہ لیس الی اللہ فی العظم

آپ (محمد) کا رتبہ تمام تشبیہات سے بلند ہے ۔ آپ کے اوپر صرف اللہ تعالیٰ بڑا ہے

ھواہ دینی وایمانی معتقدی　　وحب عترتہ عونی ومعتصمی

آپ سے محبت رکھنا میرا دین ، ایمان اور میرا اعتقاد ہے ۔ آپ کی عترت سے محبت رکھنا میری مدد اور میرے چنگل مارنے کی جگہ ہے ۔

ذریۃ مثل ماء المزن قد طھروا　　وطیبوا فصفت اوصاف ذاتھم

(آپ کی) ذریت مزن کے پانی کی طرح پاک اور طیب ہے ان کی ذات کے اوصاف خاص ہیں

ائمۃ اخذ اللہ العھد لھم　　علی جمیع الوریٰ من قبل خلقھم

یہ لوگ ایسے امام ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے ان کی پیدائش سے پہلے ان کا عہد لیا ہے

کفاھم بالحم والضحیٰ شرفا　　والنور والنجم من آمی اتتہ ۹۰

سورہ حم ، ضحیٰ ، نور اور نجم میں ان کے شرف کے لیے جو آیتیں نازل ہوئی ہیں کافی ہیں

سل الحوامیم ھل فی غیرھم نزلت　　وھل اتی ھل اتی الا فی مدحھم

اکارم کرمت اخلاقھم فبدت　　مثل النجوم سماء فی صفاتھم

خود بزرگ ہیں ان کے اخلاق بزرگ ہیں اپنے صفات میں ستاروں کی طرح آسمان میں ظاہر ہوئے ہیں ۔

اطایب یجد المشتاق تربتھم　　دیحا تدل بمافی طیب ذاتھم

یہ لوگ پاکیزہ ہیں ۔ ان کا مشتاق ان کی مٹی میں ایک ایسی خوشبو پاتا ہے جو ان کی پاکیزہ ذات پر دلالت کرتی ہے ۔

شکرا لا لاء ربی حیث الھمنی　　ولاھم وسقانی کاس حبھم

اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہوں ۔ جب کہ اس نے ان حضرات کی ولا کا مجھے الہام کیا اور ان سے محبت رکھنے کا پیالہ مجھے پلایا ۔

باب ۸۸

ان احادیث کے وارد کرنے کے بیان میں کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا

" عرب کی زمین چراگاہوں اور چشموں میں تبدیل ہوجائے گی ۔ دریائے سیمان ، جیحان ، فرات اور نیل بہشت کے دریا ہیں لوگوں کے طبائع ایک ہوجائیں گے حسد اور مخالفت نہیں ہوگی "

فصل الخطاب میں ابوامامہ باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا (کہ قیامت کی نشانیوں میں) پہلی نشانی یہ ہوگی کہ سورج مغرب سے نکلے گا " ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جب سورج مغرب سے نکلے گا ۔ اس وقت قیامت قائم ہوجائے گی ۔ جب سورج طلوع کرے گا ۔ تمام کے تمام لوگ ایمان لے آئیں گے ، فیومئذ لاینفع نفسا ایمانھا لم تکن امنت من قبل اوکسبت فی ایمانھا خیراً ۔ اس دن نفس کو ایمان لانا فائدہ نہیں دیگا ۔ اگر اس سے پہلے اس نے ایمان نہ لایا اپنے ایمان لانے میں بھلائی حاصل نہ کی ہو " بحوالہ شیخین (بخاری ومسلم)

ابوداؤد ابوسعید خدری سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت اللہ تعالیٰ کی اس آیت یاتی بعض آیات ربک

ایضاً بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے بعالم بقا رحلت فرمائی۔ جبرئیلؑ اور ملائکہ اور روح کہ شب قدر میں حضرت پر نازل ہوئے تھے۔ پس حق تعالیٰ نے جناب امیرؑ کی آنکھیں روشن کردیں کہاں کو منتہائے آسمان سے زمین تک دیکھتے تھے۔ اور یہ سب جناب امیرؑ کو غسل دینے اور نماز پڑھنے میں اعانت کرتے تھے اور قبر کھودتے تھے۔ اور بخدا سوگند بجز ملائکہ اور کسی نے حضرت کی قبر نہیں کھودی۔ یہاں تک کہ جناب امیرؑ داخل قبر ہوئے اور حضرت رسولؐ کو قبر میں اُتارا۔ پس حضرت رسولؐ فرشتوں سے کلام فرماتے۔ اور حق تعالیٰ نے جناب امیرؑ کے کانوں کو سننے کا حکم فرمایا۔ کہ حضرت فرشتوں سے جناب امیرؑ کی سفارش فرماتے ہیں۔ یہ سُن کر جناب امیرؑ رونے لگے اور سُنا کہ ملائکہ حضرت سے کہتے ہیں۔ ہم علیؑ کی خدمت و نصرت و اعانت و خیر خواہی میں کمی نہ کریں گے۔ اور وہ ہمارے صاحب۔ امام اور پیشوا ہیں اور ہم ہمیشہ ان کے پاس آئیں گے۔ ولیکن وہ بغیر آج کے ہم کو نہ دیکھیں گے۔ مگر آوازیں ہماری سُنیں گے۔ اور جب جناب امیرؑ نے فرمایا۔ جبرئیلؑ اور ملائکہ اور روح۔ جناب امام حسنؑ اور امام حسینؑ پر نازل ہوئے اور دونوں صاحبوں نے فرشتوں کو دیکھا۔ اور جو کچھ وفات حضرت سرور کائنات میں واقع ہوا اور جناب پیغمبر خدا کو دیکھا۔ کہ ہمراہ ملائکہ دفن و کفن جناب امیرؑ میں مدد و اعانت فرماتے ہیں۔ اور جب امام حسنؑ نے رحلت فرمائی۔ امام حسینؑ نے جبرئیلؑ و ملائکہ اور روح اور رسول خداؐ۔ امیرالمومنین کو دیکھا کہ نازل ہوئے اور غسل و کفن و دفن میں شریک ہوئے اور جب امام حسینؑ شہید ہوئے امام زین العابدینؑ نے جبرئیلؑ و ملائکہ و روح اور حضرت رسولؐ۔ جناب امیرؑ۔ جناب حسنؑ کو دیکھا۔ کہ تشریف لائے ہیں اور جمیع امور میں جناب عابدؑ کی نصرت و مددگاری فرمائی۔ اور جب امام زین العابدینؑ نے وفات فرمائی۔ امام محمد باقرؑ نے جناب رسول خداؐ۔ جناب امیرؑ۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ کو دیکھا کہ میری مدد و نصرت ہے جبرئیلؑ و ملائکہ اور روح فرماتے ہیں۔ اور جب امام محمد باقرؑ نے انتقال کیا۔ جناب صادقؑ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضرت رسول خداؐ۔ جناب امیرؑ۔ امام حسنؑ۔ امام حسینؑ اور امام زین العابدینؑ اور ملائکہ و روح غسل و کفن و دفن اور نماز و جمیع امور میں میری مدد و نصرت اور اعانت کرتے تھے۔ اور یہ حکم آخر امام تک جاری اور باقی ہے۔

مولف فرماتے ہیں۔ شاید ان حدیثوں سے مراد یہ ہو جن میں گذرا ہے کہ جبرئیلؑ نے کہا۔ میں اب زمین پر نازل نہ ہوں گا یہ ہو۔ کہ وحی لیکر نہ آؤں گا۔ تاکہ ان احادیث کے خلاف نہ ہو۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ بعد حضرت رسولؐ کے زمین پر آئے نہ ہوں۔ اور بالائے ہوا یہ سب کام کرتے ہوں۔ شیخ طوسیؒ اور کلینیؒ وغیرہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ کو تین کپڑوں میں کفن دیا۔ ایک چادر حریری سُرخ اور دو جامۂ سفید سحارہ مین سے ایضاً بسند حسنؑ جناب صادقؑ سے روایت کی ہے

بیان نماز جنازہ حضرت رسولؐ

۔ کہ عباس جناب امیرؑ کی خدمت میں آئے اور کہا۔ لوگوں نے اتفاق کیا ہے۔ کہ حضرت کو بقیع میں دفن کریں اور ابوبکر آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے۔ جناب امیرؑ نے جب منافقوں کا فساد جانا گھر سے باہر آئے اور فرمایا۔ ایھاالناس رسول خداؐ۔ امام و پیشوا ہمارے حیات اور ممات میں ہیں۔ اور حضرت نے خود فرمایا

ہے میں وہاں دفن ہونگا۔ جہاں میری روح قبض کی جائے۔ اس وقت اس وجہ سے یہ لوگ اپنا کام نکال چکے تھے۔ اس امر میں ہارج اور مانع نہ ہوئے اور کہا۔ جو بہتر جانو وہ کرو جناب امیرؑ دروازے کے آگے کھڑے ہوئے۔ اور حضرت کی نماز پڑھی۔ اور اس کے بعد اصحاب کو اجازت دی۔ دس دس نفر داخل ہوتے اور گرد جنازہ کے کھڑے ہوتے تھے اور جناب امیر اُن کے بیچ میں کھڑے ہو کر یہ ایت پڑھتے تھے۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ط اور یہ لوگ بھی یہی ایت پڑھتے تھے اور درود حضرت پر بھیجتے اور باہر جاتے تھے یہاں تک کہ جمیع اہل مدینہ و اطراف مدینہ نے درود بھیجا اور طبرسیؒ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی جاتے اور بغیر امام نماز پڑھتے تھے بروز شنبہ اور شب سہ شنبہ سے صبح تک اور صبح سہ شنبہ سے شام تک یہاں تک کہ جمیع خرد و بزرگ و مرد و زن مدینہ و اطراف مدینہ سب نے اسی طرح حضرت پر نماز پڑھی۔ اور کلینیؒ نے بسند معتبر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے انتقال کیا۔ جمیع ملائکہ۔ مہاجرین و انصار فوج فوج آئے اور نماز پڑھنے لگے۔ اب جناب امیرؑ نے فرمایا۔ حضرت رسولؐ نے حالت صحت میں فرمایا۔ کہ آئیہ مذکورہ مجھ پر نماز پڑھنے کے بارہ میں بعد میری رحلت کے نازل ہوا۔ اور طبرسیؒ نے بسند معتبر آنحضرتؐ روایت کی ہے کہ جب جناب امیرؑ نے حضرت کو غسل دیا۔ ایک کپڑا حضرت کے مُنہ کے اوپر ڈال دیا۔ اور گھر میں لٹا دیا۔ جو گروہ آتا تھا۔ حضرت کے گرد کھڑا ہو کر درود بھیجتا تھا۔ اور نماز پڑھتا تھا۔ اور پھر باہر چلا جاتا تھا۔ اس کے بعد دوسرا گروہ آتا تھا۔ جب سب نماز سے فارغ ہوئے۔ جناب امیرؑ داخل قبر آنحضرتؐ ہوئے اور فضل بن عباس کو بھی قبر میں لے گئے۔ جب جناب امیرؑ نے حضرت کو ہاتھوں میں لیا۔ کہ قبر میں اُتاریں۔ ناگاہ ایک مرد انصاری نے گروہ بنی خیلا سے جس کا نام اوس بن خولی تھا۔ اس نے گھر کے باہر سے دیکھ کر کہا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں ہمارے حق کو قطع اور ہماری خدمت کو فراموش نہ کرو۔ اور ہم کو بھی اس شرف سے بہرہ اندوز کرو۔ یہ سُنکر جناب امیرؑ نے اسکو بلایا۔ اور داخل قبر کیا۔ اور وہ شخص جنگ بدر میں حاضر ہوا تھا۔ راوی نے پوچھا۔ جنازہ حضرت کا کس جگہ رکھا تھا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ قبر کے پائنتی رکھا تھا۔ اور وہاں سے داخل قبر کیا۔ کتاب احتجاج اور کتاب سلیم بن قیس ہلالی میں سلمان فارسی سے روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ غسل و کفن حضرت سے فارغ ہوئے مجھے اور ابوذر۔ مقداد۔ اور فاطمہؑ و حسنینؑ کو گھر میں لے گئے اور آپ آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے پیچھے صف باندھی اور حضرت پر نماز پڑھی۔ عائشہ وہاں موجود تھی۔ مگر ہمارے نماز پڑھنے سے مطلع نہ ہوئی۔ اس وجہ سے کہ جبرئیلؑ اس کی آنکھیں ڈھانپتے تھے۔ پس دس دس نفر کو داخل حجرہ فرماتے اور یہ لوگ درود بھیجتے اور باہر آتے یہاں تک کہ مہاجرین و انصار بھی فارغ ہوگئے۔ اور نماز حضرت پر وہی تھی جو جناب امیرؑ نے بیان فرمائی اور کتاب کفایۃ الاثر میں بسند عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ جب وقت وفات حضرت ہوا۔ جناب امیرؑ کو بلایا۔ اور بہت راز ان سے فرمائے۔ پس فرمایا۔ تو میرا

پیغمبران اور میرے فرزند بہترین فرزندان پیغمبران ہیں۔ پس ہر ایک کو ان چار عورتوں نے سلام کیا۔ اور ہر ایک کا نام لیا۔ اور ان عورتوں نے خوشی ظاہر کی۔ حوران بہشت ہنسنے لگیں۔ ساکنان فلک اور حوران بہشت نے ایک دوسرے کو بشارت دی۔ آسمان پر ایک ایسا نور چمکا کہ پہلے اس کے ایسا نور نہ تھا۔ پھر ان زنان مقدسہ نے خدیجہؓ سے خطاب کیا۔ اور کہا۔ اس دختر کو لو۔ کہ طاہرہ و مطاہرہ و پاکیزہ و بابرکت ہے۔ حق تعالیٰ نے اس کو اور اس کی نسل کو برکت دی ہے۔ یہ سن کر خدیجہؓ نے خوشی خوشی جناب سیدہؑ کو گود میں لیکر بکمال فرحت و خوشی دودھ پلانے لگیں۔ جناب سیدہؑ ایک روز میں اس قدر بڑھتی تھیں کہ اور بچے ایک مہینہ میں۔ اور ایک مہینہ میں اس قدر نشو و نما فرماتی تھیں کہ اور اطفال جس قدر ایک سال میں بڑھیں۔

فصل دوسری

بیان اسمائے شریفہ سیدہؑ

ابن بابویہؒ نے بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ خدا کے ہاں فاطمہؑ کے نو نام ہیں۔ فاطمہ[۱]۔ صدیقہ[۲]۔ مبارکہ[۳]۔ طاہرہ[۴]۔ ذکیہ[۵]۔ راضیہ[۶]۔ مرضیہ[۷]۔ محدثہ[۸]۔ زہرا[۹]۔ حضرت نے فرمایا۔ آیا تو جانتا ہے فاطمہؑ کی تفسیر کیا ہے۔ راوی نے عرض کی۔ اے سید میرے آپ خبر دیجئے۔ حضرت نے فرمایا۔ یعنی بدی سے علیحدہ ہیں۔ پھر فرمایا۔ اگر جناب امیرؑ سیدہؑ کو تزویج نہ فرماتے تو قیامت تک زمین پر کفو نہ تھا۔ نہ آدمؑ نہ وہ لوگ جو بعد آدمؑ کے پیدا ہوئے۔ مولف فرماتے ہیں۔ صدیقہ بمعنی معصومہ ہے اور مبارکہ یعنی صاحب برکت و علم و فضل و کمالات و معجزات و اولاد کرام ہیں۔ اور طاہرہ پاکیزہ یعنی پاک نقص سے اور ذکیہ یعنی ترقی کرنے والی۔ کمالات و خیرات میں اور راضیہ یعنی رضائے الٰہی میں راضی ہونے والی۔ و مرضیہ یعنی پسندیدہ خدا و دوستان خدا اور محدثہ یعنی فرشتے آپ سے باتیں کرتے تھے۔ اور زہرا یعنی بندہ نورانی بنور ظاہری و باطنی واضح ہو کہ یہ حدیث شریف اس پر دلالت کرتی ہے کہ جناب امیرؑ جمیع پیغمبران و اوصیا سے بغیر پیغمبر آخر الزماں افضل ہیں اور بلکہ بعضوں نے استدلال فضیلت جناب فاطمہ زہراؑ بھی پیغمبروں پر کیا ہے۔ ایضاً۔ کتاب علل الشرائع میں بسند معتبر روایت کی ہے۔

ابان بن تغلب نے جناب صادقؑ سے سوال کیا۔ جناب فاطمہؑ کو کس وجہ سے زہراؑ کہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا۔ اس لئے کہ نور فاطمہؑ ایک دن میں تین مرتبہ جناب امیرؑ کے لئے ظاہر ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ اول روز جبکہ جناب سیدہؑ صبح کی نماز کو کھڑی ہوتیں اور لوگ سوتے ہوتے۔ اس وقت ایک نور جناب فاطمہؑ سے چمکتا۔ اور جمیع خانہ ہائے مدینہ میں داخل ہوتا۔ اور ان کے گھروں کی دیواریں اس نور سے سفید ہو جاتیں۔ اس حالت کے دیکھنے سے سب

کے گھر میں جاؤ اس نور کا سبب تم پر ظاہر ہو۔ جب جناب سیدہؑ کے گھر میں آتے۔ دیکھتے کہ جناب فاطمہؑ محراب عبادت میں بیٹھی مشغول نماز ہیں۔ اور وہ نور روئے مبارک سے چمک رہا ہے۔ پس جانتے تھے وہ نور ہمارے گھروں کو منور کر رہا ہے نور فاطمہ ہے۔ اور جب دوپہر ڈھل جاتی۔ اور فاطمہؑ مہیائے نماز ظہر ہوتیں۔ ایک نور زرد جبین مبین سیدہؑ سے ساطع ہوتا۔ اور جمیع خانہ ہائے مدینہ میں داخل ہوتا۔ اور اس نور سے در و دیوار کپڑے اور لوگوں کی رنگتیں زرد ہو جاتیں۔ جناب رسول خداؐ سے جب دریافت کرتے حضرت ان کو حکم دیتے فاطمہؑ کے گھر جاؤ۔ جب وہاں جاتے دیکھتے فاطمہؑ محراب عبادت میں بیٹھی مشغول نماز ہیں۔ اور ایک نور زرد روئے مبارک سے ساطع ہے۔ پس جانتے وہ نور جناب سیدہؑ کا نور ہے۔ جب شام ہوتی اور آفتاب غروب کرتا۔ روئے منور جناب فاطمہؑ سرخ ہو جاتا۔ اور ایک سرخ نور بسبب فرحت و سرور و شکر و نعمت الٰہی روئے نورانی سے ساطع ہوتا۔ اور تمام خانہ ہائے مدینہ میں داخل ہوتا۔ اور ان کے گھروں کی دیواریں سرخ ہو جاتیں۔ اس حال سے متعجب ہو کر جناب پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اور سوال کرتے اور آنحضرتؐ جناب فاطمہؑ کے گھر بھیجتے وہاں پہونچ کر دیکھتے۔ کہ جناب سیدہؑ محراب میں بیٹھی تسبیح و تحمید الٰہی میں مشغول ہیں۔ اور چہرۂ نورانی سے ایک سرخ نور ساطع ہے اس وقت سمجھ جاتے تھے۔ کہ وہ نور آثار نور جمال سیدہؑ ہے۔ اور وہ نور ہمیشہ جبین مبین فاطمہؑ میں تھا۔ یہاں تک کہ جناب امام حسنؑ متولد ہوئے۔ اور وہ نور پیشانی امام حسنؑ میں منتقل ہوا۔ بعد اس کے پیشانی مبارک امام حسینؑ میں رہا۔ اور ہمیشہ وہ نور ہمارے ساتھ ہے اور ایک امام سے دوسرے امام میں تا روز قیامت منتقل ہوتا رہے گا۔ ایضاً بسند معتبر روایت کی ہے جناب صادقؑ سے وجہ تسمیہ زہرا دریافت کی۔ حضرت نے فرمایا۔ حق تعالیٰ نے اپنے نور عظمت سے ان کو پیدا کیا۔ جب اس نور کو پیدا کیا۔ جمیع آسمان و زمین اس نور سے روشن اور دیدہ ہائے ملائکہ خیرہ ہو گئے۔ اور سب کے سب سجدۂ حق تعالیٰ میں جھک گئے۔ اور عرض کی اے ہمارے رب اور اے بزرگ یہ نور کیا ہے۔ حق تعالیٰ نے ان کو وحی فرمائی یہ نور وہ نور ہے۔ جس کو میں نے اپنے نور سے پیدا کیا۔ اور آسمان پر رکھا ہے اور اپنی عظمت سے میں نے اس کو پیدا کیا ہے۔ اور اس کو اس پیغمبر کے شکم سے ظاہر کروں گا۔ جو سب پیغمبروں سے افضل ہے۔ اور اس نور سے پیشوایان دین کو پیدا کروں گا۔ کہ میرے امر کو قائم کریں گے۔ اور میرے دین حق پر لوگوں کو ہدایت کریں گے۔ اور ان کو زمین پر بعد منقطع ہونے وحی کے اپنا خلیفہ کروں گا۔

ایضاً بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت ہے کہ جناب فاطمہؑ کا نام زہرا اس لئے رکھا کہ جب محراب عبادت میں کھڑی ہوتیں تھیں ان کا نور اہل آسمان کو روشنی بخشتا تھا جس طرح ستارے اہل زمین کو روشن کرتے ہیں۔

بیان معنی فاطمہؑ۔ ایضاً۔ بسند معتبر جناب موسیٰؑ بن جعفرؑ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ کو معلوم ہے۔

مسلم شریف مع شرح امام نووی جلد دوم ص۴۳ صحیح بخاری کتاب العلم رسولؐ کو ہذیان کہنے والا عمر تھا اور رسول پاکؐ آخر میں بھی خلافت لکھنا چاہتے تھے چنانچہ قاضی عیاض نے بھی یہی لکھا ہے وَ ذُکِرَ اِنَّ الَّذِی طلب کتابتہٗ امر الخلافت بعدہٗ وَ تعیین الخلافت کتاب شفا ص۳۰۰ میں ذکر کیا گیا ہے کہ رسول پاکؐ کا مقصد اس وقت وصیت لکھنے سے امر خلافت کا یہ فیصلہ اور خاص کر خلیفہ کا تعیین و مقرر کرنا تھا اپنے بعد کے لیئے۔

ابن عباس سے یہ روایت منقول ہے کہ عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ اے ابن عباس تم پر اونٹوں کی قربانی لازم ہو اگر تم جھوٹ بولو۔ سچ بتاؤ کہ کیا اب بھی علیؑ کے دل میں خلافت کا سودا موجود ہے ابن عباس نے کہا ہاں۔ بلکہ زیادہ بات یہ ہے کہ میں نے اپنے باپ عباس سے یہی بات پوچھی تھی تو انہوں نے فرمایا تھا۔ علیؑ کا دعویٰ خلافت سچا ہے یہ سُن کر حضرت عمر بن خطاب نے کہا رسول پاکؐ نے بھی علیؑ کے بارے چند بار ایسے کلمات تو کہے ہیں۔ لیکن وہ کچھ ثابت نہیں کرتے اور نہ ہی ان سے قطع حجت ہوتی ہے کیونکہ رسول پاکؐ [illegible] کی وجہ سے ایسے کلمات کہہ دیا کرتے تھے اور جب آنحضرتؐ نے اپنے مرض الموت میں [illegible] (معاذ اللہ) باطل کی طرف جانا چاہا تا کہ علیؑ کے نام کی صراحت کر دیں تو خدا کی قسم میں نے امت کی [illegible] اور اسلام کی غیرت کی وجہ سے آنحضرتؐ کو قلم دوات نہ دیا اور لکھنے سے منع کر دیا کیونکہ قریش علیؑ کی خلافت پر اتفاق نہ کرتے تھے اگر علیؑ خلافت پا جاتے تو عرب کے لوگ ان میں مخالفت میں کھڑے ہو جاتے۔ پس رسول پاکؐ نے جان لیا کہ میں عمر رسولؐ کے دل کے راز کو جان گیا ہوں پس رسولؐ خاموش ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کو جو منظور تھا وہ ہوا تاریخ بغداد مصنفہ احمد بن طاہر خطیب بغداد جلد اول ص۵۵ شرح ابن ابی الحدید جلد اول ص۵۱

رسول پاکؐ نے اعلان نبوت دعوتِ ذوالعشیرہ سے لے کر ۲۸ صفر سنہ ۱۱ھ تک بار بار اپنے بعد خلافت۔ ولایت۔ وصایت۔ امارتِ علی علیہ السلام کا امت اور صحابہ میں اعلان اور بیعت بھی کرائی اب یہ کہنا کہ رسول پاکؐ امت کو ویسے ہی چھوڑ گئے خلیفہ نہ بنایا سراسر رسالت پر الزام غلط بیانی اور گناہ ہے بلکہ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جناب عیسیٰؑ تک ہر ایک نبی دنیا کو اپنا وصی خلیفہ [illegible]

پاک علی علیہ السلام کو خلیفہ بنا کر گئے ہیں۔

اُولی الامر

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ (سورہ نسا)

اے صاحبان ایمان تم اطاعت کرو اللہ کی اور رسول پاکؐ کی اور اُولی الامر کی جو تم میں سے ہے یعنی جو تم میں ہے۔

اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی تو لازماً بات ہے اُس زمانے میں صحابہ مومنین کو رسولؐ سے پوچھنا چاہیئے وہ اولی الامر کون ہے جس کی ہم اطاعت کریں اور یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اُولی الامر زمانہ رسالت میں موجود ہے اب زمانہ رسالت میں صحابہ نے تین کی اطاعت کرنی ہے۔ اللہ۔ رسولؐ۔ اُولی الامر اگر زمانہ رسالت میں صحابہ اطاعت اُولی الامر نہ کریں تو اُن کا اس آیت پر عمل نہیں ہوتا لہذا صحابہ سے قرآن پاک کی ایک آیت چھوٹتی ہے مگر وہ صحابہ ہیں انہوں نے اس آیت پر عمل کیا ہے لہذا ماننا پڑے گا یہاں اُولی الاُمر سے مراد حضور رسولؐ کا ولی عہد۔ وصی۔ خلیفہ۔ جانشین ہے دعوت ذوالعشیرہ سے لے کر ۲۸ صفر سنہ ۱۱ھ تک جس کا بار بار اعلان حضورؐ نے فرمایا ہے۔ جناب جابر بن عبداللہ انصاری فرماتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی میں نے صحابہ سے پوچھا حضور فرمائیں آیت میں اُولی الامر سے مراد کون ہیں جن کی ہم اطاعت کریں۔ تو رسول پاکؐ نے صحابہ سے مخاطب ہو کے ارشاد فرمایا۔

اَنَا سَیِّدُ النَّبِیِّیْنَ وَ عَلِیٌّ سَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَ اِنَّ اَوْصِیَائِیْ مِنْ بَعْدِیْ اِثْنَا عَشَرَ اَوَّلُهُمْ عَلِیٌّ وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ الْمَهْدِی

ینابیع المودۃ ب ص۴۴۶

میں نبیوں کا سردار ہوں اور علیؑ اوصیا کا سردار ہے اور میرے اوصیا میرے بعد بارہ ۱۲ ہوں گے۔ ان کے پہلے علی علیہ السلام اور آخری قائم المہدی ہیں۔

هُمْ خُلَفَائِیْ مِنْ بَعْدِیْ اَوَّلُهُمْ عَلِیُّ ابن ابی طالب ثم الحسنؑ ثم الحسینؑ ثم علی بن الحسین ثم محمد بن علی المعروف فی التوراۃ بالباقر و ستدرکہٗ [illegible]

رسول پاکؐ نے فرمایا میرے بعد یہ خلفا ہوں گے اوّل علی بن ابی طالب پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علی بن حسین پھر محمدؐ بن علی جن کا نام تورات میں باقر ہے اور اے جابر تم انکا زمانہ پاؤ گے جب تم ان سے ملنا تو میرا اسلام کہنا [illegible]

الصُّورَةَ قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللهُ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَىٰ فِي النَّوْمِ حَقٌّ وَأَنَّهُ مِنَ الْمَلَكِ ؟ قَالَ: يُوَفَّقُ لِذٰلِكَ حَتّٰى يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ خَتَمَ اللهُ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ وَخَتَمَ بِنَبِيِّكُمُ الْأَنْبِيَاءَ .

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقرؑ اور امام جعفر صادقؑ سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کرکے پوچھا کیا یہ ہماری قرأت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر بظاہر فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہمکلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور بسا اوقات نبوت و رسالت شخص واحد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے، فرمایا۔ بتوفیق الٰہی وہ جان لیتا ہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہوگئیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہوگئے

چوتھا باب

خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

(باب ۴)

(أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ)

۱ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ . عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ ، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتّٰى يُعْرَفَ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

۲ـ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتّٰى يُعْرَفَ.

۲۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

۳ـ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ سُلَيْمَانَ ...

عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ ...

۳۔ امام رضاؑ نے فرمایا اللہ کی حجت کسی بھی مخلوق پر تمام نہیں بغیر معرفت امام۔

۴ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ ... قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام : الْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَبَعْدَ الْخَلْقِ

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی ...

پانچواں باب

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

(باب ۵)

(أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ ...)

۱ـ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسٰى ، ... الْعَلَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فِيهَا إِمَامٌ ... قَالَ: لَا إِلَّا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ ... فرمایا نہیں۔ میں نے کہا۔ دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں، ...

۲ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ... عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْأَرْضَ ... كَيْمَا إِنْ زَادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئاً رَدَّهُمْ. وَإِنْ نَقَصُوا شَيْئاً أَتَمَّهُ لَهُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ زمین ... میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر امر دین میں کوئی زیادتی کردیں تو وہ ...

تم ایک درخت سے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم اس درخت کی اصل اور تم اس درخت کی فرع ہو اور حسنؑ و حسینؑ اور
نو امام فرزندان حسینؑ اس درخت کی شاخیں ہیں اور ہمارے شیعہ اس درخت کی برگ ہیں۔ جو کوئی اس
درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو پکڑے گا۔ حق تعالیٰ اس کو داخل بہشت کریگا۔ کلینیؒ نے
بسند ہائے معتبر حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ متولد ہوئے نزدیک ولادت
آنحضرتؐ معجزات کثیرہ ظاہر ہوئے اور آمنہ کے لئے قصر ہائے شام و فارس نمودار ہوئے۔ اس وقت فاطمہ
بنت اسد مادر جناب امیرؑ بھی وہاں تھیں۔ ان معجزات سے متعجب ہو کر ابو طالب پاس گئیں اور ان
کو بشارت دی۔ آنحضرت کی ولادت کی۔ اور جو عجائب و غرائب مشاہدہ کئے تھے بیان کئے۔ ابو طالب نے
کہا صبر کرو تیس سال کے بعد تمہارے بطن سے بھی ایک فرزند پیدا ہوگا۔ جو بغیر پیغمبری تمام کمالات میں مثل
روایت جابر ابن عبد اللہ انصاری۔ اس کے ہوگا۔ اور وصی و وزیر اس کا ہوگا۔ کتاب روضۃ الواعظین
میں و جمیع کتب معتبرہ میں جابر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے۔ کہ جابر نے حضرت رسولؐ سے جناب
امیرؑ کی ولادت با سعادت کا سوال کیا۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا۔ آہ آہ اس بہترین مولود کا تم نے سوال کیا۔
جو میرے بعد متولد ہوا ہے۔ سنت حضرت مسیحؑ اس میں جاری ہوگی۔ حق تعالیٰ نے مجھے اور علیؑ کو ایک نور
سے پانچسو سال پہلے آفرینش خلائق سے پیدا کیا۔ اس وقت ہم عالم ملکوت میں تسبیح و تقدیس رب الملکوت
کرتے تھے۔ جب حق تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ ہم کو ان کے صلب میں جگہ دی۔ میں نے داہنی جانب اور علیؑ نے
بائیں جانب قرار پکڑا۔ پس ہم کو صلب آدم سے اصلاب طاہرہ و ارحام طیبہ میں منتقل کیا۔ اور مجھے صلب پاکیزہ
عبد اللہ بن عبد المطلب سے پیدا کیا۔ اور بہترین شکم میں جگہ دی۔ کہ وہ شکم آمنہ کا تھا۔ اور علیؑ کو صلب طاہر ابو طالب
سے ظاہر کیا۔ اور بہترین شکم میں جگہ دی۔ کہ وہ شکم فاطمہ بنت اسد کا تھا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے جابر قبل اس
کے کہ علیؑ شکم مادر میں قرار پکڑے۔ اس کے زمانے میں ایک مرد عابد راہب تھا۔ کہ اسے مثرم بن وغیب کہتے تھے۔
اور وہ راہب عبادت و زہد میں مشہور آفاق تھا۔ اور ایک سو نوے سال تک حق تعالیٰ کی بصدق و اخلاص
عبادت کی تھی۔ اور خدا سے اپنے لئے کوئی حاجت طلب نہ کی تھی۔ ایک روز اس نے خدا سے سوال
کیا۔ کہ خداوندا ایک دوست کو اپنے دوستوں میں سے مجھے دکھلا۔ اس وقت حق تعالیٰ نے ابو طالب کو
اس کی طرف بھیجا۔ جب مثرم نے ابو طالب کو دیکھا۔ اور انوار جلالت جبین ابو طالب سے مشاہدہ کئے۔ اٹھ
کھڑا ہوا۔ اور پیشانی چوم کر اپنے منہ کے سامنے بٹھا لیا اور کہا۔ خدا رحمت کرے تم کون ہو۔ ابو طالب نے کہا کہ
میں اہل تہامہ سے ہوں۔ اس نے کہا۔ تہامہ کے کس شہر سے ہو۔ ابو طالب نے کہا۔ مکہ کا رہنے والا ہوں۔ اس

کے کس شعبہ سے ہو۔ ابو طالب نے کہا۔ فرزندان ہاشم سے ہوں۔ مثرم نے جب یہ نسب بزرگوار سنا اٹھ کھڑا
ہوا۔ اور دوبارہ پیشانی کو بوسہ دیا۔ پھر کہا۔ حمد و سپاس اس خدا کی جس نے میرا سوال پورا کیا۔ اور مجھے دنیا سے
نہ اٹھایا۔ جب تک ایک دوست کو اپنے دوستوں سے دکھلا دیا۔ اے ابو طالب تم کو بشارت ہو۔ حق تعالیٰ نے
مجھے تمہارے لئے بشارت کا الہام فرمایا ہے۔ ابو طالب نے کہا۔ وہ بشارت کیا ہے۔ مثرم نے کہا۔ آپ کے صلب
سے ایک فرزند پیدا ہوگا۔ وہ فرزند ولی خدا اور پیشوائے متقیان وصی رسول پروردگار عالمیان ہوگا۔ جب
وہ فرزند پیدا ہو میرا سلام اس کو پہنچانا۔ اور کہنا مثرم تم کو سلام کرتا تھا۔ اور وحدانیت خدا کی گواہی دیتا
کہ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور شہادت دیتا ہے محمدؐ بندہ اس کا اور رسول خدا ہے اور تم اس کے وصی برحق
ہو محمدؐ پر پیغمبری اور تم پر وصایت ختم ہوگی۔ جب ابو طالب نے راہب سے یہ بشارت سنی رونے لگے اور
کہا بتاؤ اس فرزند کا کیا نام ہوگا۔ راہب نے کہا۔ ان کا نام علیؑ ہے۔ ابو طالب نے کہا۔ تمہارے کلام کی
حقیقت مجھ پر ظاہر نہ ہوگی۔ جب تک ثبوت قوی اور دلیل واضح نہ بیان کرو گے۔ مثرم نے کہا۔ کیا چیز
چاہتے ہو۔ جس کا اس وقت حق تعالیٰ سے میں تمہارے لئے سوال کروں اور حق تعالیٰ بہت جلد تم کو عطا
کرے۔ کہ میرا صدق کلام تم پر ظاہر ہو جائے۔ ابو طالب نے کہا۔ اس وقت میں طعام بہشت چاہتا ہوں۔
کہ میرے لئے موجود ہو جائے۔ یہ سن کر راہب مشغول دعا ہوا۔ اور ہنوز دعا اس کی تمام نہ ہوئی تھی کہ ایک
طبق ان کے قریب آیا۔ جس میں رطب انگور و انار بہشت کے تھے۔ ابو طالب نے انار اٹھا لیا۔ اور خوش
خوش اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے۔ جب وہ انار کھایا۔ حق تعالیٰ نے صلب ابو طالب میں اس انار
سے ایک پانی پیدا کیا۔ اور اسی وقت فاطمہ بنت اسد بہ علیؑ ابن ابی طالب حاملہ ہوئیں اور وہ نطفہ جب شکم
مبارک فاطمہ میں ٹھہرا ہیبت و عظمت جناب امیرؑ سے زمین کانپی۔ اور چند روز کانپا کی۔ قریش کو اس زلزلہ
سے کمال خوف ہوا۔ اور کہا۔ اٹھو اپنے بتوں کو اٹھا کر کوہ ابو قبیس پر لے چلو۔ جب لے گئے زلزلہ اور زیادہ ہوا۔
پہاڑ سے پتھر گرنے لگے۔ اجزائے کوہ متفرق ہو گئے۔ سب کے سب بت منہ کے بل گر پڑے۔ جب یہ حالت دیکھی۔
متحیر ہوئے اور کہا۔ یہ کوئی بلا ایسی ہے۔ جس سے ہماری رہائی غیر ممکن ہے۔ ناگاہ حضرت ابو طالب پہاڑ پر
گئے۔ اور زلزلہ سے خوف نہ کیا۔ فرمایا ایہا الناس حق تعالیٰ نے اس رات ایک امر عظیم ظاہر کیا۔ اور ایک خلق
مبارک پیدا کی ہے کہ اگر اس کی اطاعت نہ کرو گے۔ اور اس کی ولایت کا اقرار نہ کرو گے۔ اور شہادت اس کی
اس کی امامت پر نہ دو گے۔ یہ زلزلہ ہرگز تم سے برطرف نہ ہو اور کوئی گھر تہامہ میں تمہارے لئے باقی نہ رہیگا
قریش نے کہا۔ اے ابو طالب۔ جو کچھ آپ فرمائیے ہم اس کو کہتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس وقت
ابو طالب نے رو رو کر ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے ارشاد کیا۔ الٰہی و سیدی اسئلک بالمحمدیہ

المحمودیة والعلویة العالیة وبالفاطمة البیضاء الا تفضلت علی تمامة
بالرأفة والرحمة یعنی اے میرے خداوند اور اے میرے سید میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔
بحق ملت محمدؐ جو کہ پسندیدہ ہے اور طریقۂ علیؑ جو کہ بلند مرتبہ ہے اور طریقۂ فاطمہ جو کہ روشن و نورانی ہے البتہ
اہل تہامہ پر نظر رحمت کی فرما۔ پس رسول خداؐ نے فرمایا بحق اس خدا کے جس نے دانوں کو شگافتہ کیا۔ اور
گھاس کو ان سے ظاہر کیا اور خلائق کو پیدا کیا ہے قسم کھاتا ہوں کہ جمیع عرب نے ان کلمات کو لکھ لیا۔ اور
ایام جاہلیت میں جو شدت و مصیبت ان لوگوں کو پہنچتی تھی ان کلمات متبرکہ کے وسیلہ سے دعا کرتے تھے۔
اور دعا ان کی مستجاب ہوتی تھی۔ مگر ان کلمات کی حقیقت سے واقف نہ تھے جب شب ولادت علیؑ ہوئی۔
آسمان پر نہایت روشنی پھیل گئی۔ اور ستاروں کا نور چمکنے لگا۔ اس حال کو دیکھ کر قریش متعجب ہوئے۔ اور
کہا آسمان پر کوئی حادثۂ عظیم حادث ہوا ہے۔ اور ابوطالب کوچہ و بازار مکہ میں پھرتے تھے اور باآواز
بلند کہتے تھے۔ ایہا الناس حجت خدا تمام ہوئی۔ جب لوگوں نے ابوطالب کو دیکھا۔ دوڑے۔ اور
پوچھا۔ یہ نور آسمان پر کیسا دکھائی دیتا ہے ابوطالب نے کہا۔ تم کو بشارت ہو اس رات ایک دوست
دوستان خدا سے پیدا ہوا۔ کہ حق تعالیٰ اس میں خصلت ہائے خیر کامل کرے گا۔ اور وصایت پیغمبران
اس میں ختم کرے گا۔ وہ پیشوائے متقیان و ہادی و ہندہ بطرف خداوند عالمیان و دور کنندہ شیطان
رجیم و بہ خشم آورندۂ منافقان و زینت عبادت کنندگان و وصی پیغمبر آخرالزمان ہے۔ پیشوائے ہدایت و
نجم فلک رفعت و کلید علم و حکمت ہے بشبہات و شرک کا ہلاک کرنے والا۔ جان یقین و سرور دین
ہے۔ ابوطالب برابر یہ کلمات فرماتے تھے یہاں تک کہ صبح ہوئی اور چالیس روز غائب رہے۔
جابرؓ نے پوچھا۔ یارسول اللہ۔ چالیس روز ابوطالب کہاں رہے۔ جناب رسول خداؐ نے فرمایا۔ مثرم
راہب کو ڈھونڈھنے گئے۔ اور وہ کوہ لکام میں مر چکا تھا۔ اے جابر اس حدیث کو اس کے غیر اہل سے
پوشیدہ رکھ کہ یہ اسرار مکنونہ اور علوم مخزونۂ حق تعالیٰ سے ہے۔ مثرم نے ابوطالب کو ایک غار کا کوہ لکام
میں نشان بتایا تھا۔ اور کہا تھا۔ اگر مجھ سے ملاقات چاہو گے تو اس مقام پر آنا۔ مجھے وہاں مردہ یا
زندہ پاؤ گے۔ جب ابوطالب اس مقام غار میں گئے مثرم کو دیکھا۔ مر گیا ہے۔ اور جامہ کو اپنے لپیٹے
رو بقبلہ پڑا ہے اور دو سانپ ایک سیاہ اور ایک سفید اس کے قریب بیٹھے ہیں۔ اور کسی جانور سے
آسیب و گزند نہیں پہونچنے دیتے نگاہبانی و حراست کر رہے ہیں۔ جب سانپوں نے ابوطالب کو
دیکھا۔ غار میں چھپ گئے۔ ابوطالب مثرم پاس گئے۔ اور کہا۔ السلام علیک یا ولی اللہ ورحمۃ اللہ

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدًا عبدہ ورسولہ
وان علیًا ولی اللہ والامام بعد نبی اللہ۔ ابوطالب نے کہا تم کو مبارک ہو کہ علیؑ
پیدا ہوئے۔ مثرم نے کہا۔ اس رات کو جس رات پیدا ہوئے کیا علامت ظاہر ہوئی۔ ابوطالب
نے کہا۔ جب ایک ثلث رات گذری۔ فاطمہ بنت اسد کو درد زہ ہوا۔ میں نے ان سے کہا۔ اے
بہترین زنان کیا ہوا ہے۔ فاطمہ نے کہا۔ ایک اضطراب اپنے میں مشاہدہ کرتی ہوں۔ اس وقت میں نے اسم اعظم
الٰہیان پر پڑھا۔ کہ اس میں نجات سب دردوں سے ہے۔ یہاں تک کہ اضطراب ان کا ساکن ہوا۔ پھر
ان سے میں نے کہا۔ میں جا کر اور عورتوں کو بلا لاؤں۔ کہ تمہاری اس رات کو معین و کفیل ہوں۔ فاطمہ
نے کہا۔ اے ابوطالب مناسب جانو کرو۔ جب میں اٹھا۔ گوشۂ مکان سے ہاتف کی آواز سنی۔ اس نے کہا۔ اے
ابوطالب بیٹھے رہو کہ دوست ہائے آلودہ بگناہ اس کے بدن مطہر میں مس نہیں ہو سکتے۔ ناگاہ مجھے
چار عورتیں نظر آئیں۔ کپڑے مانند حریر سفید پہنے تھیں۔ اور خوشبو ان کی بوئے مشک سے زیادہ تھی۔
جب داخل ہوئیں۔ کہا۔ السلام علیک۔ سلام ہو تم پر اے دوست خدا۔ فاطمہ نے ان کا جواب دیا۔
وہ عورتیں آکر فاطمہ کے سامنے بیٹھ گئیں۔ اور غالیہ دان چاندی کا نکالا۔ اور تسلی و دلاسہ دے کر معین و
کفیل ہوئیں۔ تا اینکہ علیؑ متولد ہوئے جب علیؑ پیدا ہوئے۔ میں بیتابانہ دوڑا۔ ناگاہ میں نے دیکھا وہ
فرزند مولود مسعود سجدہ میں ہے اور مانند خورشید تاباں ایک نور اس سے ساطع ہے اور سجدہ میں کہتا
ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدًا رسول اللہ وانا علیا وصی محمد رسول اللہ
بمحمد یختم اللہ النبوۃ و بی یتم الوصیت وانا امیر المومنین۔ بعد اس کے ان
عورتوں میں سے ایک نے ہاتھ بڑھا کر علیؑ کو زمین سے اٹھا لیا۔ اور اپنے دامن میں لے لیا۔ جب علیؑ
کی نظر اس عورت پر پڑی۔ بزبان فصیح و بلیغ کہا۔ السلام علیک اے مادر۔ اس عورت نے جواب دیا۔
وعلیک السلام اے فرزند گرامی۔ علیؑ نے کہا۔ میرے باپ کی کیا خبر ہے۔ اس عورت نے کہا۔ نعمتہائے
حق تعالیٰ اور اس کے قرب وصال میں متنعم ہے۔ جب میں نے یہ کلام سنا۔ بیتاب ہو کر کہا۔ اے
فرزند کیا میں تیرا باپ نہیں ہوں۔ علیؑ نے کہا۔ ہاں آپ بیشک میرے باپ ہیں۔ لیکن ہم اور
آپ دونوں صلب آدم سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور یہ میری والدہ حوا ہیں۔ جب میں نے یہ سنا۔ حضرت
حوا سے شرم آئی۔ اور میں نے اپنا سر چادر سے ڈھانپ کر ایک گوشۂ خانہ میں بیٹھ رہا۔ پھر دوسری عورت
علیؑ پاس آئی۔ اور ظرف غالیہ ہاتھ میں تھا اس نے علیؑ کو اٹھا لیا۔ جب علیؑ کی نظر اس پر پڑی۔ کہا۔
السلام علیک اے خواہر من۔ اس عورت نے کہا۔ وعلیک السلام اے برادر من۔ جناب امیرؑ نے کہا۔ میرے

معصوموں اور پاک اور نیکوکاروں سے ہے۔ اور اے گروہ مردم میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ جب تک علیؑ تم میں موجود ہے کوئی امر تم پر مشتبہ نہیں اور جب علیؑ تم میں سے چلا جائے گا مصداق اس آیت کا ظاہر ہے۔ لیہلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینہ۔

بیان تعزیت جناب خضر علیہ السلام

کلینیؒ وابن بابویہؒ وغیرہ نے بسند ہائے معتبر روایت کی ہے کہ بروز شہادت جناب امیرؑ صدائے نوحہ و شیون لوگوں میں بلند ہوئی۔ اور لوگوں کو دہشت عظیم عارض ہوئی جس طرح کہ بروز وفات سرور کائنات خضر بصورت مرد پیر آئے اور رو کر کہنے لگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور کہا آج خلافت پیغمبری منقطع ہوئی پس جس گھر میں جناب امیرؑ تھے اس کے دروازہ پر جناب خضر کھڑے ہوئے۔ اور کہا اے ابوالحسنؑ خدا تم پر رحم کرے۔ تم وہ تھے کہ اسلام تمہارا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اور ایمان تمہارا سب سے زیادہ خالص تھا یقین تمہارا سب سے زیادہ قوی تھا۔ اور خوف خدا سب سے زیادہ اور مشقت تمہاری راہ خدا میں سب سے زیادہ عظیم تھی۔ تمہارے مناقب سب سے زیادہ فاضل اور حقوق سابقہ تمہارے سب سے زیادہ گرامی اور درجے تمہارے سب سے زیادہ بلند اور تمہاری قرابت حضرت رسولؐ سے سب سے زیادہ اور قریب تھی۔ اور تم شبیہ ترین مردم سیرت و طریقہ و اطوار و گفتار و کردار میں حضرت رسولؐ سے تھے۔ اور قدر و منزلت تمہاری آنحضرتؐ کے نزدیک سب سے زیادہ تھی۔ تم گرامی ترین مردم حضرتؐ کے نزدیک تھے۔ خدا تم کو جزائے خیر رسول خدا و اسلام و اہل اسلام کی جانب سے عطا کرے۔ تم اس وقت قوی تھے جبکہ اصحاب آنحضرتؐ ضعیف تھے۔ تم مردانہ وار اس وقت جہاد کو گئے جب یہ لوگ ڈرتے تھے تم نے قیام بھی اس وقت کیا جب ان لوگوں نے کاہلی اور سستی اختیار کی۔ تم نے طریقہ رسول خدا ترک نہ کیا جس وقت ہر ایک ان کے اصحاب نے مختلف راہیں اختیار کیں تم خلیفہ رسول بلافصل تھے۔ تم نے ہٹ دھرمی منافقین کی پرواہ نہ کی۔ اور ان پر حسد نہ کیا۔ اور کینہ منافقان نہ رکھا بعد حضرت رسولؐ کے جس وقت سارے لوگ ڈر گئے تم نے قیام بھی کیا۔ اور حق کو اس وقت بیان کیا جس وقت اور لوگ عاجز ہو گئے۔ تم نے بنور خدا راہ دین طے کی۔ جس وقت کہ اور لوگ عاجز رہے۔ اگر تمہاری متابعت کرتے ہدایت پاتے۔ تمہاری آواز سب سے زیادہ پست اور سبقت خیرات میں سب سے زیادہ بلند تھی۔ کلام تمہارا سب سے کم تر اور سخن تمہارا سب سے راست تر تھا۔ رائے تمہاری سب سے بزرگ تر تھی۔ اور دل تمہارا اور لوگوں کے دلوں سے شجاع تر تھا۔ یقین تمہارا سب سے زیادہ سخت اور عمل تمہارا سب سے زیادہ اچھا تھا۔ اور جملہ امور میں سب سے زیادہ دانا تھے۔ بخدا دین کے لئے تم بادشاہ اور

گراں جس کے اٹھانے کی طاقت ان کو نہ تھی۔ تم نے اٹھایا۔ جس چیز سے انہوں نے تخلف کیا تم نے اس کی حفاظت کی۔ جس چیز کو انہوں نے مہمل چھوڑ دیا تم نے اس کی اصلاح کی۔ جب وہ لوگ پست ہوئے۔ اس وقت تم بلند ہوئے۔ جس وقت انہوں نے زیادتی کی۔ اس وقت تم نے صبر کیا۔ جس چیز سے انہوں نے انکار کیا۔ اس کا بھی تم نے اقرار کیا۔ تمہاری برکت سے انہوں نے وہ پایا جس کا ان کو گمان نہ تھا تم کافروں پر عذاب نازل کرنے والے۔ اور مومنوں پر باران رحمت و فراوانی نعمت تھے۔ تم نے بسبب ان آزاروں کے جو منافقوں سے پہونچے بریاض جناں کوچ کیا۔ اور عطا و برکت امت سے فائز ہوئے۔ ان کے سوابق فضائل کو تم نے حاصل کیا۔ تمہاری تندی دین خدا میں مبدل بکندی نہ ہوئی۔ دل تمہارا ہرگز جانب باطل مائل نہ ہوا۔ تمہاری بینائی ضعیف نہ ہوئی خستگی نے تمہارے نفس میں راہ نہ پائی۔ اور ہرگز خیانت نہ کی۔ صدیق ایمان و یقین میں تم مثل پہاڑ کے تھے کہ باد ہائے تند اسے متحرک نہیں کر سکتے تھے۔ اور کوئی چیز اس کو اس کی جگہ سے نہیں اکھاڑ سکتی تھی جیسا کہ حضرت رسولؐ نے تمہارے حق میں کہا کہ بدن ضعیف اور امر خدا میں قوی تھے۔ تم ویسے ہی تھے اپنے نفس کے متواضع اور خدا کے نزدیک عظیم المرتبہ تھے کسی کو تم میں راہ عیب بینی نہ ملی۔ اور کسی کو تم سے امید جانبداری نہ تھی۔ عزیز توانا تمہارے نزدیک ضعیف و ذلیل تھا۔ یہاں تک کہ حق کو اس سے لیتے تھے اثبات حق میں دور و نزدیک تمہارے سامنے مساوی تھے۔ تمہارا کام حق اور مدار تمہارا راستی تھی۔ گفتار تمہاری حلم و قسم اور امر تمہارا بردباری و دوراندیشی تھی۔ رائے تمہاری علم و عزم تھا۔ پس اس وقت دنیا سے گئے جب تم نے راہ حق ظاہر اور کارہائے دشوار کو لوگوں پر آسان کر دیا اور آتش ہائے فتنہ کو بجھا دیا اور امور دین تم سے معتدل ہو گئے۔ اور ایمان نے تم سے قوت پائی اور مومنین تم سے ثابت قدم ہو گئے پس تم بہت سابق ہوئے تعب و مصیبت شدید میں وہ گرفتار ہوئے جو تمہارے بعد رہ گئے مصیبت تمہاری اس سے بزرگ تر ہے کہ گریہ اس کا تدارک کر سکے۔ آسمانوں میں تمہاری مصیبت عظیم ہوئی۔ اور لوگوں کو درہم برہم کر دیا۔ پس میں کہتا ہوں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا سے ہی اس کی قضا پر راضی ہوا۔ اور اس کے امر کو بخدا تسلیم کیا۔ پس بخدا سوگند بعد تمہارے کوئی مصیبت مثل تمہاری مصیبت کے نہ ہوگی۔ مومنین کے لئے پناہ اور کافروں کے لئے خشم تھے۔ خدا تم کو تمہارے پیغمبر سے ملحق کرے۔ اور ہم کو تمہاری مصیبت کے اجر سے محروم نہ کرے اور تمہارے بعد گمراہ نہ کرے۔ تمام لوگ چپ چاپ کلام خضرؑ سننے لگے۔ حضرت خضرؑ روتے تھے اور اصحاب امیرالمومنینؑ بھی گریہ خضرؑ سے گریہ کرتے تھے۔ جب کلام تمام ہوا۔ ہر چند لوگوں نے ڈھونڈھا مگر جناب خضرؑ کو نہ پایا۔

ابو بصیرؓ خدا نے اپنے کلام اقدس میں امام کو رب فرمایا ہے واشرقت الارض بنور ربھا (اے
اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ یہاں نور رب سے مراد نور امام حجت ہے
نہ نور خدا کیونکہ وہ تو دیکھنے میں نہیں آسکتا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰؑ سے فرمایا جا چکا ہے لن ترانی
تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ نیز فرماتا ہے۔ لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو
اللطیف الخبیر (انعام) باقی رہا۔ فلما تجلیٰ ربہ للجبل (اعراف) پس یہاں رب سے مراد امام
حجت خدا ہے جو مالک مربی عوالم ہے نہ خدا کا ذاتی نور۔ ابو بصیرؓ وہ نور امامت ائمہ اہلبیت
رسالت تھا۔ جس کی تھوڑی سی شعاع کو حضرت موسیٰؑ برداشت نہ کر سکے اور اس میں
یہ راز مضمر ہے۔ جب وہ نور امامت کے متحمل نہ ہو سکے۔ حالانکہ یہ نور مخلوق خدا سے تھا
تو خالق اکبر بے مثل و مثال لم یزل ولا یزال کے نور کا کوئی شخص کب متحمل ہو سکتا ہے اور
حالانکہ وہ دیکھنے میں نہیں آسکتا۔ اے ابو بصیرؓ زمین واہل زمین کا رب (مالک و مربی) امام
ہے۔ جب وہ ظہور فرمائے گا۔ تو اس وقت لوگوں کو سورج کی روشنی اور چاند کی چاندنی
کی بھی ضرورت نہ رہے گی۔ امام ہی مالک حوض کوثر اور ساقی شراب طہور ہے پس اسی
کو خدا نے رب فرمایا ہے۔ وسقاھم ربھم شرابا طھورا (دہر) اور ان کا رب (امام)
ان کو پاک شراب پلائے گا۔ اے ابو بصیرؓ اب میں تجھے رسول اللہ اور ان کی اہل بیت کی خلقت
انوار اور ان کے رب مخلوق ہونے کا مفصل واقعہ سناتا ہوں۔ اے ابو بصیرؓ اللہ تھا۔
اور اس کے ساتھ معلوم و مجہول کوئی شے نہ تھی اور وہ کیا حالت تھی اس کا بیان کرنا دشوار
ہے۔ کیونکہ اس وقت زمانہ تھا نہ زمانیات نہ مکان تھا نہ مکانیات۔ سوائے ذات باری
تعالیٰ کے کوئی چیز موجود نہ تھی۔ تو اس حالت میں تمام عالم بہ سبب محدود ہونے کے ایک
حالت ظلمت میں تھا۔ جب اس کو منظور ہوا۔ کہ اس عالم کو ایجاد فرمائے تو زبان قدرت
سے ایک کلمہ ارشاد فرمایا اور اس سے ایک نور و روح کو پیدا کیا اور اس نور و روح کو باہم ملایا۔ اے ابو بصیرؓ یہ نور و
روح اس کے حبیب و مجیب حضرت محمد مصطفیٰؐ کا نور و روح تھا پھر ایک دوسرا کلمہ ارشاد
فرمایا کہ اس نور و روح سے ہم اہل بیت کے نور و روح کو پیدا کیا۔ فلنا نحن کلمۃ اللہ
العلیا۔ اسی لئے ہم اللہ کے کلمات عالیہ وجود یہ ہیں۔ پھر ہم کو صاف شفاف نورانی آب کی
بوندوں کی شکل میں سایہ سبز میں رکھا۔ جبکہ نہ عرش تھا نہ کرسی نہ آسمان تھا نہ زمین نہ
انبیاء تھے نہ ملائکہ نہ لوح تھی نہ قلم نہ جنت تھی نہ حور نہ شمس تھا نہ قمر و نجوم نہ حجاب تھا نہ ...

ہمارا نور ... اس طرح منفصل و جدا ہوا۔ جس طرح شعاع آفتاب سے جدا ہوتی ہے یفصل
نورنا من نورہ کشعاع الشمس من الشمس۔ اور ہمارا نور ہمیشہ تسبیح و تہلیل و تقدیس
حق تعالیٰ میں مشغول تھا۔ جبکہ دوسرا کوئی تسبیح و تہلیل کرنے والا نہ تھا۔ اور حق تعالیٰ بنظر شفقت
و رحمت و التفات ہماری طرف دیکھتا تھا اور فرماتا تھا۔ یا عبادی انتم المرادون انتم
المریدون و انتم خیارتی من خلقی فوعزتی وجلالی لولاکم لما خلقت شیئاً
اے میرے بندو! خلق عالم سے تم ہی میرے مراد ہو اور تم ہی میرے اصل مقصود ہو۔ اور تم ہی
خیر و سعادت کا ارادہ کرنے والے ہو اور تم ہی برگزیدہ خلائق ہو مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم
اگر تم نہ ہوتے میں کچھ بھی خلق نہ کرتا۔ یہ سب کچھ تمہارے لئے اور تمہاری خاطر نیست سے
ہست کیا ہے۔ جو شخص تم کو دوست رکھے گا۔ میں اس کو دوست رکھوں گا۔ جو شخص تم کو دشمن
رکھے گا اور تمہاری اتباع نہ کرے گا۔ میں اس کو دشمن رکھوں گا۔ یہ نص صریح ہے کہ سب
کچھ خلاق عالم نے ہمارے لئے پیدا کیا ہے اور ہماری ہی خاطر پیدا کیا ہے۔ اور مخلوق کو
ہمارا جلوا دیکھانے کی خاطر موجود کیا ہے۔ نحن صنائع اللہ والخلق صنائع لنا ہم ہی
صنعت خاصۂ الٰہیہ ہیں۔ اور تمام مخلوق ہی ہمارے لئے صنعت قرار پائی ہے۔ بہر صورت ہم ہی
غایت خلقت مخلوقات ہیں۔ اور جب غایت افضل ہے ذی الغایت سے تو لابد ہم ہی افضل
کائنات اور اشرف موجودات ہیں۔ اور جملہ ماسویٰ اللہ پر حاکم و متصرف اور ہمارا وجود ہی
رحمت الٰہیہ ہے جملہ خلق خدا کیلئے اور ہم ہی مطاع و واجب الاتباع ہیں۔ اے ابو بصیرؓ ہمارا
نور اس قدر تاباں و درخشاں تھا کہ اس سے شعاع بلند ہوتی تھی۔ یہاں ایک عمود نور بن گیا
پھر کئی ہزار سال ہم اس کی تسبیح و تقدیس بیان کرتے رہے جب اس نے چاہا۔ باقی مخلوق پیدا
کرے تو اس وقت ہماری طرف بہ ہیبت و جلال دیکھا۔ اور ہم سے قطرات نور ٹپکے پس جناب
سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نورانی قطرات سے عرش و کرسی پیدا ہوئے
پس عرش و کرسی ان کے نور سے ہیں اور ان کا نور خدا کے نور سے ہے۔ پس وہ عرش و کرسی
سے افضل ہیں۔ اور ان کی تدبیر و تربیت ان کے سپرد ہوئی اس لئے وہ رب العرش و
الکرسی ہیں اور جناب علی علیہ السلام کے نورانی قطرات سے انبیاء و ملائکہ پیدا ہوئے۔ پس
انبیاء و ملائکہ ان کے نور سے ہیں اور ان کا نور خدا کے نور سے ہے پس وہ جمیع الانبیاء و ملائکہ سے افضل ہیں اور ان کی تدبیر
و تربیت ان کے سپرد ہوئی اس لئے وہ رب انبیاء والملائکہ ہیں۔ اے ابو بصیرؓ جناب

خاتم الانبیاء ہیں۔ اسی وجہ سے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب) بعد آپ کے آپ کی اہل بیت کو درجہ ولایت حاصل ہے۔ انما ولیکم اللہ ورسولہٗ والذین امنو الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون (مائدہ) سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ قائم کرتے ہیں نماز اور حالت رکوع میں زکواۃ دیتے ہیں۔ سنیوں اور شیعوں کا اس پر اتفاق ہے۔ یہ آیت جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں ہے ان کے علاوہ کسی اور نے حالت رکوع میں زکواۃ نہیں دی۔ زیر آیت تفسیر کبیر اگرچہ لوگوں نے رکوع کی حالت میں زکواۃ دے کر کوشش بھی کی۔ کہ کوئی ایک آیت ان کے متعلق بھی نازل ہو۔ حضرت عمر ابن خطاب فرماتے ہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو مجھے بھی آرزو ہوئی۔ کہ ایک ایسی میرے متعلق بھی نازل ہو۔ اس خیال سے میں نے چالیس انگوٹھیاں حالت رکوع میں سائلین کو دیں۔ مگر کبھی وہ آیت نازل نہ ہوئی۔ پس جناب امیرؑ اور دیگر اہل بیت رسول بھی بعد رسول مثل رسول بقول اس آیت کے ولی ہیں۔ اور تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ اور ان پر اطلاق نبوت ورسالت اس لئے نہیں کہ نبوت جناب محمد مصطفیٰ پر ختم ہے۔ آپ کے بعد کوئی نبی ورسول نہیں لیکن معیار نبوت ورسالت سب اہل بیت میں تھا۔ اگر نبوت ورسالت ختم نہ ہوتی تو یہ بارہ کے بارہ ائمہ اہل بیت نبی ورسول ہوتے۔

معیار ولایت مطلقہ

معلوم ہو کہ لفظ ولی کے معنی بادشاہ۔ متصرف، غالب ہادی نگہبان وارث دوست کے ہیں۔ اور قرآن پاک سے بھی یہی معنی مراد ہیں فاللہ ہو الولی (شوریٰ) پس خدا ہی بالذات اور حقیقی بادشاہ ہے۔ مالھم من دونہ من ولی ولا یشرک فی حکمہ احدا (کہف) نہیں ہے ان کے لئے سوائے اس خدا کے کوئی بادشاہ۔ پس چاہئے کسی کو اس کے حکم میں شریک نہ کیا جائے قل اغیر اللہ اتخذ ولیا فاطر السموات والارض وھو یطعم ولا یطعم (انعام) اے رسول فرما دے سوائے خدا کے میں کسی کو کیوں اپنا بادشاہ بناؤں وہ ہی آسمانوں زمینوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ مالک من اللہ من ولی ولا واق (رعد) نہیں تیرے لئے کوئی بھی خدا کے سوا بادشاہ اور نگہبان۔ وھو الولی الحمید (شوریٰ) اور وہی متصرف۔ غالب تعریف کیا ہوا ہے ومن یضلل اللہ فمالہٗ من ولی من بعدہ (شوریٰ) اور جس کو

خدا ہی گمراہی میں رہنے دے۔ پھر اس کا کوئی ہادی نہیں ومن یضلل فلن تجد لہ ولیا مرشدا (کہف) جو شخص گمراہ ہو جائے تو پھر اس کے لئے کوئی ہادی ومرشد نہ پائے گا۔ مالکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر (بقر) نہیں ہے سوائے خدا کے کوئی بھی تمہارا نگہبان اور مددگار۔ واجعل لنا من لدنک ولیا واجعل لنا من لدنک نصیرا (نساء) بارِ الہا تو ہمارے لئے اپنی طرف نگہبان اور مددگار مقرر فرما۔ فھب لی من لدنک ولیا یرثنی ویرث من آل یعقوب واجعلہ رب رضیا (مریم) بارِ الہا۔ تو اپنی طرف سے مجھے وارث بخش دے کہ میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو۔ ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیہ سلطانا۔ اور جو شخص مظلوم ہو کے شہید ہوا بیشک اس کے وارث کے لئے ہم نے ایک سلطنت مقرر کر دی اللہ ولی الذین امنو یخرجھم من الظلمت الی النور (بقر) اللہ ایمان والوں کا دوست ہے کہ ان کو اندھیرے سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے واللہ ولی المومنین (عمران) واللہ ولی المتقین (جاثیہ) خدا ہی مومنین اور متقین کا دوست ہے ان آیات سے ظاہر ہو گیا۔ کہ لفظ ولی متعدد معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اور ہاں یہ بات بھی قابل تدبر ہے۔ کہ ولایت الٰہیہ جس کے معنی دوستی کے ہیں اس کا حصر خاص ایمان والوں پر ہے جیسا کہ آیت کے معنی سے ظاہر ہو چکا ہے۔ اب چونکہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہٗ والذین امنو الذین الخ۔ یاایھا الذین امنو سے نہیں جس کے معنی دوستی کئے جائیں۔ اور نہ ابتدائے آیت میں یاایھا الناس ہے۔ بائیں صورت گو لفظ ولی بمعنی دوست نہ ہوتا۔ کیونکہ جنس ناس میں جملہ مومن، کافر منافق، مشرک شامل ہیں۔ اور خدا مومنوں کے علاوہ کسی کو دوست نہیں رکھتا۔ مگر پھر بھی ولایت کے معنی محدود تو ہو جاتے ہیں اس کا حصر فقط لوگوں پر ہی ہوتا ہے۔ بلکہ مطلق طور پر انما ولیکم اللہ فرمایا ہے اور جبکہ ولی بمعنی بادشاہ مراد ہیں۔ اور یہی درست دیکھا کہ خداوند عالم کی بادشاہی ماسوا اللہ سب پر ہے اور تصرف وغلبہ بھی حاصل ہے۔ حقیقتاً واصالتاً بالذات ولی مطلق خداوند تعالیٰ پھر اس کی طرف سے اس کا رسول مقبول بھی ولی پھر خدا اور رسول کے بعد وہ نفوس مقدسہ جن کی خاص صفت حالت رکوع میں زکواۃ دینا یعنی حضرت علی اور دیگر گیارہ اولاد علی علیہم السلام ہیں۔ الحاصل فوق درجہ ولایت سے اور کوئی درجہ نہیں اور ولایت بمعنی تصرف غلبہ، و بادشاہی حکومت وحفاظت وہدایت ہے۔ پس ولایت مطلقہ الٰہیہ سے مراد یہ ہے کہ جملہ ماسوی اللہ پر خداوند

المحشکو۔ عنایت ہوگا جس کے نور سے تمام عرصہ
محشر نورانی روشن ہو جائے گا۔ (محرق القلوب)

وہ شخص اس موتی کو دیکھ کر حیرت و تعجب سے بارگاہ احدیت میں عرض کرے گا۔ بار الہا مجھے تو اس امانت کا کوئی علم نہیں۔ ارشاد ہوگا۔ اے شخص یہ دُر بے بہا حقیقت میں ایک اشک ہے جو ایک مرتبہ مصیبت امام حسین مظلوم میں تیری آنکھ سے نکلا۔ اور تیرے رخسار پر جاری ہوا۔ اب تو اس موتی کو سب انبیاء اور اوصیا کے پاس لے جا۔ اور ہر ایک سے اس کی قیمت دریافت کر۔ پس وہ شخص تمام انبیاء اور اوصیاء حتی کہ جناب خاتم النبیینؐ اور جناب خاتم الاوصیا حضرت علیؑ کی خدمت میں بھی حاضر ہوگا۔ اور اس کی قیمت دریافت کرے گا۔ مگر کوئی اس کی قیمت نہ بتا سکے گا۔ یہاں تک کہ وہ مرد مومن وہ موتی لئے ہوئے خدمت با سعادت امام حسینؑ میں حاضر ہوگا۔ جناب سید الشہداء اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اس شخص کو گلے سے لگا لیں گے۔ اور قائمہ عرش الہی تھام کر خدمت باری میں عرض کریں گے۔ بار الہا یہ موتی ایک دانہ اشک ہے جو اس مومن کی آنکھ سے مجھ مظلوم کی مصیبت میں جاری ہوا تھا۔ اور اس کی یہ قیمت ہے کہ اس شخص کو جنت عطا کر اور اپنے فضل و کرم سے میرے ساتھ بہشت میں جگہ دے۔ ارشاد ہوگا۔ اے حسینؑ ہم نے اس کے تمام گناہ معاف کئے بلکہ اس کے ماں باپ کو بخش دیا۔ اور تمہارے ساتھ تمہارے ہی درجے میں جگہ دی۔ ثبوت عزاداری آئمہ اہلبیت سے اور منزلت آہ و بکا کے متعلق ایک اور روایت کا یہاں پر امالی شیخ صدوقؒ پیش کرتے ہیں۔ مسمع بن عبد الملک نے جناب صادق علیہ السلام سے روایت کی۔ ایک دن حضرت امام صادق نے مجھ سے پوچھا۔ اے مسمع تو اہل عراق سے ہے۔ حضرت امام حسینؑ کے مزار اقدس کی زیارت کو جاتا ہے۔ میں نے عرض کی۔ لا انا رجل من اهل البصرة۔ نہیں جناب میں تو بصرہ کا رہنے والا ہوں۔ اور میرے پاس جو لوگ رہتے ہیں۔ وہ حکومت وقت کے خیر خواہ اور خلیفہ وقت کے طرفدار ہیں۔ ان کے خوف سے میں شرف زیارت سے محروم رہتا ہوں امام نے فرمایا۔ افتذکر ما صنع بہ قلت بلی۔ آیا تو ان جگر سوز مصائب و آلام کو بھی یاد کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ قال فتجزع پوچھا کیا روتا بھی ہے۔ میں نے عرض کیا۔ ای واللہ۔ قسم خدا کی روتا ہوں۔ و استعبر لذلک حتی یری اهلی اثر ذالک علی۔ اس قدر مصائب

حزن و ملال کو مشاہدہ کرتے ہیں۔ آب و طعام مجھے ناگوار ہو جاتا ہے۔ اور رحم و اندوہ میرے چہرے سے عیاں ہوتا ہے۔ قال رحم اللہ ومعك انا انت من الذين يعدون من الجزع لنا۔ اللہ تعالیٰ تیرے گریہ و زاری پر رحم فرمائے تو ہم رونے والوں میں شمار ہوگا۔ والذين يفرحون لفرحنا ويخافون بخوفنا ويامنون اذا امنا۔ اور تم ان لوگوں میں محسوب ہوگا جو ہماری خوشی کو سن کر خوش ہوتے ہیں۔ اور ہمارے خوف کی یاد سے خائف ہوتے ہیں۔ اور ہمارے امن سے مامون ہوتے ہیں اور قریب ہے کہ تو عالم نزع میں میرے آبائے طاہرین کو دیکھے۔ اور وہ ملک الموت سے تیری سفارش فرمائیں گے کہ تیری آنکھیں روشن ہوں گی۔ ملک الموت ارق عليك واشد رحمة لك من الام الشفيقة على ولدها۔ پس موت کا فرشتہ تیرے اوپر اس سے زیادہ مہربان ہوگا۔ ماں جیسی مہربان اپنے بیٹے پر ہوتی ہے۔ ثم استعبر واستعبرت معہ۔ پھر حضرت نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا اور میں بھی ساتھ رونے لگا پھر فرمایا۔ الحمد لله الذى فضلنا على خلقه بالرحمة وخصنا اهل البيت ہر طرح کی حمد و ثنا اس خدائے قدوس کی ہے جس نے اپنی رحمت کاملہ سے ہم اہل بیت کو تمام خلقت پر فضیلت و برتری دی۔ اور ہم کو اپنی رحمتوں سے مخصوص فرمایا۔ یا مسمع ان الارض والسماء لتبكي منذ قتل امير المؤمنين رحمة لنا۔ اے مسمع جب سے امیر المؤمنین شہید ہوئے۔ زمین و آسمان ہماری مظلومیت پر ترحم کے سبب ہم پر روتے ہیں۔ وما رقات دموع الملائكة منذ قتلنا۔ اور جس دن سے ہم اہلبیت شہید ہوئے رونا فرشتوں کا بند نہیں ہوا۔ فاذا سال دموعه على خده فلو قطرة من دموعه سقطت فى جهنم لا طفئت حرها۔ پس جس کے قطرات اشک ہمارے مصائب کو سن کر آنکھوں سے رخساروں پر رواں ہوئے۔ ان آنسوؤں کا ایسا خدا یہ رتبہ ہے کہ ان کا ایک قطرہ آتش جہنم پر ڈال دیا جائے گا۔ تو جہنم کے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے بجھ جائیں گے اور اس کی حدت و حرارت سرد ہو جائیگی۔ اے مسمع جس کے دل میں ہماری خاطر درد ہوگا۔ وہ موت کے قریب جب ہم کو دیکھے گا۔ تو اس کا دل شاد و فرحناک ہوگا۔ ہم اس کی مدد کو پہنچیں گے۔ اور اسے ایسی لازوال فرحت حاصل ہوگی۔ کہ اس کے دل سے ہرگز زائل نہ ہوگی۔ حتی یرد علینا الحوض۔ یہاں تک وہ حوض کوثر پر

جائے گا۔ آتش جہنم اور ان کے درمیان فاصلہ ہوگا اور میں نے یہ کلام جناب رسولخداؐ سے سنا تھا۔

(۲۹۸)-----حضرت امام علی بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علیؑ سے جناب حدیث نقل فرمائی کہ آنحضورؐ نے فرمایا! یا علیؑ! میں نے پروردگار سے اپنے لئے کوئی ایسا سوال نہیں کیا جو میں (علیؑ کے) بارے میں نہ کیا ہو۔ سوائے اس کے کہ خدائے عزوجل نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ نبوت تیرے لئے ہے اور تیرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا لہذا تو خاتم النبیینؐ ہے اور علیؑ خاتم الاوصیاء۔

یا علیؑ! ناشپاتی میرے اور تمہارے لئے اللہ کا تحفہ:

(۲۹۹)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت امام رضاؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے حضرت علیؑ سے روایت نقل فرمائی کہ حضرت علیؑ فرماتے ہیں ایک دن جب میں جناب رسولخداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ناشپاتی تناول فرما رہے تھے۔ آپؐ نے اس ناشپاتی کا ایک ٹکڑا میری طرف بڑھایا اور فرمایا! یا علیؑ! اسے کھاؤ۔ یہ حق تعالیٰ کی طرف سے میرے اور تمہارے لئے تحفہ بھیجی گئی ہے۔ میں نے اس میں ہر طرح کی لذت پائی ہے۔

اس کے بعد آنحضورؐ نے فرمایا! یا علیؑ! جو شخص تین دن مسلسل ناشتے میں علی الصبح (نہار منہ) اسے کھائے اس کے ذہن اور منہ میں ''صفا'' پیدا ہوگی اور اس کا دل علم و حکمت سے سرشار ہوگا اور اسے شیطان اور اس کے چیلوں کے لشکر سے امان میسر ہوگی۔

(۳۰۰)-----اسی حوالے سے حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا! یا علیؑ! جب بھی کوئی کھانا پکواؤ کوشش کیا کرو زیادہ تر گوشت ہی پکواؤ۔ (یعنی یخنی) اس لئے کہ وہ ''احد اللحمین'' ہے اور اس سے زیادہ زیادہ ہمسایوں کو فائدہ مل سکتا ہے وہ اس طرح کہ اگر انہیں گوشت نہ مل سکا تو کم از کم انہیں گوشت کا شوربا تو مل جائے گا (اور وہ شوربا بھی گوشت ہی کا ایک حصہ ہے۔ اس لئے اسے احد اللحمین یعنی گوشت کے دو حصوں میں سے ایک کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مترجم)

(۳۰۱)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے جناب رسولخداؐ کی یہ حدیث بیان فرمائی کہ آنحضورؐ نے فرمایا۔ یا علیؑ تمام لوگ مختلف درختوں سے پیدا کئے گئے لیکن مجھے (محمدؐ کو) اور تمہیں ایک ہی درخت سے خلق کیا گیا میں (محمدؐ) اس درخت کی اصل (جڑ) ہوں اور تو (علیؑ) اس درخت کا تنہ ہے حسنؑ اور حسینؑ اس کی شاخیں (ٹہنیاں) ہیں جبکہ ہمارے شیعہ (پیروکار) اس درخت کے پتے ہیں پس جو کوئی بھی اس درخت کی کسی بھی شاخ (ٹہنی) سے آویزاں ہو جائے خدائے عزوجل اسے بہشت بریں میں داخل فرمائے گا۔

علم کا خزانہ محمدؐ اور علیؑ علم کی کنجی:

(۳۰۲)-----حضرت امام علیؑ بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے آباؤ اجدادؑ کے حوالے سے جابر بن عبداللہ انصاری کی یہ روایت بیان فرمائی کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا! میں (محمدؐ) علم کا خزانہ ہوں اور علیؑ اس خزانے کی کنجی ہے پس جو کوئی بھی اس خزانے کو حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اس خزانے کی کنجی کو حاصل کرے۔

(۳۰۳)-----حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے آباؤ اجدادؑ کے حوالے سے بیان فرمایا کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ کا ارشاد ہے کہ بہترین چیز ہدیہ (تحفہ) دینا ہے اس لئے کہ یہ تمام حوائج (حاجات) کی کنجی ہے۔

(۳۰۴)-----اسی حوالے سے جناب رسولخداؐ کی یہ حدیث بھی نقل کی گئی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہدیہ کرنے (تحفے دینے) سے دلوں میں پایا جانے والا کینہ (دشمنی) ختم ہوتا ہے۔

(۳۰۵)-----حضرت علی بن موسیٰ الرضاؑ نے اپنے آباؤ اجدادؑ کے حوالے سے حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کی زبانی یہ حدیث نقل فرمائی کہ آنحضورؐ نے فرمایا! خیر و بھلائی ان لوگوں سے طلب کرو جو خوش اخلاق ہیں اس لئے کہ ان کا کردار ہی بھلائی کا سزاوار ہے نہ کہ ان کے غیر کا کردار یعنی ان لوگوں کا کردار جو تلخ کلامی سے پیش آنے والے ہیں۔

(۳۰۶)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا! میں خاتم الانبیاءؐ ہوں اور علیؑ خاتم الاوصیاءؑ۔

(۳۰۷)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا! جمعہ کے دن روزہ رکھ کر اسے دوسرے ایام سے جدا نہ کرو اگر تم جمعہ کے دن روزہ رکھو تو تمہیں چاہیئے کہ اس سے قبل (جمعرات) یا بعد کے دن (ہفتے) کو بھی روزہ رکھو۔

(۳۰۸)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب ختمی مرتبتؐ نے فرمایا! رات کو چراغ بجھا کر سویا کرو تا کہ کہیں چوہا اس کے فتیلہ کو نہ کھینچ سکے اور اس طرح گھر اور اس میں موجود چیزوں کو آگ نہ لگے۔

(۳۰۹)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب رسولخداؐ نے فرمایا! ''ترنجبین'' بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے کھانے (من و سلویٰ) میں سے ہے اور اس میں آنکھوں کے لئے شفاء ہے جبکہ ''برنی کھجور'' جسے (عرب) ''عجوہ'' بھی کہتے ہیں جنت کے پھلوں میں سے ہے اور ''زہر'' سے شفاء حاصل کرنے کا ذریعہ (معالج سم)۔

(۳۱۰)-----اسی حوالے سے منقول ہے کہ جناب امیر المومنینؑ نے فرمایا! میں نے مخنث کو اس کے پیشاب خارج ہونے کی جگہ۔ (مخرج بول) سے اس کی میراث دلائی (یعنی امامؑ نے بتایا ہے کہ مخنث کو اس کی میراث دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے مخرج بول کا معائنہ کیا جائے اگر لڑکے کی علامت ہو تو اسے بیٹے کا حصہ جبکہ اگر لڑکی کی نشانی ہو تو اسے بیٹی کا حصہ دیا جائے گا۔ مترجم)۔

☆☆☆☆☆

عیون اخبار الرضا
از شیخ صدوق
مترجم ا رضا کاظمی

اوراس کے استحلال سے محترم بنالیا۔ اُس عہدِ محکم کے ذریعے سے جو ایک کیا ہوا معاہدہ ہے جو نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ ہے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہے اور اس عہد و پیمان کی بنا پر ایک دوسرے سے مواصلت رکھتے ہیں، یہ اُس زراعت کے مانند ہیں جو چیدہ ہو جاتی ہے اس میں سے کچھ زمین پر گر جاتی ہے تو اس کی خوشہ چینی کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سب تمام ہو جائے۔ جس طرح زراعت سے اس کا مالک اور دوسرے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں اسی طرح حافظانِ دین کا علم ہے جس سے سب فائدہ حاصل کرتے ہیں پس اپنی کوتاہ مدّت اور اپنی منزل کے قلیل قیام میں امر و نہی کے منتظر رہو یہاں تک کہ منزل بدل جائے اور مرکز تبدیل ہو سکے اور اس کے معارف منقلب ہو جائیں۔

پس خوشخبری ہے اس صاحبِ قلبِ سلیم کے لیے جو اپنے ہادی و رہنما کی اطاعت کرتا ہے اور دور رہتا ہے اُس سے جو اس کو رد کرے۔ ایسا شخص خدا کے مقامِ کرامت میں داخل ہوتا ہے اور سلامتی کی راہ پر جا پہنچتا ہے، اپنی چشمِ باطن کو بینا کرتا ہے، اپنے ہدایت کرنے والے کی اطاعت کرتا ہے، بہترین دلیلوں سے مدلّل بن جاتا ہے، اُس کے سامنے سے پردۂ جہالت جو گمراہ کن اور فتنہ انگیز ہے، اٹھ جاتا ہے۔ لہٰذا جس شخص نے تفکّر و تذکّر کا ارادہ کیا اُس نے اپنے گمان کو سمجھ لیا اور خود کو ہدایت پانے سے آشکار کیا اگرچہ اس کا دروازہ بند نہ ہوا تھا، پھر بھی اس نے اسبابِ ہدایت کو کھول لیا اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو خشوع و خضوع کے ساتھ قبول کر لیا۔ اس خاشع اور متواضع پر دائمی تحیۃ و سلام جو آپس میں ایک دوسرے سے ایمان کے لیے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، میزانِ عدل کو پہچانتے ہیں، نصیحت کرنے والے کے امر و نصیحت کو قبول کرتے ہیں جب وہ کہتا ہے کہ قبل اس کے کہ روزِ قیامت کا ہول آ پہونچے، خوف کرو۔

بلاشبہ ولیقیناً ہمارا امر دشوار (ہے بلکہ) دشوار تر ہے اس کا متحمّل نہیں ہو سکتا سوائے مَلَکِ مقرّب یا نبیٔ مرسل کے یا اس مومن کے جس کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہو۔ ہماری حدیث کی حفاظت نہیں کرتے

یا ایسی عقلیں جو باوقار ہیں۔ "تعجّب ہے بہت ہی تعجب ہے درمیانِ جمادی و رجب۔"

یہ سن کر شرطۃ الخمیس میں سے ایک شخص اُٹھا اور بولا: یا امیرالمومنینؑ! وہ تعجّب کی بات کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: اور کیوں نہ تعجّب کروں جب کہ تمھارے لیے قضائے الٰہی جاری ہو چکی ہے۔ تم حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے۔ آگاہ ہو جاؤ؛ بہت سی آوازیں ہوں گی اور اُن کے درمیان اموات واقع ہوں گی اور لوگوں کے بدن کٹے ہوئے نباتات کی طرح کٹ کٹ کر گرنے لگیں گے۔ اور مردے زندہ کیے جائیں گے۔ یہ تعجّب اور پورے تعجّب کی بات ہوگی جمادی و رجب کے مابین۔

ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! آپ بار بار جس بات پر تعجّب کا اظہار فرما رہے ہیں وہ کیا ہے؟

فرمایا: اس کی ماں اُس کے غم میں بیٹھے، اِس سے زیادہ تعجّب خیز بات کیا ہوگی کہ مُردے (قبروں سے نکل کر) زندوں کے سروں پر مار لگا رہے ہوں گے۔

پھر کسی نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! یہ کب اور کس طرح ہوگا؟

فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور انسانوں کو پیدا فرمایا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (وہ مُردے جو زندہ کیے گئے) وہ کوفے کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں، اپنی تلواروں کو نیام سے باہر نکالے ہوئے اپنے کاندھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور اُن تلواروں سے خدا و رسول اور مومنین کے دشمنوں کو قتل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

الآیت: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ " (ممتحنہ: ۱۳، ۶۰)

ترجمۂ آیت: (اے ایمان والو! جس قوم پر خدا نے غضب نازل کیا اُس سے دوستی نہ رکھو، یہ لوگ آخرت سے بالکل اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفّار اہلِ قبور (مُردوں) سے مایوس ہیں (یعنی اُن کے زندہ ہونے کا گمان بھی نہیں رکھتے۔)

سنو! اے گروہِ مردُم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ کیونکہ میں آسمان کی راہوں سے زیادہ واقف ہوں اُس شخص کی نسبت جو زمین

سابقین کا مقصد ہوں، متقین کی زبان ہوں، خاتم الاوصیاء ہوں، انبیاء کا وارث ہوں، پروردگارِ عالمین کا خلیفہ ہوں، میں قسیم دوزخ ہوں، میں خازنِ جنّت ہوں، میں صاحبِ حوضِ (کوثر) ہوں، اور صاحبِ اعراف ہوں۔ ہم اہلِ بیتؑ میں سے جو بھی امام ہوگا وہ اپنے تمام اہلِ ولایت سے واقف ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(الآیت): " اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ " (رعد: ۸)

(ترجمہ) (اے رسول) سوائے اس کے نہیں ہے کہ تم ڈرانے والے ہو، اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی و رہنما ہوتا ہے۔)

اے گروہِ مردُم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مشرق کی جانب سے فتنہ برپا ہو اور مُردے زندہ ہوکر زندوں کو روندتے ہوئے چل پڑیں یا مغرب میں لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگے اور اُس کے شعلے بلند ہونے لگیں اور فتنہ وعداوت وکینہ کے ساتھ یا اس کے مثل مصیبتیں نازل ہوں اور صدائے واویلا بلند ہو۔

اور تم لوگ کہنے لگو کہ وہ (امامِ زمانہؑ) یا تو ہلاک ہو گئے یا کسی بیابان کی طرف چلے گئے پس اُس روز اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت) " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْرًا " (سورہ اسریٰ: ۶)

ترجمہ آیت: " پھر ہم نے تمھارے لیے اُن پر غلبہ قرار دیا اور اموال واولاد سے ہم نے تمھاری مدد کی اور تمھارے (دوستوں کی) افراد کی تعداد بڑھادی۔ "

مگر اس آیت کی تعبیر کے لیے چند علامات اور نشانیاں ہیں۔ سب سے پہلی علامت کوفے کی قلعہ بندی ہے جو بُرجوں اور خندقوں کے ساتھ کی جائے گی۔

پھر کوفے کی گلیوں مشکوں کو پارہ پارہ کرنا اور جلادیا جانا، چالیس شب مساجد کا معطّل رہنا، تین عَلَموں (جھنڈوں) کا مسجدِ اکبر کے گرد لہرانا، جو ہدایت کے عَلَم ہوں گے، لیکن قاتل ومقتول دونوں جہنمی ہوں گے، قتل کی کثرت اور موتِ عام، نفسِ زکیّہ کا رُکن ومقام کے درمیان قتل ہونا اور اُن کے مشترّ ساتھیوں کو پشت کوفہ پر قتل کیا جانا' اور بطریق صبر منظفر کا

قتل کیا جانا۔ (بطریق صبر کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک کو لیجا کر پتھروں اور تیروں سے مارتے جائیں، یہانتک کہ قتل ہوجائیں۔)

دوسری علامت سونے کی صلیب اور سبز جھنڈوں کے ساتھ سفیانی کا خروج، اُس کا امیر قبیلۂ بنی کلب کا آدمی ہوگا۔ سفیانی بارہ ہزار کا لشکر مکّہ اور مدینہ کی طرف بھیجے گا جس کا سردار بنی اُمیّہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام خزیمہ ہوگا جو بائیں آنکھ سے کانا ہوگا' اور دوسری آنکھ میں خون کا ایک لوتھڑا لٹکا ہوا ہوگا۔ وہ اہلِ دنیا پر ظلم وجور کرے گا اس کے جھنڈے کو کوئی سرنگوں نہ کرسکے گا یہانتک کہ وہ مدینہ پہونچ جائے گا اور آلِ محمدؑ میں سے چند مردوں اور عورتوں کو جمع کرکے ابوالحسن اُموی کے مکان پر بھیج دے گا۔

اور پھر آلِ محمدؑ میں سے ایک شخص کی تلاش میں فوج روانہ کرے گا جس کے گرد مستضعفین (کمزور لوگوں) کا ایک گروہ جمع ہوگا۔ جب سفیانی کا یہ لشکر مقام بیداء پر صفائح ابیض کے قریب پہونچے گا تو یہ سب کا سب لشکر زمین میں دھنس جائے گا اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اللہ تعالیٰ اُس شخص کے چہرے کو اپنی قدرت سے اُس کی پُشت کی طرف پھیر دے گا تاکہ اُس کو دیکھ کر وہ لوگ (سفیانی اور اس کا لشکر) ڈریں اور اس کے بعد آنے والوں کے لیے ایک نشانی بن جائے۔ پس اُس روز اِس آیت کی تاویل بھی ظاہر ہوجائے گی: (سورہ سبا: ۵۱)

(الآیت) " وَلَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ وَاُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ "

ترجمہ (اور اگر تم دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ لوگ جزع فزع کر رہے ہیں اور قریبی عذاب میں مبتلا ہیں۔)

نیز سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا۔ یہ لوگ مقامِ روحا، اور فاروق' اور قادسیہ میں مقامِ مریمؑ وعیسیٰؑ پر اُتریں گے جن میں سے اسّی ہزار کوفہ کے اندر محلّہ قبرِ ہودؑ میں اور نخیلہ میں ٹھہریں گے اور عیدِ قربان کے روز کوفہ میں ایک ہجوم برپا کریں گے۔ اُس وقت وہاں ایک ظالم وجابر اور سرکش حاکم ہوگا ممکن ہے لوگ اس کو ساحر وکاہن کہیں گے وہ شہر زوراء (بغداد) سے پانچ ہزار کاہنوں کو لیکر نکلے گا اور وہاں کے پل پر لوگوں کو اتنا

آپ نے فرمایا: وہ دابہ مومن ہوگا، قرآن کی تلاوت کرتا ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا، کھانا کھاتا ہوگا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہوگا۔"

(٧) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اُنھوں نے روایت کی محمدؐ بن عیسیٰ سے اور اُنھوں نے صفوان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے مگر اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ: "پھر سائل نے پوچھا، وہ کون ہے یا امیرالمومنینؑ؟

آپ نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، وہ علیؑ ہے۔"

(٨) — ہم سے بیان کیا اسحاق بن محمدؐ بن مروان نے، اُنھوں نے اپنے والد سے اُنھوں نے عبداللہ بن زبیر قرشی سے، اُنھوں نے یعقوبؒ بن شعیب سے اُنھوں نے عمران بن میثم سے، اُنھوں نے کہا کہ مجھ سے عبایہ نے بیان کیا ایک مرتبہ میں امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ میرے بھائی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

"أنّه ختم ألف نبيّ وإنّي ختمت ألف وصيّ وإنّي كلّفت مالم يكلّفوا وإنّي لأعلم ألف كلمة ما يعلمها غيري وغير محمّد صلّى الله عليه وآله مامنها كلمة إلّا مفتاح ألف باب بعد ما تعلمون منها كلمة واحدة غير أنّكم تقرؤن منها آية واحدة في القرآن:

(الآیت) "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ"

(سُورہ النمل: ٨٢)

ترجمۂ حدیث: "(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بھائی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ: وہ (آنحضرتؐ) ایک ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور یہ کہ میں ایک ہزار اوصیا کا خاتم ہوں۔ اور مجھ پر وہ ذمہ داریاں عاید کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے کسی پر عائد نہیں کی گئیں اور میں ایک ہزار کلمے ایسے جانتا ہوں جسے میرے اور محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا اور اُن میں سے ہر کلمے سے ایک ہزار باب کھلتے ہیں اور تم لوگ اس میں سے ایک کلمہ بھی نہیں جانتے سوائے اس کے کہ تم لوگ اس میں سے قرآن کی ایک آیت پڑھتے ہو اور وہ

ترجمۂ آیت: "اور جب اُن لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دآبہ (ذی حیات) نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا (کیونکہ) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔"

(پھر فرمایا:) کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ (دآبہ) کون ہے۔؟

"

(٩) — ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے اور اُنھوں نے روایت کی احمد بن محمدؐ بن سعید سے، اُنھوں نے احمد بن محمدؐ ابن اسحاق حضرمی سے، اُنھوں نے احمد بن مستنیر سے اُنھوں نے جعفر بن عثمان سے اور وہ اس کا چچا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا صباح مزنی اور محمدؐ بن کثیر بن بشیر بن عمیرہ ازدی نے اُن دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عمران بن میثم نے، اُنھوں نے عبایہ بن ربعی سے روایت کی ہے اور عبایہ نے کہا کہ امیرالمومنین علیہ السلام کی خدمت میں پانچ آدمی تھے اور ان میں سے پانچواں میں تھا۔ اور اس کے بعد اُس نے اسی کے مثل روایت کی جو مذکور ہوئی۔

"

(١٠) — ہم سے بیان کیا حسین بن اسماعیل قاضی نے، اُنھوں نے عبداللہ بن ایوب مخزومی سے روایت کی، اُنھوں نے یحییٰ بن ابوبکیر سے، اُنھوں نے ابوحریز سے، اُنھوں نے علی بن زید بن جذعان سے، اُنھوں نے خالد بن اوس سے، اُنھوں نے ابوہریرہ سے اور ابوہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "تخرج دابّة الارض ومعها عصى موسىٰ علیہ السلام وخاتم سليمان علیہ السلام تجلو وجه المؤمن بعصا موسىٰ علیہ السلام وتسم وجه الكافر بخاتم سليمان علیہ السلام۔"

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(دآبۃ الارض (اس حالت میں) برآمد ہوگا کہ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ ہر مومن کے چہرے پر عصائے موسیٰؑ سے اور ہر کافر کے منہ پر خاتم سلیمانؑ سے نشان لگائے گا۔"

"

(١١) — ہم سے بیان کیا احمد بن محمدؐ بن حسن الفقیہ نے، اور اُنھوں نے احمد بن ناصح

کولائقِ اتباع قرار دیتے ہوئے ان کی اتباع کی تو وہ صادق اللہجہ اور مقبول القول قرار پا
گا-

اور اگر کسی نے نص جلی نہ سننے کی وجہ سے دیگر احادیث کی موجودگی میں امیر المومنین
السلام کا حق فائق نہیں سمجھا تو اس کی بھی دو قسمیں ہیں- یا تو اس نے اغیار کا ساتھ دیا ہوگا
خاموش رہا ہوگا- اگر خاموش رہا ہو تو پھر بھی وہ قابل ملامت نہیں ہے اور اگر اس نے اغیا
ساتھ دیا ہو اور پھر خلافت ظاہرہ میں اس نے اپنی سابقہ غلطی کو محسوس کرتے ہوئے توبہ کر
متابعت علیؑ کی ہو تو وہ بھی مقبول القول ہے اور اگر وہ اپنے عناد پر قائم رہا ہو اور حضرت امی
خلافت ظاہری کے زمانے میں بھی آپؑ کے دشمنوں کا آلہ کار رہا ہو تو اس کی روایت ناقا
قبول اور اس کی عدالت مجروح ہے-

اس تمام تر تقسیم کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہم اہل سنت کے اس قول کی تردید کرنا چا
ہیں جنہوں نے عوام میں یہ مشہور کر رکھا ہے کہ شیعہ تمام صحابہ کے منکر اور دشمن ہیں اور انہیں
و مرتد کہتے ہیں- جبکہ ہمارا یہ نظریہ ہرگز نہیں ہے اور شیعہ نظریات کی ترجمانی کرتے ہو
افضل المحققین خواجہ نصیر الدین طوسی نے کتاب تجرید میں یہ جملے لکھے-

محاربوا علیؑ کفرۃ و مخالفوہ فسقۃ-

علیؑ سے جنگ کرنے والے کافر اور علیؑ کے مخالف فاسق ہیں-

اور یہ حقیقت بڑی واضح ہے کہ صحابہ سب کے سب نہ تو انہوں نے علیؑ سے جنگ کی تھی ا
نہ ہی تمام صحابی نے علیؑ کی مخالفت کی تھی اور اس کے برعکس صحابہ کی اکثریت نے دشمنان
کے مقابلہ میں حضرت علی کی تلوار اور زبان سے مدد کی تھی-

خاتم المجتہدین شیخ علی بن عالی وہ پہلے شیعہ مجتہد ہیں جنہوں نے دشمنان آل محمد پر کھلم
لعنت کرنے کا فتویٰ دیا اور انہوں نے اس سلسلہ میں رسالہ لعنیہ تحریر کیا مگر اس پورے رسا
میں بیس مشہور دشمنان علیؑ کے علاوہ کسی کا انہوں نے نام نہیں لکھا-

شیخ نجاشی نے شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا کہ انہوں نے مقبول القول صحابہ
متعلق پوری کتاب تالیف کی تھی-

ایک سوال اور اس کا جواب

مذہب شیعہ پر اغیار کی طرف سے ہمیشہ یہ سوال کیا جاتا ہے کہ بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ رسول
ول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ بند ہوتے ہی مسلمانوں کی اکثریت نے راہ ہدایت کو چھوڑ
یا ہو- جبکہ شیعہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بہت سے افراد نے راہ حق
انحراف کیا تھا-

اس کے جواب میں ہم حضرت موسیٰؑ اور ان کی قوم کا قصہ بیان کریں گے-

قرآن مجید ہمیں یہ بتلاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو جب تیس دن سے اوپر کا عرصہ گزرا تو
مری نے بنی اسرائیل کی اکثریت کو گمراہ کر دیا اور انہوں نے موسیٰؑ و ہارونؑ کے خدا کو
ڑ کر ایک گوسالہ کی عبادت شروع کر دی تھی- حالانکہ اس وقت موسیٰ علیہ السلام بھی
دہ تھے-

ب پوری قوم نبی کی زندگی میں بھٹک سکتی ہے تو ایک معتد بہ تعداد نبی کی وفات کے بعد
ں نہیں بھٹک سکتی- جبکہ دونوں قوموں میں ایک واضح فرق یہ بھی موجود ہو کہ سامری کا
وا گوسالہ کسی کو دنیاوی فائدہ دینے کے قابل نہ تھا اور ادھر مقتدر افراد عالیشان عہدے
کے قابل بھی تھے- اگر ان حالات میں لوگ بھٹک جائیں تو یہ امر چنداں قابل تعجب
-

واضح رہے کہ شیعہ کی مخالفت کرنے والے سنی علماء کی دو قسمیں ہیں-

پہلی قسم ان لوگوں پر مشتمل ہے جو اپنے فاسد نظریات کی ترویج کے لئے کذب و افتراء
م لیتے ہیں-

سری قسم میں وہ لوگ شامل ہیں جنہوں نے کبھی علمائے امامیہ کی کتابیں پڑھی ہی نہیں
محض اندازوں پہ تیر چلانے کے عادی ہیں اور سنی عوام جب اپنے علماء کی کتابیں
ہیں تو وہ ان کی باتوں پہ یقین کر لیتے ہیں- ہم اپنے سنی دوستوں کی خدمت میں یہ

مجالس المومنین صفحہ 276

حضرت ابوبکر کی روایت کی تصدیق حضرت عمرؓ ابوعبیدہ بن جراح اور سالم مولیٰ ابوحذیفہ نے کی۔

چنانچہ اس خود ساختہ روایت کو سن کر انصار دھوکے میں آ گئے اور خاموشی سے بیعت کر لی۔

نہج الایمان میں مذکور ہے۔

جب سقیفہ بن ساعدہ میں قریش اور انصار کے جھگڑے نے طول کھینچا تو سعد بن عویم بن ساعدہ نے کہا۔

"ان الخلافة لاتكون الا فی اهل بيت النبوة فاجعلوها حيث جعله الله"

خلافت اہل بیت نبوتؐ میں ہی ہو سکتی ہے لہٰذا تم خلافت کو وہاں رکھو جہاں خدا نے اسے رکھا ہے۔

جریر بن عبداللہ البجلیؓ

جریر بن عبداللہ حسین وجمیل اور طویل القامت شخص تھے اس کا قد چھ ہاتھ لمبا تھا۔

کتاب مقصد اقصیٰ میں مذکور ہے۔

جریرؓ قبیلہ قریش کے ایک سو پچاس افراد کو ساتھ لے کر آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

جریرؓ کا بیان ہے۔

جب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے مجھ پر شفقت فرمائی اور میرے بیٹھنے کے لئے اپنی چادر بچھائی۔ مگر میں نے از روئے ادب آپؐ کی چادر پر قدم رکھنا گوارا نہیں کیا۔ پھر آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا۔

اذا اتاكم كريم فاكرموه

جب تمہارے پاس کسی قوم کا سربراہ آئے تو اس کا احترام کیا کرو۔

جریر کہتے ہیں۔

جب میں مدینہ کے قریب آیا تو میں نے بہترین لباس پہنا اور مسجد نبوی میں داخل ہوا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔

[illegible] کے بعد میں نے آپؐ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور میں نے صحابہ سے پوچھا [illegible]ے آنے سے قبل آنحضرتؐ نے میرے متعلق کچھ ارشاد فرمایا تھا؟

[illegible]ابہ نے کہا۔

[illegible]ں ہاں۔ آنحضرتؐ نے تیرے آنے سے کچھ دیر قبل فرمایا تھا۔

[illegible] کچھ دیر بعد اس دروازہ سے ایک شخص داخل ہوگا جو کہ اہل یمن میں سے بہتر ہوگا اور میرا [illegible]ا صحابی بنے گا۔ اس کے چہرہ پر انوار فلکی اور اس کی جبین پر آثار ملکوتی رونما ہوں گے۔

یہ سن کر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس کے بعد میں جتنا عرصہ آنحضرتؐ کی خدمت میں رہا آپؐ مسلسل مجھ پر شفقت ومہربانی فرماتے رہے۔

علامہ حلی نے خلاصۃ الاقوال اور حسن بن داؤد نے اپنی کتاب میں جریرؓ کا شمار زمرہ مقبولین میں کیا ہے اور لکھا ہے کہ امیر المومنینؑ نے اسے اپنا قاصد بنا کر معاویہ کے پاس روانہ کیا تھا۔

صاحب استیعاب نے لکھا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے جریر بن عبداللہ البجلیؓ کو اپنا قاصد بنا کر معاویہ کے پاس روانہ کیا۔ معاویہ نے اسے طویل عرصہ تک قید میں رکھا اور اس کے بعد ایک خالی کاغذ اس کے حوالے کر کے واپس روانہ کر دیا۔

خاتم المجتہدین شیخ زین الدین علی شامی نے خلاصۃ الاقوال کے حاشیہ پر لکھا۔

جریر کا سفارت کار بن کے دمشق جانا اس کی فضیلت کی بنیاد نہیں بن سکتا کیونکہ اس کا انجام صحیح نہیں ہوا کیونکہ اس نے حضرت امیرؑ سے بے وفائی کی تھی اور معاویہ کے پاس چلا گیا تھا۔

امیر المومنینؑ نے کوفہ میں اس کے گھر کو گرانے کا حکم دیا تھا۔

مولف کا خیال ہے کہ اس کی دراز قامتی اس کی حماقت کی دلیل ہے۔ اسی لئے اس نے ولائے حقؑ کو چھوڑ کر فرزند ابوسفیان کا ساتھ دیا۔

اسد الغابہ اور استیعاب میں مذکور ہے۔

باہر تشریف لائے تو میں بھی حضرتؑ کے ساتھ باہر چلا آیا- بعد میں میری کنیز نے مجھے بتایا ک جب امام علیہ السلام اٹھ کر باہر تشریف لے گئے تو علی بن عبیداللہ کی بیوی ام سلمہ آئیں اور جس جگہ پر امام علیہ السلام کچھ دیر بیٹھے تھے اس نے اس جگہ کے خوب بوسے لئے اور تبرک کی خا اس جگہ پر اپنا ہاتھ لگا لگا کر اپنے منہ پر پھیرا-

پھر چند روز بعد میری علی بن عبیداللہ سے ملاقات ہوئی تو اس نے بھی مجھے اپنی بیوی مذکورہ عقیدت مندی کے متعلق بتلایا-

میں نے امام علی رضا علیہ السلام کو سارا واقعہ سنایا- آپؑ نے فرمایا-

سلیمان! تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ علی بن عبیداللہ اور اس کی بیوی اور اس کی اولاد جنتی ہ اور علیؑ و فاطمہؑ کی اولاد میں سے اللہ جسے معرفت امامت عطا کر دے تو وہ پھر عام لوگوں طرح سے نہیں ہوتا-

عبداللہ بن حسن بن حسین اصغر بن امام زین العابدینؑ

آپ سید المرسلینؐ کی اولاد میں بڑے صاحب مرتبہ شمار کئے جاتے تھے اور زہد و طہارت میں اپنے دادا امام علی زین العابدینؑ کے مشابہ تھے- آپ دشمنان دین کے ہاتھوں شہید ہوئے تھے اور وہ بے اولاد تھے-

سید اجل تاج الملۃ والدین علی بن محمد بن رمضان المعروف ابن طقطقی نے جو کہ مشہور ما انساب تھے اپنی کتاب مشجر میں تحریر فرمایا-

عبداللہ بن حسن بن حسین اصغر بن امام علی زین العابدین علیہ السلام شہید ہوئے اور ان مزار شوستر میں ہے-

ماہر انساب محمد بن علی حسنی نے اپنی کتاب اصیلی میں موصوف کا یہی شجرہ نسب بیان کیا-

ایک اور فاضل کے ایک قلمی نسخہ میں امام زادہ عبداللہ کے مزار کے متولی عضد الملۃ کے متع لکھا کہ وہ امام زادہ زین العابدین کے مزار کے متولی ہیں-

مذکورہ جملے سے معلوم ہوتا ہے کہ امام زادہ عبداللہ کا لقب زین العابدین تھا اور ان کے

کا پہلا بانی عباسی خلیفہ مستنصر باللہ تھا اور خلیفہ مذکور نے امام زادہ عبداللہ کے علاوہ امام موسیٰ کاظم اور امام محمد تقی السلام کے مزارات بھی تعمیر کرائے تھے-

خلیفہ مستنصر کے بعد شوستر کے حسینی مرعشی سادات نے امام زادہ عبداللہ کے مزار میں مزید توسیع کی اور اس مزار فائض البرکات کی تعمیر و ترقی میں نمایاں خدمات سرانجام دیں- امام زادہ عبداللہ کا مزار شوستر میں محل وقوع کے اعتبار سے بہترین جگہ پر واقع ہے-

اللہ تعالیٰ سادات حسینی کی اس کاوش کو قبول و منظور فرمائے- آمین-

حسن بن حمزہ بن علی بن عبداللہ بن محمد بن حسن بن حسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالبؑ

ان کے متعلق شیخ نجاشی لکھتے ہیں-

آپ طبرستان میں رہتے تھے اور مرعشی کے نام سے معروف تھے اور آپ ہمارے مذہب کے مشہور بزرگ اور فقیہ تھے- آپ طبرستان سے بغداد آئے اور ہمارے شیوخ نے ۳۵۶ھ میں ان سے ملاقات کی اور ان کی وفات ۳۵۸ھ میں واقع ہوئی-

علامہ حلی نے کتاب خلاصہ میں تحریر فرمایا-

آپ گروہ امامیہ کے جلیل القدر فقہاء میں سے تھے اور آپ فاضل ادیب، عارف و زاہد تھے- اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑی خوبیوں سے نوازا تھا- تلعکبری نے ان سے روایت حدیث کی تھی اور اس کی ان سے پہلی ملاقات ۳۲۸ھ میں ہوئی اور حسن بن حمزہ نے انہیں اپنی تمام کتابوں اور احادیث کا اجازہ دیا تھا-

علامہ نے شیخ طوسی سے نقل فرمایا کہ ہمارے اصحاب نے ان سے ۳۵۴ھ میں سماع حدیث کیا تھا اور اس سال کے لحاظ سے پریشانی یہ ہے کہ نجاشی نے اسی سال کو ان کی وفات کا سال قرار دیا-

خاتم المجتہدین زین الدین علی شامی العاملی نے خلاصہ کے حاشیہ میں تحریر فرمایا-

مصنف خلاصہ نے شیخ طوسی سے جو نقل کیا ہے جب میں نے سید ابن طاؤس کی تحریر سے

(۸۵)

ایک سائل نے امیر المومنین علیہ السلام سے حسب ذیل سوالات کیے۔

سوال :۔ وہ کون مذکر و مونث ہیں جن میں ہر ایک کے لیے اس کا صاحب موجود ہے مگر زندہ نہیں۔

جواب :۔ شمس و قمر (عربی زبان میں شمس مونث ہے اور قمر مذکر۔

سوال :۔ وہ کون سا نور ہے جو چاند سے ہے نہ سورج سے نہ کسی چراغ سے۔

جواب : وہ عمود نور ہے جو وادی پتہ میں حضرت موسیٰ کے لیے بھیجا تھا۔

سوال :۔ وہ کون سی ساعت ہے جس کا شمار نہ دن میں ہے نہ رات میں۔

جواب :۔ قبل طلوع شمس۔

سوال :۔ وہ کون ہے جس کا بیٹا باپ سے بڑا ہے۔

جواب :۔ وہ عزیر ہیں جن کو خدا نے سو برس مردہ رکھا اور پھر مبعوث کیا جب وہ چالیس برس کے تھے تو ان کا بیٹا
ایک سو دس برس کا تھا۔

سوال :۔ وہ کون ہے جس کے لیے باپ نہیں۔

جواب :۔ حضرت عیسیٰ

سوال :۔ وہ کون ہے جس کے لیے قبلہ نہیں۔

جواب :۔ آدم علیہ السلام۔

(۸۶)

ایک بار امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کیف اصبحت (آپ نے کس حال میں صبح کی) فرمایا (در انحالیکہ) میں صدیق اکبر ہوں۔ فاروق اعظم ہوں۔ وصی خیر البشر ہوں۔ میں اوّل ہوں۔ میں آخر ہوں۔ میں ظاہر ہوں میں باطن ہوں۔ میں ہر شے کا جاننے والا ہوں۔ وصی خیر البشر ہوں۔ میں عین اللہ ہوں میں جنب اللہ ہوں۔ میں امین اللہ ہوں ہم سے خدا کی عبادت سیکھی ہے۔ ہم خدا کی طرف سے زمین و آسمان کے خازن ہیں میں مارتا ہوں میں زندہ ہوں جو مرنے والا نہیں یہ سن کر سائل نے تعجب کیا اور اس کے متعلق توضیح چاہی۔

فرمایا اوّل ہوں یعنی سب سے پہلے رسول اللہ پر ایمان لایا۔ آخر ہوں جس نے پیدا ہو کر چہرۂ رسول پر نظر ڈالی۔ ظاہر ہوں یعنی اسلام کا ظاہر کرنے والا ہوں۔ باطن ہوں یعنی بطین من العلم ہوں ہر شے کو جانتا ہوں یعنی جو کچھ خدا نے اپنے نبی کو خبر دی انہوں نے مجھے ان سے آگاہ کر دیا۔ عین اللہ ہوں یعنی خدا کی آنکھ ہوں مومنین و کافرین پر جنب اللہ ہوں یعنی روز قیامت ہر نفس کہے گا حسرت سے مافرطت فی جنب اللہ پس جس نے میرے بارے میں تفریط کی ہوگی وہ خسارہ میں رہے گا

اور جس طرح محمد خاتم النبیین ہیں میں خاتم الوصیین ہوں اور خازن ارض اللہ ہوں اس لیے کہ میں ان سب باتوں کا ... جو رسول اللہ پر نازل ہوئی ہیں۔ زندہ کرنے والا سنت رسول کا اور مردہ کرنے والا ہوں بدعت کا۔ میں زندہ ہوں کہ نہیں ... موافق قول باری تعالیٰ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝ (سورہ آل عمران ...)

اسی طرح ایک بار حضرت نے فرمایا میں نے زمین کو بچھایا میں نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور ان کو چشموں سے نکا... نہروں کو بہایا درختوں کو لگایا اور پھلوں کو کھلایا بادلوں کو پیدا کیا۔ رعد کو گرجایا۔ بجلی کو چمکایا۔ سورج کو روشن ... کو طلوع کیا نجوم کو نصب کیا بحر ذاخر ہوں میں نے زمین کے پہاڑوں کو ساکن کیا۔ میں نے پانی میں کشتیاں چلائیں میں ... اللہ ہوں میں قلب اللہ ہوں میں کلمۃ اللہ ہوں اور وہ دروازہ ہوں جس کے بارے میں ہے ادخلوا الباب ...

اغفر لکم خطایاکم وازید المحسنین

میرے ساتھ اور میرے ہاتھوں پر قیامت قائم ہوگی میں اوّل ہوں میں ظاہر و باطن ہوں اور ہر شے کو جانتا ...

امام محمد باقر علیہ السلام نے ان کلمات کی تشریح اس طرح فرمائی ہے میں نے زمین کو بچھایا یعنی میں اور میری ذریت سکون ... کا باعث ہیں میں نے پہاڑوں کو قائم کیا یعنی میری ذریت کے ائمہ ایسے مضبوط پہاڑ ہیں جن سے زمین قائم ہے۔ دریا بہانے ... مراد ذریعۂ علم ہے جو قلب امیر المومنینؑ سے جاری ہوئے اور ان کی زبان سے پھوٹ نکلے اور ان سے ایسی نہریں نکلیں ج... نے پیاسوں کو سیراب کیا اور درخت لگانے سے مراد ذریت طیبہ ہے۔ پھل کھلانے سے مراد نیک اعمال ہیں۔ بادلوں ک... کرنے سے مراد سایہ ہے اس شخص کے لیے جو سایہ چاہے ان سے تمسک کرنے کے بعد قطروں کے برسانے سے مراد حیات ... ہے آواز رعد سے مراد وہ چیز ہے جو از قسم حکمت سنی جائے اور بجلی سے یہ مراد ہے کہ ہم سے بشر روشنی حاصل کرتے ہیں ... چمکانے سے یہ مراد ہے کہ ہم سے ایک ایسا نور قائم ہے جو عالم پر روشنی ڈالتا ہے طلوع قمر سے مراد میری ذریت سے ... علیہ السلام ہیں نصب نجوم سے مراد یہ ہے کہ لوگ ہم سے ہدایت پاتے ہیں اور ہمارے نور سے روشنی چاہتے ہیں اور کش... چلانے سے مراد وہ آئمہ ہیں جو میری ذریت سے ہیں اور پہاڑوں کے ساکن کرنے سے مراد ہے فتنوں کا فرد کرنا اور اصول ... کا مٹانا اور جنب اللہ قلب اللہ اور کلمۃ اللہ سے مراد ہے سراج علم الٰہی ہونا اور میرے پر قیامت ہوگی سے مراد ہے ر... خدا قبل قیامت مدد کرے گا ان مومنینؑ کی جو میری ذریت سے ہوں گے۔

امامت علی علیہ السلام پر نصوص

(۱)

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ (سورہ المائدہ ...)

شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس کو رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ علیؑ کو امیرالمومنین کہہ کر سلام کیا کرو۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو اس نے حکم رسول کی خلاف ورزی کی ہے۔

ہمارے علماء نے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ رسول اللہ کے پاس آئے تو فرمایا جاؤ امیرالمومنین کو سلام کرو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کی زندگی میں وہ امیرالمومنین ہیں۔ فرمایا ہاں میری زندگی میں اسی طرح جب عمرؓ آئے تو ان سے کہا سبیعی کی روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا امیرالمومنین کون ہے۔ فرمایا علی پوچھا کیا اللہ اور اس کے رسول نے ایسا حکم دیا ہے۔ فرمایا ہاں۔

ابراہیم ثقفی نے عبداللہ بن جبلہ کنعانی سے اس نے ذریح محاربی سے اس نے ثمالی سے اس نے امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ کی بیعت ہوئی تو بریدہ شام میں تھے۔ جب آئے تو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا کہ تم بھول گئے کہ خدا اور اس کے رسول کی طرف سے علی کو امیرالمومنین کہہ کر سلام واجب کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا اے بریدہ تم غائب تھے اور ہم موجود تھے۔ اللہ ایک امر کے بعد دوسرا امر کیا ہی کرتا ہے۔ اللہ نے حکومت اور نبوت دونوں کو ایک جگہ گھر میں جمع نہیں کیا۔

ثقفی اور سری ابن عبداللہ نے اپنی اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ عمران بن الحصین اور ابو بریدہ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ تم اس روز موجود تھے جب امیرالمومنین کہہ کر سلام کیا گیا تھا وہ دن آپ کو یاد ہے یا بھول گئے انہوں نے کہا یاد ہے۔ بریدہ نے کہا کہ کسی مسلمان کو سزاوار ہے کہ وہ علیؑ پر حکومت کرے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبوت اور امامت ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتیں بریدہ نے یہ آیت پڑھی اَمۡ یَحۡسُدُوۡنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ۚ فَقَدۡ اٰتَیۡنَاۤ اٰلَ اِبۡرٰہِیۡمَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ وَ اٰتَیۡنٰہُمۡ مُّلۡکًا عَظِیۡمًا (سورہ النساء ۴/۵۴) اور کہا کہ آلِ ابراہیم میں خدا نے نبوت اور سلطنت دونوں جمع کر دی تھیں اس پر عمرؓ کو غصہ آیا اور غصہ مرتے دم تک ان سے دور نہ ہوا۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ام سلمہ سے فرمایا سنو اور گواہ رہنا کہ علی امیرالمومنین اور سید الوصیین ہیں۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں آنحضرتؐ کے پاس وضو کے لیے پانی لایا۔ حضرت نے فرمایا اے انس اس دروازہ سے وہ شخص داخل ہونے والا ہے جو امیرالمومنین، سید المرسلین، قائد الغر المحجلین اور خاتم الوصیین ہے۔ انس کہتے ہیں اس کے بعد علی داخل ہوئے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت علی خدمت رسول میں آئے اور کہا السلام علیك یا رسول ۔ حضرت نے فرمایا وعلیك السلام یا امیر المؤمنین ورحمة الله وبركاته ۔ حضرت علیؑ نے کہا آپ اپنی زندگی میں مجھے امیرالمومنین کہتے ہیں۔ فرمایا بحکم خدا یہ نام جبریل نے رکھا ہے درآنحالیکہ میں زندہ ہوں اے علی میں اور جبریل کل بات کر رہے تھے تم ہماری طرف سے گزرے اور ہم پر سلام نہ کیا۔ جبریل نے کہا کیا وجہ ہے کہ امیرالمومنین نے ہم پر سلام نہ کیا اگر کرتے تو ہم خوش

...تے اور جواب سلام دیتے۔

ابن المخلد نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دیکھا ...گود میں ہے میں نے سلام کیا دحیہ کلبی نے جواب دیا۔ وعليكم السلام يا امير المؤمنين ويا فارس ... ويا قائد الغر المحجلين ، وقاتل الناكثين ، والقاسطين ، والمارقين ، وقاتل امام المتقين ...پھر مجھ سے کہا اب اپنے نبی کا سر اپنی گود میں لیجئے آپ اس سے زیادہ حقدار ہیں۔ پس جب میں نے رسول ...لیا تو رسول اللہ نے آنکھیں کھول کر مجھ سے پوچھا اے علی تم کس سے بات چیت کر رہے تھے میں نے کہا دحیہ ... حال بیان کیا۔ فرمایا اے علی وہ دحیہ نہ تھے بلکہ جبریل تھے وہ اس لیے آئے تھے کہ تمہیں بتا دیں کہ اللہ نے تمہارا نام ... مروی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے امیرالمومنین سے فرمایا تم پر تقدم نہ کرے گا مگر کافر اہل سماوات ...ا رتے ہیں۔

امیرالمومنین کا لفظ سوائے حضرت علی علیہ السلام اور کسی امام کے لیے نہیں بولا جاتا ایک شخص نے امام ...کو یا امیرالمومنین کہا۔ فرمایا ٹھہر جا اس نام سے کوئی راضی نہ ہو گا سوائے اس کے جو جہل کی بلا میں مبتلا ... کافی کلینی میں جابر جعفی سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ امیر ...ایا تو آپ کی ولایت سے انکار نہ کرتے میں نے کہا کہ یہ ارشاد ہو کہ یہ نام کب سے ہے فرمایا جب بنی آدم ... ان کی ذریات کو نکالا اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ کیا۔ خدا نے کہا کیا میں تمہارا رب نہیں، محمد میرے رسول ... امیرالمومنین نہیں۔

خطیب نے تاریخ بغداد میں تین جگہ لکھا ہے کہ روز حدیبیہ حضور نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ... امیر ہے یہ کافروں کا قاتل ہے جس نے اس کی مدد کی وہ کامیاب ہے اور جس نے اس کو ذلیل کرنا چاہا وہ ناکام ...

احمد نے سند الانصار میں بریدہ اور براء سے روایت کی ہے کہ حضرت نے یمن کی طرف دو لشکر ... علیؑ کی ماتحتی میں اور دوسرا خالد کی ماتحتی میں اور فرمایا جب دونوں ایک جگہ جمع ہو جائیں تو دونوں کے ... اور جب الگ الگ ہوں تو ہر ایک اپنی جگہ فوج کا سردار ہے۔ حضرت رسولؐ خدا نے امیرالمومنین علیہ السلام ... سردار نہیں بنایا۔

ابوبکر شیرازی نے فيما نزل من القرآن في امير المؤمنين میں لکھا ہے کہ توریت میں ہے اے مو... تم کو انتخاب کیا تمہارا وزیر تمہارے بھائی ہارون کو بنایا جو باپ اور ماں دونوں طرف سے تمہارا بھائی ... لیے ان کے بھائی ایلیا کو بنایا وہ ان کا بھائی وزیر وصی اور خلیفہ ہے خوش خبری ہو تم دونوں کے لیے دو بھائی ... خبری ہو آخر زمانے کے دونوں بھائیوں کو ایلیا ابوالسبطین حسینؑ و حسنؑ اور تیسرے محسن ہیں جس طرح ...

اور بقدر بلفظ ہبہ سے
) نو بیبیاں بیک وقت رکھ سکتے تھے۔
) آپ کی طلاق امت سے زائد تھی۔
) آپ کی بیبیاں اگر مرتکب خواہش ہوتیں تو ان کے لئے
دونا عذاب تھا۔
) آپ کی امت پر احکام کو آسان کر دیا گیا۔
) اور قتل کے سوا اور امور میں توبہ کو آسان کر دیا گیا۔
) اور گناہ گار کی معصیت کو چھپایا گیا۔
) اور خطا و نسیان پر درگزر۔
) قصاص اور دیت کے درمیان اختیار
) خطا و عمد میں فرق۔
) گناہ سے توبہ کی قبولیت
) حائض عورتوں کے ساتھ مجامعت کی اجازت نہ ہونا
) امت کو اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح کی اجازت۔
(۷۴) آپ کو آنکھ سے اشارہ کی اجازت نہ تھی۔
(۷۵) ہاتھ سے بھی اشارہ کا حکم نہ تھا۔
(۷۶) لہسن کھانے کا حکم نہ تھا۔
(۷۷) جنت میں سب سے پہلے آپ کا داخلہ ہوگا۔
(۷۸) تمام انبیاء آپ کی نبوت کی گواہی دیں گے۔
(۷۹) آپ کو حق شفاعت حاصل ہوگا۔
(۸۰) لواء الحمد آپ کے پاس روز قیامت ہوگا۔
(۸۱) حوض کوثر کے مالک ہوں گے۔
(۸۲) تمام انبیاء سے قیامت میں درجہ بلند ہوگا۔
(۸۳) اکثر انبیاء آپ کی اُمت میں ہوں گے۔
(۸۴) آپ کو اتنے معجزات دیئے گئے جو اور نبی کو نہیں ملے۔

(۸۵) آپ کو چار ہزار چار سو چالیس معجزات ملے جو مختلف صورتوں سے قبل ولادت وقت ولادت اور بحالت زندگی وقت موت اور بعد موت ظاہر ہوئے۔

(۸۶) قرآن قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے اور انبیاء کو ان کے زمانہ کی حالت کے مطابق معجزات دیئے گئے جیسے موسیٰ کو عصا کا معجزہ اس زمانہ کے ساحروں کے لحاظ سے دیا گیا عیسیٰ کو احیاء اموات کا بلحاظ اس زمانہ کے طبیبوں کے لحاظ سے ملا اور آنحضرتؐ کے زمانہ میں فصحاء و بلغاء کا بڑا زور تھا اس کا زور توڑنے کے لیے قرآن کا معجزہ دیا گیا جو ابد تک باقی ہے۔

(۸۷) قرآن کا معجزہ ہونا تمام دنیا میں پھیلا اور قیامت تک بلاد و امصار میں جاری رہے گا۔

(۸۸) آپ کی شریعت ناسخ شرائع سابقہ ہے۔
(۸۹) آپ کا نور ہر نبی کے ساتھ رہا۔
(۹۰) آپ کا نور اول مخلوق ہے۔
(۹۱) آپ کے نام پر درود بھیجا جاتا ہے۔
(۹۲) آپ نے مکارم اخلاق کی تکمیل کی۔
(۹۳) آپ پر اتمام نعمت ہوا۔
(۹۴) آپ پر دین کامل ہوا۔
(۹۵) دنیا کی ہر شے آپ کی مطیع تھی۔
(۹۶) روز قیامت آپ تمام امتوں کے گواہ ہوں گے۔
(۹۷) آپ شب معراج وہاں گئے جہاں کوئی نبی نہ گیا۔
(۹۸) آپ کے آنے کی خبر ہر نبی نے دی۔
(۹۹) آپ کے اوصیا تمام انبیاء کے اوصیا سے بہتر ہیں۔
(۱۰۰) آپ مقصد خلقت کائنات ہیں۔

◆ ◆ ◆

آنحضرتؐ کے آداب اور مزاج

آنحضرتؐ بلحاظ شان سب سے زیادہ جلیل القدر سب سے زیادہ شجاع سب سے زیادہ صاحب عدل اور سب سے زیادہ مہربان تھے
آپ نے کبھی نامحرم عورت کے بدن کو مس نہیں کیا اور ایسے سخی کہ دینار و درہم اپنے پاس بچا کر رکھتے ہی نہ تھے اور اگر بچ رہتا اور کوئی لینے والا نہ
ہوتا اور رات آجاتی تو حضرت گھر میں نہ جاتے جب تک مستحق کو دے نہ دیتے اور اپنے لیے اس میں سو لئے قوت لا یموت اور کچھ نہ لیتے آپ
کی غذا زیادہ تر جو اور خرمہ تھی باقی سب راہ خدا میں دیدیتے جس چیز کا کوئی سوال کرتا دیدیتے اگر روزی مہیا نہ ہوتی تو فاقے سے نہ اکتاتے
زمین پر بیٹھتے اور زمین ہی پر سوتے اور اسی پر بیٹھ کر کھاتے اور اپنے جوتے خود ٹانکتے اور کپڑوں میں خود پیوند لگاتے دروازہ خود
کھولتے اور بکری کو خود دوہتے اور اونٹ کو باندھتے اور جب خادم تھک جاتا تو اس کے ساتھ آٹا پیستے۔ تکیہ لگا کر نہ بیٹھتے اور اپنے اہل
کے کاموں میں مدد کرتے۔ گوشت کے ٹکڑے خود کرتے جب کھانے پر بیٹھتے تو بغیر غرور و تکبر کے اپنی انگلیاں چاٹتے اور حر اور آزاد کی
دعوت قبول کرتے اور ہدیہ قبول کرتے چاہے ایک پیالہ دودھ ہی ہوتا۔ صدقہ نہ کھاتے اور کسی کے چہرے کو گھورتے نہ تھے اور کسی پر غصہ نہ کرتے
بھوک میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھتے۔ جو ماحضر ہوتا اسے نوش فرماتے رد نہ کرتے جب نیا لباس پہنتے تو پرانا کسی مسکین کو دیدیتے اور
کا یا موٹا روئی کا کپڑا پہنتے یا کتان کا اکثر آپ کے لباس کا رنگ سفید ہوتا عمامہ پر عمامہ باندھتے قمیص پہنتے جمعہ کا مخصوص لباس ہوتا جب کہیں
جاتے تو عبا کو تہہ کر کے بطور فرش بچھا لیتے۔ چاندی کی انگوٹھی داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں پہنتے۔ خربوزہ کو زیادہ پسند کرتے۔ بدبو
کراہت کرتے۔ وضو کے وقت مسواک کرتے جو سواری ممکن ہوتی سوار ہوتے چاہے گھوڑا ہوتا یا خچر یا گدھا۔ گدھے پر بغیر زین کے سوار
ہوتے پیادہ چلتے ننگے پیر بلا ردا و عمامہ چلتے جنازوں کی مشایعت کرتے مریضوں کی عیادت کرتے فقیروں کی صحبت میں بیٹھتے مسکینوں
اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتے اہل فضل کا اکرام کرتے اہل شرف سے نیکی کر کے تالیف قلب فرماتے رشتہ داروں سے صلہ رحم کرتے بغیر ا
کے کہ غیروں پر انہیں ترجیح دیتے۔ مگر جس کا خدا حکم دیتا کسی پر ظلم نہ کرتے معذرت خواہوں کا عذر قبول کرتے تبسم فرماتے اگر کبھی ہنستے
تو بغیر قہقہے کے۔ اپنے غلاموں اور کنیزوں پر کھانے اور پہننے میں اپنے لیے زیادہ نہ چاہتے کبھی کسی کو گالی نہ دیتے تھے اور نہ لعن کرتے
عورت یا خادم کو، اور کسی کو اس سے زیادہ ملامت نہ کرتے کہ اسے چھوڑ دو جب کوئی آزاد یا غلام یا کنیز آپ کے پاس کسی ضرورت سے
تو بغیر کسی درشتی اور بدخوئی کے ان کی حاجت کی طرف توجہ فرماتے اور اسی طرح اصحاب سے برتاؤ کرتے بازاروں میں برائی کا بدلہ کبھی
سے نہ دیتے بلکہ بخش دیتے یا درگزر کرتے جس سے ملتے سلام کی ابتدا کرتے جب کوئی حاجت بیان کرتا تو سنتے رہتے اور جب تک وہ خود
اس کی طرف سے منہ نہ پھیرتے جب کوئی مسلمان ملتا تو اس سے مصافحہ کرتے اور جب بیٹھتے یا اٹھتے تو ذکر خدا کے ساتھ جب آپ کے پاس کو
ہوتا اور آپ نماز پڑھتے تو نماز میں تخفیف کرتے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تیری کیا حاجت ہے جب تک آپ کی صحبت سے لوگ

ئی فضیلت تیرے لیے ایسی ہے۔

جب یہ خط معاویہ کے پاس پہنچا تو اس نے غلام سے کہا اسے پھاڑ ڈال اگر اہل شام کو یہ فضائل معلوم ہوں گے تو وہ ان کے گرویدہ ہو جائیں گے۔

حالات ولادت امیرالمومنینؑ

جب جناب فاطمہ بنت اسد کا عقد امیرالمومنین کے والد ماجد حضرت ابو طالب سے ہوا تو حضرت ابو طالب نے یہ پڑھا۔

الحمد لله رب العالمين رب العرش العظيم والمقام الكريم والمشعر والحطيم الذي اصطفانا اعلاما وسدنة وعرفاء وخلصاء وحجبته بهاليل اطهار من الخنا والريب والأذى والعيب واقام المشاعر وفضلنا على العشاير نخب آل ابراهيم وصفوته وزرع اسماعيل، فی كلام له

پھر فرمایا میں نے زوجیت میں لیا فاطمہ بنت اسد کو مہر کو ادا کیا اور امر عقد کو جاری کیا پس تم اسد سے پوچھو اور گواہی اسد نے کہا میں نے فاطمہؑ کو تمہاری زوجیت میں دیا اور ہم راضی ہیں پھر لوگوں کو کھانا کھلایا گیا۔

شیخ السنہ قاضی ابو عمر اور عثمان بن احمد نے روایت کی ہے کہ فاطمہ بنت اسد نے حضرت رسولؐ خدا کو ایسا خرمہ کھاتے جس کی خوشبو مشک و عنبر سے زیادہ تیز تھی فرمایا مجھے بھی اس میں سے دو فرمایا اس شرط سے دوں گا کہ تم یہ کلمہ پڑھو لا اله إلا الله وانی محمد رسول الله انہوں نے یہ کلمات زبان پر جاری کیے حضرت نے ایک خرمہ ان کو دیا انہوں نے اس کی لذت معلوم ہوا دوسرا طلب کیا تاکہ وہ ابو طالب کو کھلائیں آپ نے عہد لیا کہ اس وقت ان کو دیں جب وہ بھی کلمہ شہادتین زبان پر جاری کریں جب رات آئی تو ابو طالب نے ایسی خوشبو سونگھی جو اس سے قبل کبھی نہ سونگھی تھی۔ پوچھا یہ کیسی خوشبو ہے انہوں نے کہا پہلے کلمہ شہادتین زبان پر جاری کرو جب دوں گی انہوں نے شہادت دی اور کہا اس کو کسی پر ظاہر نہ کرنا ورنہ قریش عداوت کریں گے اور کھلم کھلا دشمن بن جائیں گے۔ حضرت فاطمہؑ نے وہ خرمہ ان کو دے دیا ابو طالب نے کھا لیا اسی رات حضرت علیؑ کا قرار پایا حمل قرار پاتے ہی حضرت فاطمہؑ کا حسن زیادہ ہو گیا۔ بحالت حمل حضرت علیؑ ان سے کلام کرتے تھے جب کعبہ میں داخل ہوئیں بت اوندھے منہ گر پڑے انہوں نے کہا اے نور چشم جب بتوں پر تیرا یہ رعب شکم مادر میں ہے تو کیا حال ہو گا جب تو ظاہر ہو گا۔

یزید بن قعنب نے جابر انصاری سے روایت کی ہے کہ شرم نامے ایک راہب تھا جس کی عمر ایک سو نوے سال تھی وہ خدا سے دعا مانگا کرتا تھا کہ اپنے ولی کو دکھا دے۔ خدا نے ابو طالب کو اس کے پاس بھیجا اس نے ان کے وطن و قبیلہ کے متعلق پوچھا،

جب انہوں نے بتایا تو اس نے ان کے سر پر بوسہ دیا اور کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے نہ مارا جب تک کہ اپنے ولی کو نہ دکھایا پھر کہا اے شخص بشارت ہو خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ تمہارے صلب سے ایک لڑکا پیدا ہو گا جو اللہ کا ولی ہو گا اور اس کا نام علیؑ ہو گا۔ جب وہ پیدا ہوں تو میرا سلام انہیں پہنچا دینا۔

ابو طالب نے کہا تمہاری صداقت کی دلیل کیا ہے۔ اس نے کہا آپ کیا چاہتے ہیں۔ ابو طالب نے کہا اگر آپ ولیٔ خدا ہیں تو اس کا ثبوت اس طرح دیجئے کہ جنت کا کھانا اسی وقت منگوائیے راہب نے دعا کی ابھی دعا تمام نہ ہونے پائی تھی کہ ایک طبق جنت کے سیب و انار اور کھجوروں کا بھرا ہوا آ گیا۔ ابو طالب نے ایک انار اس میں سے کھایا جو نطفہ کی صورت میں آیا اور اسی سے فاطمہ بنت اسد حاملہ ہوئیں۔ زمین کانپی، قریش نے جو بت کوہ ابو قبیس کی چوٹی پر رکھے تھے وہ لرز کر اس طرح گرے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ ابو طالب پہاڑ پر چڑھے اور بآواز بلند پکارے لوگو اس رات کوئی حادثہ ظہور میں آیا ہے اور کوئی نئی مخلوق پیدا کی گئی ہے اگر تم نے اس کی اطاعت نہ کی اور اس کی ولایت کا اقرار نہ کیا اور اس کی امامت کی گواہی نہ دی تو موجودہ حالت دور نہ ہو گی اس کے ہاتھ اٹھا کر کہا الہیٰ و سیدی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمدیت محمودیہ اور علویہ عالیہ کا واسطہ دے کر اور فاطمیت بیضاء کا واسطہ دے کر کہ فضیلت دے اہل مکہ پر اپنی رافت و رحمت سے تاکہ سختیوں میں ہم تجھے پکاریں۔

جب درد زہ عارض ہوا تو فاطمہ بنت اسد بیت اللہ کی طرف آئیں اور کہنے لگیں خداوندا میں ایمان لائی ہوں تجھ اور ان چیزوں پر جو تیرے رسول لائے اور ان کتابوں پر جو مصدقہ ہیں میرے جد ابراہیم کی پس واسطہ اس کے حق کا جس نے اس گھر کو بنایا اور اس مولود کے حق کا واسطہ جو میرے شکم میں ہے میرے اوپر ولادت کی سختی کو آسان کر پس دروازہ کھل گیا اور میں اس میں داخل ہوئی ناگاہ میں نے ایک حور کو اور مریم و آسیا اور ام موسیٰ وغیرہ کو پایا پس انہوں نے مل کر وہی خدمت انجام دی جو رسولؐ اللہ کی ولادت کے وقت دی تھی۔ جب علیؑ پیدا ہوئے تو یہ کہہ کر سجدہ میں گئے اشهد ان لا إله إلا الله واشهد ان محمداً رسول الله واشهد ان عليا وصي محمد رسول الله خدا نے محمدؐ پر نبوت کو ختم کیا اور مجھ پر وصایت کو تمام کیا۔ میں امیرالمومنین ہوں پھر عورتوں کو سلام کیا اور ان کی احوال پرسی کی، ان کے چہرہ کے نور سے آسمان جگمگایا۔ ابو طالب یہ کہتے ہوئے نکلے بشارت ہو اللہ کا ولی ظاہر ہو گیا۔ اس پر وصیین کا خاتمہ ہے وہ وصی نبی رب العالمین ہے پھر علیؑ کو گود میں لیا علیؑ نے سلام کیا پھر ان عورتوں کے متعلق پوچھا پھر کہا آپ شرم سے ملیے اور یہ حال بیان کیجئے۔ وہ جبل اکام کے فلاں غار میں ہے۔ ابو طالب جب وہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ مر چکا ہے اور کفن میں لپٹا ہوا رکھا ہے کچھ مچھلیوں نے مبارکباد دی۔ ابو طالب غار میں داخل ہوئے اور کہا السلام عليك يا ولي الله ورحمة الله وبركاته خدا نے شرم کو زندہ کیا وہ کھڑا ہوا اور منہ پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگا اشهد ان لا إله إلا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان عليا ولي الله والامام بعد نبي الله۔ ابو طالب نے کہا کہ علی پیدا ہو گئے۔ اس نے ولادت کے حالات پوچھے ابو طالب نے کل حال بیان کیا شرم رو دیا۔ پھر سجدہ شکر کیا پھر انگڑائی لے کر کہا مجھے میرے لبادہ میں ڈھانپ اس کے بعد وہ بدستور مردہ تھا۔ ابو طالب نے

...زیادہ ملک الموت کو دیکھ رہے ہیں۔ میں نے ان کو خدا و رسولؐ کی قسم دی کہ مجھے چھوڑ دیں جب میں وہاں سے ابوبکرؓ کے پاس آیا تو انہوں نے لوہاروں کو بلایا۔ انہوں نے کہا ہم اس کو بغیر آگ میں گرم کیے نہیں نکال سکتے۔ غرض وہ اسی حالت میں ...ندر روز رہا۔ لوگ اسے دیکھ کر ہنستے تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن جب حضرت علیؑ سفر سے واپس آئے ابوبکرؓ نے سفارش کی کہ وہ طوق اس کی گردن سے نکال دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ اس نے لشکر کی کثرت پر مغرور ہو کر چاہا کہ اپنے کو میری جگہ پر قرار دے پس میں نے اس کے غرور کو توڑ دیا اور جو ارادہ کیا تھا اس سے باز رکھا جو طوق اس کی گردن میں ہے شاید اس وقت اس سے آزاد کرنا میرے لیے ممکن نہ ہو لیکن جب لوگوں نے زیادہ اصرار کیا اور قسمیں دیں تو آپ نے لوہے کا ایک کنارہ پکڑ کر ہلکے ہلکے کھینچا اور اس کو آزاد کر دیا ...د اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ (سورہ سبا ۱۰/۳۴) کا مظاہرہ کر دیا ابوذر سے مروی ہے کہ امیرالمومنین نے دو انگلیوں سے پکڑ کر جھٹکا ...یا تھا کہ خالد چیخنے لگا اور اپنے کپڑوں میں پاخانہ کر دیا اور زمین پر پیر دے دے مارے۔

اہل سیر نے حبیب ابن جہم سے ابو سعید تمیمی سے نطنزی نے خصائص میں اعثم کوفی نے فتوح میں طبری نے کتاب الولایۃ ...ن محمد بن قاسم ہمدانی ابو عبداللہ برقی نے اپنے شیوخ سے انہوں نے اصحاب علیؑ سے روایت کی ہے کہ صفین جاتے ہوئے حضرت علیؑ مع اپنے لشکر کے قریہ صندودیا میں نازل ہوئے آپ نے مالک اشتر سے فرمایا ہم ایسی جگہ اترے ہیں جہاں پانی نہیں اے مالک یہاں کنواں کھودو اللہ سیراب کرے گا۔ کنواں کھودا تو تہ میں کالے پتھر کی ایک چٹان نکل آئی جس کو توڑنے سے ...جز رہے آپ کے ساتھ کے سو آدمیوں نے زور مارا مگر مطلب حاصل نہ ہوا۔ امیرالمومنینؑ نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا طاب طاب یا عالم یاطیبو ثا بوثة شمیا کربابا نوثا تودیثا برجوثا آمین آمین یارب العالمین ...رب موسیٰ وھارون اس کے بعد آپ نے اس پتھر کو اکھاڑا اور چشمۂ آب سے چالیس ہاتھ دور پھینک دیا اس کے نیچے سے ...یا پانی نکلا جو برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ مالک کہتے ہیں ہم سب نے وہ پانی پیا۔ اس کے بعد حضرت ...اس پتھر کو وہیں رکھ دیا اور ہم سے فرمایا اس پر مٹی ڈال دیں۔ جب ہم کچھ دور گئے تو حضرت نے فرمایا تم میں کون اس ...ہ کی جگہ کو جانتا ہے۔ ہم نے کہا ہم سب۔ پس حضرت لوٹے اور اس جگہ کو بالکل چھپا دیا۔ ایک راہب اپنے صومعہ سے ...کر آیا امیرالمومنینؑ نے جب اس کو دیکھا تو فرمایا اے شمعون اس نے کہا میری ماں نے میرا یہی نام رکھا ہے ...س چشمہ سے اللہ ...سوا کوئی واقف نہ تھا یا آپ کے علم میں تھا فرمایا اے شمعون تم کیا چاہتے ہو اس نے کہا یہ چشمہ اور اس کا نام فرمایا اس چشمہ کا ...م زاحوما ہے یہ جنت کے چشموں میں سے ہے اس سے تین سو نبیوں اور تین سو وصیوں نے پانی پیا ہے اور میں اوصیا کا ...ہوں میں نے اس سے پانی پیا اس نے کہا میں نے انجیل کی تمام کتابوں میں یہی پایا ہے۔ حضرت نے فرمایا میرے سوا اس ...ال اور کوئی نہ جانتا تھا پس وہ راہب مسلمان ہو گیا اور جنگ صفین میں سب سے پہلے شہید ہوا۔

عبداللہ بن احمد بن حنبل باسناد خود ابو سعید تمیمی سے مروی ہے کہ سفر میں ہم پر پیاس کی شدت ہوئی لوگوں کی رائے ...ی کہ پلٹ جائیں۔ میں بھی لوٹا۔ ہم نے ہر چند پانی تلاش کیا مگر نہ ملا۔ ہم راہب کے پاس آئے اور اس سے پوچھا یہاں والا

چشمہ کہاں ہے اس نے کہا کون سا چشمہ ہم نے کہا وہ جس کا پانی ہم نے پیا تھا۔ ہم نے اسے بہت تلاش کیا مگر نہ پایا۔ راہب نے کہا اسے نبی یا وصی نبی کے سوا دوسرا نہیں پا سکتا۔

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں ہے کہ ابی بن سلول اور جد بن قیس نے حضرت علیؑ کو دعوت میں بلایا اور بیٹھنے کا انتظام ایک دیوار کے نیچے کیا اپنے باغ میں اس دیوار کا طول تیس ہاتھ اور دوسری طرف سے پچیس ہاتھ تھا جہاں بٹھانا چاہتا تھا وہاں سے دیوار کی جڑ خالی کر دی تھی اور دو آدمی دیوار کے پیچھے کھڑے کر دیے تھے تاکہ وہ دیوار کو دھکیل دیں۔ حضرت اس مقام کے بائیں طرف ہٹ کر بیٹھے جب کھا چکے تو ان لوگوں نے کہا یہاں آپ کو بیٹھنے میں تکلیف ہوئی فرمایا یہ تکلیف آسان تھی بہ نسبت اس لقمے کے جو داہنی طرف کھانے میں ہوتی۔

احمد حنبل نے جابر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے یوم خیبر جب اپنا رایت حضرت علیؑ کو دیا تو آپ اس تیزی سے چلے کہ ساتھیوں نے کہا ذرا ہلکے چلیے تاکہ ہم بھی قلعہ تک پہنچ جائیں آپ نے در قلعہ کے پاس جا کر ایک جھٹکے میں دروازہ کو اٹھا کر زمین پر رکھ دیا ہم میں سے ستر آدمیوں نے کوشش کی دروازہ اٹھائیں مگر ممکن نہ ہوا۔

ابو رافع سے مروی ہے کہ جب حضرت علیؑ قلعہ قموص کے قریب پہنچے تو یہودیوں نے تیر برسانے شروع کیے اور پتھر مارنے لگے۔ آپ دلیری سے بڑھتے چلے گئے اور دروازہ اکھاڑ کر چالیس ہاتھ دور پھینک دیا۔ یہ اتنا بھاری تھا کہ چالیس آدمی اس کو اٹھا نہ سکتے تھے مروی ہے کہ اس کا وزن چالیس من تھا اور جب قلعہ اکھاڑا تو تمام قلعہ لرز اٹھا اور آپ نے اس دروازہ کو چالیس ہاتھ اونچا ہوا میں اٹھا کر پھینکا۔

ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ قلعہ خیبر میں ایسا زلزلہ آیا کہ صفیہ ایک تخت پر دلہنوں کی طرح بیٹھی تھی وہ اوندھے منہ گری اس نے سمجھا زلزلہ آ گیا لوگوں نے بتایا زلزلہ نہیں علیؑ نے دروازہ اکھاڑا ہے۔

اور زرارہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے اس کو ڈھال کی طرح ہاتھ میں لیا اور پھر اسے پشت کی طرف پھینک دیا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت نے اپنی پشت پر رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس پر سے لیا بعد اس کے مسلمانوں نے تجربے کے لیے اٹھانا چاہا چالیس آدمی اس کو نہ اٹھا سکے اس کی روایت ابوالحسن وراق نے ابن جریر طبری سے کی ہے اور بیان کیا ہے کہ پچاس آدمیوں نے اس کی روایت کی ہے۔ احمد نے ستر راوی بیان کیے ہیں۔

ابن جریر طبری نے لکھا ہے کہ اس کے لوہے میں حضرت کی چاروں انگلیاں در آئی تھیں۔ رامش اقرانی میں ہے کہ اس دروازہ کا طول ۱۸ ہاتھ تھا اور خندق کی چوڑائی ۲۰ ہاتھ تھی آپ نے اس کا ایک سرا خندق کے کنارے سے ملایا اور اپنے ہاتھ پر اس کو روکے رہے یہاں تک کہ لشکر اس پر آ گیا اور آپ نے دوسرے کنارے پر لگا کر اتار دیا اسی طرح آٹھ ہزار سات سو آدمیوں کو پار کر دیا۔

ابو عبداللہ جدلی نے بیان کیا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا دروازہ میرے ہاتھ میں سپر کی طرح تھا۔

لگائی اور نصاریٰ نے انتہائی محبت میں ان کے مرتبے سے ان کو بڑھایا۔

مساوات علیؑ نبی سے

نبی صاحب کتاب ہیں

نبی کے لیے شق القمر ہوا

نبی کی نبوت کا اقرار تمام انبیاء پر واجب ہوا اور شب معراج حضرت رسول خداؐ کو امام الانبیا بنایا گیا۔

نبی براق پر سوار ہوئے۔

رسول کے لیے کہا گیا بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (سورہ التوبہ ۹/۱۲۸)

نبی کے لیے ہے لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (سورہ الفتح ۴۸/۲)

رسول کی قسم کھائی وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى (سورہ الضحیٰ ۹۳/۱)

رسول کے لیے اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ (سورہ النساء ۴/۵۴)

〃 اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (سورہ النور ۲۴/۳۵)

〃 وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (سورہ الانبیاء ۲۱/۱۰۷) فیہ ذکراً رسولا

رسول کے لیے عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ (سورہ الاعراف ۷/۶۳)

〃 ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى (سورہ النجم ۵۳/۸)

〃 علامت نبوت دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔

ملائکہ یوم بدر رسول کی مدد کو آئے۔

علیؑ صاحب سیف وقلم

علیؑ کے لیے انشقاق النہروان

علیؑ کو لیلۃ الفراش اور روز غدیر امام الاوصیا بنایا گیا۔

علیؑ دوش احمد مختار پر۔

علیؑ کی شان میں ہے وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ (سورہ مریم ۱۹/۵۰)

علیؑ کے لیے ہے فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ (سورہ الدہر ۷۶/۱۱)

علیؑ کی قسم کھائی وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ (سورہ الفجر)

علیؑ کے لیے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ (سورہ البقرہ ۲/۲۰۷)

〃 يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ (سورہ التوبہ ۹/۳۲)

〃 وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ (سورہ النحل ۱۶/۴۴)

〃 رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ (سورہ النور ۲۴/۳۷)

علیؑ کے لیے علی سے مشابہ صورت معراج میں دیکھی۔

〃 علامت شجاعت دونوں کلائیوں میں۔

جبرئیل معرکہ جنگ میں داہنی طرف ہوتے تھے اور میکائیل بائیں طرف اور ملک الموت آگے آگے۔

رسول اللہؐ کو خدا نے کافۃ الناس کی طرف بھیجا۔

[illegible] اکرم عناصر تھے۔

نبی کے متعلق ہے هُوَ اُذُنٌ (سورہ التوبہ ۹/۶۱)

علیؑ تمام خلق کے امام ہیں۔

علیؑ ان کے جزو تھے۔

علیؑ کے لیے ہے وَتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (سورہ الحاقہ ۶۹/۱۲)

نبی نے فرمایا أنا خاتم الأنبياء وأنت ياعلي خاتم الأولياء

نبی نے فرمایا پانچ چیزیں خدا نے مجھ کو دیں پانچ علیؑ کو۔

۱۔ جوامع الکلم مجھے دیا جوامع الکلام علی کو ۲۔ مجھے کوثر دیا۔ علی کو سلسبیل۔

۳۔ مجھے نبی بنایا علی کو وصی ۴۔ مجھے وحی دی۔ علی کو الہام

۵۔ مجھے معراج ملی۔ علیؑ کے لیے ابواب سماوات کھولے گئے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ کے بارے میں نو باتیں ہیں تین دنیا میں تین آخرت میں دو کی مجھے ان [illegible] بارے میں خوف۔ دنیا کی تین یہ ہیں وہ میری شرمگاہ کے ساتر ہیں وہ میرے اہل میں میرے امر کو قائم [illegible] میرے وصی ہیں۔ آخرت سے متعلق تین یہ ہیں مجھے روز قیامت لواء الحمد دیا جائے گا میں وہ علیؑ کو دوں گا [illegible] میں، میں ان پر اعتماد کروں گا۔ تیسرے مفاتیح میں وہ میرے مددگار ہوں گے۔ جن دو کی میں ان سے امید [illegible] بعد نہ گمراہ ہوں گے نہ کافر اور جس بات کا خوف ہے وہ یہ ہے کہ قریش میرے بعد ان سے غدر کریں گے۔

خرکوشی نے شرف المصطفیٰ میں اور ابوالحسن بن مہرویہ قزوینی نے یہ روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے [illegible] ایسی ملی ہیں کہ مجھے نہیں ملیں تم کو جیسا خسر ملا تم کو فاطمہؑ جیسی بی بی ملی۔ تم کو حسنؑ و حسینؑ جیسے فرزند ملے۔

حضرت علیؑ کی مساوات تمام انبیاءؑ سے

اللہ نے سات آدمیوں کو ملک دیا ہے۔ ملک اللہ بیر یوسف کو دیا۔ ملک حکم و نبوت ابراہیم کو فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ [illegible] وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا (سورہ النساء ۴/۵۴) ملک عزت و قدرت و قوت داؤد کو۔ ملک ریاست طالوت کو قَدْ بَعَثَ [illegible] طَالُوْتَ مَلِكًا (سورہ البقرہ ۲/۲۴۷)۔ کنوز ذوالقرنین کو اِنَّا مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ (سورہ الکہف ۱۸/۸۴) ملک دنیا [illegible] رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا (سورہ ص ۳۸/۳۵) ملک آخرت علیؑ کو وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا [illegible] (سورہ الدہر ۷۶/۲۰)۔

شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس کو رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ علیؑ کو امیرالمومنین کہہ کر سلام کیا کرو۔ جب رسول اللہ کا
انتقال ہوگیا تو اس نے حکم رسول کی خلاف ورزی کی ہے۔

ہمارے علماء نے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ رسول اللہ کے پاس آئے تو فرمایا جاؤ امیرالمومنین کو سلام کرو۔ انہوں
نے کہا یا رسول اللہ آپ کی زندگی میں وہ امیرالمومنین ہیں۔ فرمایا ہاں میری زندگی میں اسی طرح جب عمرؓ آئے تو ان سے کہا
سبیعی کی روایت میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا امیرالمومنین کون ہے۔ فرمایا علی پوچھا کیا اللہ اور اس کے رسول نے ایسا حکم
دیا ہے۔ فرمایا ہاں۔

ابراہیم ثقفی نے عبداللہ بن جبلہ کنعانی سے اس نے ذریح محاربی سے اس نے ثمالی سے اس نے امام جعفر صادقؑ
سے روایت کی ہے کہ ابوبکرؓ کی بیعت ہوئی تو بریدہ شام میں تھے۔ جب آئے تو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا تھا کہ تم
بھول گئے کہ خدا اور اس کے رسول کی طرف سے علی کو امیرالمومنین کہہ کر سلام واجب کیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا اے بریدہ
تم غائب تھے اور ہم موجود تھے۔ اللہ ایک امر کے بعد دوسرا امر کیا ہی کرتا ہے۔ اللہ نے حکومت اور نبوت دونوں کو ایک
جگہ گھر میں جمع نہیں کیا۔

ثقی اور سری ابن عبداللہ نے اپنی اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ عمران بن الحصین اور ابو بریدہ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا
کہ تم اس روز موجود تھے جب امیرالمومنین کہہ کر سلام کیا گیا تھا وہ دن آپ کو یاد ہے یا بھول گئے انہوں نے کہا یاد ہے۔ بریدہ نے
کہا کہ کسی مسلمان کو سزاوار ہے کہ وہ علیؑ پر حکومت کرے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ نبوت اور امامت ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتیں
بریدہ نے یہ آیت پڑھی أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ ۖ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا
عَظِيمًا (سورہ النساء ۵۴/۴) اور کہا کہ آلِ ابراہیم میں خدا نے نبوت اور سلطنت دونوں جمع کر دی تھیں اس پر عمرؓ کو غصہ
آیا اور غصہ مرتے دم تک ان سے دور نہ ہوا۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے ام سلمہ سے فرمایا سنو اور گواہ رہنا کہ علی امیرالمومنین اور سید الوصیین
ہیں۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ میں آنحضرت کے پاس وضو کے لیے پانی لایا۔ حضرت نے فرمایا اے انس اس دروازہ
سے وہ شخص داخل ہونے والا ہے جو امیرالمومنین، سید المرسلین، قائد الغر المحجلین اور خاتم الوصیین ہے۔ انس کہتے ہیں اس
کے بعد علی داخل ہوئے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت علی خدمت رسول میں آئے اور کہا السلام علیك یا رسول حضرت
نے فرمایا وعلیك السلام یا امیر المؤمنین ورحمة الله وبركاته۔ حضرت علیؑ نے کہا آپ اپنی زندگی میں مجھے امیرالمومنین
کہتے ہیں۔ فرمایا بحکم خدا یہ نام جبریل نے رکھا ہے درآنحالیکہ میں زندہ ہوں اے علی میں اور جبریل کل بات کر رہے تھے
تم ہماری طرف سے گزرے اور ہم پر سلام نہ کیا۔ جبریل نے کہا کیا وجہ ہے کہ امیرالمومنین نے ہم پر سلام نہ کیا اگر کرتے تو ہم خوش

ہوتے اور جواب سلام دیتے۔

ابن المخلد نے علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے
کی گود میں ہے میں نے سلام کیا دحیہ کلبی نے جواب دیا۔ وعلیکم السلام یا امیر المؤمنین ویا فار
ویا قائد الغر المحجلین، وقاتل الناكثين، والقاسطين، والمارقين، وقال امام الم
پھر مجھ سے کہا اب اپنے نبی کا سر اپنی گود میں لیجئے آپ اس سے زیادہ حقدار ہیں۔ پس جب میں نے رس
میں لیا تو رسول اللہ نے آنکھیں کھول کر مجھ سے پوچھا اے علی تم کس سے بات چیت کر رہے تھے میں نے کہا
حال بیان کیا۔ فرمایا اے علی وہ دحیہ نہ تھے بلکہ جبریل تھے وہ اس لیے آئے تھے کہ تمہیں بتا دیں کہ اللہ نے تمہار
مروی ہے کہ حضرت رسول خدا نے امیرالمومنین سے فرمایا تم پر تقدم نہ کرے گا مگر کافر، اہل سما
پکارتے ہیں۔

امیرالمومنین کا لفظ سوائے حضرت علی علیہ السلام اور کسی امام کے لیے نہیں بولا جاتا ایک شخص نے اما
کو یا امیرالمومنین کہا۔ فرمایا ٹھہر جا اس نام سے کوئی راضی نہ ہوگا سوائے اس کے جو جہل کی بلا میں مب
کافی کلینی میں جابر جعفی سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر لوگ جانتے کہ امیرا
گیا تو آپ کی ولایت سے انکار نہ کرتے میں نے کہا کہ یہ ارشاد ہو کہ یہ نام کب سے ہے فرمایا جب بنی آدم ک
ان کی ذریات کو نکالا اور ان کو ان کے نفسوں پر گواہ کیا۔ خدا نے کہا کیا میں تمہارا رب نہیں، محمد میرے رسول
امیرالمومنین نہیں۔

خطیب نے تاریخ بغداد میں تین جگہ لکھا ہے کہ روز حدیبیہ حضور نے حضرت علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر ف
امیر ہے یہ کافروں کا قاتل ہے جس نے اس کی مدد کی وہ کامیاب ہے اور جس نے اس کو ذلیل کرنا چاہا وہ ناکام
احمد نے سند الانصار میں بریدہ اور براء سے روایت کی ہے کہ حضرت نے یمن کی طرف دو لشکر بھ
علیؑ کی ماتحتی میں اور دوسرا خالد کی ماتحتی میں اور فرمایا جب دونوں ایک جگہ جمع ہو جائیں تو دونوں کے س
اور جب الگ الگ ہوں تو ہر ایک اپنی جگہ فوج کا سردار ہے۔ حضرت رسول خدا نے امیرالمومنین علیہ ال
سردار نہیں بنایا۔

ابوبکر شیرازی نے فیما نزل من القرآن فی امیر المؤمنین میں لکھا ہے کہ توریت میں ہے ا
تم کو انتخاب کیا تمہارا وزیر تمہارے بھائی ہارون کو بنایا جو باپ اور ماں دونوں طرف سے تمہارا بھائی
لیے ان کے بھائی ایلیا کو بنایا وہ ان کا بھائی وزیر وصی اور خلیفہ ہے خوش خبری ہو تم دونوں کے لیے دو بھائی
خبری ہو آخر زمانے کے دونوں بھائیوں کو ایلیا ابو السبطین حسینؑ و حسنؑ اور تیسرے محسن ہیں جس طرح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

القابؑ

امیرالمومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام

حَیدَرہ ۔ عَلیٌ ۔ ابُوالحَسن ۔ ابُومُحمّدٍ
ابُوالرَّیحَانتَین ۔ ابُوتُرابٍ ۔ اَبُو السِّبْطَینِ
اَمِیرُالمُؤمِنِینَ ۔ امَامُ المُتَّقِینَ ۔ وَلِیُّ المُتَّقِینْ
سَیّدُالصَّادقِینَ ۔ سَیِّدُ المُسْلِمِینَ ۔ سَیِّدُ المُؤمِنِینَ
سَیِّدُ العَرَبِ ۔ سَیِّدٌ فِی الدُّنیا وَالاٰخِرَۃِ
قَآئِدُ الغُرِّالمُحجّلِینَ ۔ یَعسُوْبِ الدِّینِ ۔ صِدِّیقُ الاکبَرِ
فَارُوقُ اَعْظَمَ ۔ خَاتَمُ الوَصِیّینَ ۔ خَیرُالوَصِیِّینَ
الوَصِیْ ۔ قَاتِلُ الفَجَرَۃِ ۔ صَاحِبُ الرَّایَۃِ
مُقِیمُ الحُجَّۃِ ۔ حُجَّۃُ اللہِ ۔ رَایَۃُ الھُدیٰ
وَلِیُّ اللہِ ۔ صَفْوَۃُ اللہِ ۔ شَیخُ المُھَاجِرِینْ وَالاَنصار
قسِیمُ النَّارِوَالجَنَّۃِ ۔ وَارثُ رَسُولَ اللہِ ۔ خَلیفۃُ رَسُولِ اللہِ

مَنَارُالاِیمَانِ ۔ اِمَامُ الاَولِیَاءِ ۔ صَاحِبُ اللّوَآءِالھَادِیْ
نَاصِرُ رَسُولِ اللہِ ۔ صَالِحُ المُؤمِنِینَ ۔ مَوْلی المُؤمِنِینْ
مُنجِزُ الوَعْدِ ۔ قَاتِلُ النَّاکِثِیْنَ وَالقَاسِطِینْ
وَالمَارِقِینَ ۔ المُرْتَضیٰ ۔ الشَّاھِدُ ۔ الشَّھِیدُ
الرَّاکِعُ ۔ السَّاجِدُ ۔ الصَّفِیُّ ۔ اَلامِینُ ۔ مَثِیلُ
ھَارُونَ ۔ نَفسُ الرَّسُولْ ۔ سَیفُ اللہ ۔ ذُوالاُذُن الوَاعِیْ
قَاضِیْ دیْنَ رَسُولِ اللہ ۔ وَزِیرُرَسُولِ اللہ ۔ خَیرُالبَشَر
ذُوالقَرنَینِ ۔ خَاصِفُ النَّعلِ ۔ اَلصَّادِقُ
اَلطَّاھِرُ ۔ اَلصَّادِقُ المُؤمِنُ ۔ اَنزَعُ البَطِینِ
العَابِدُ ۔ الزَّاھِد ۔ کَاسِرُالاَصْنَام ۔ السَّاقیْ
اَلحَبِیبُ ۔ بیضَۃُ البَلدَ ۔ اَلھُدیٰ ۔ لحُودی النُّھیٰ
دَابَۃُ الجَنَّۃِ ۔ اِیلِیَاءِ ۔ قُبَابُ عَینِ الفِتْنَۃِ
اَمِیرُالنَّحلِ ۔ ذُوالبُرقَۃِ ۔ مَثِیلُ عِیسیٰ ۔ القَرمُ

یعنی

اَمِیرُالمُؤمِنِینَ حضرت عَلیؑ اِبنِ اَبِی طَالبٍ علیہِ السَّلامُ

نقطۂ زیبائے بِسْمِ اللہ علیؑ
افتخارِ ہر نبیؑ و ہر ولیؒ

(مولانا رومؒ)

(۷۰۰) قال النبي (ص) الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر

فرمایا جناب رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنّت ہے۔

(۷۰۱) عن أبي عبدالله (ع) إن الله جعل وليه في الدنيا عرضا

فرمایا حضرت ابوعبداللہ نے خدا نے اپنے دوست کو مصائب کا آماجگاہ بنایا ہے۔

(۷۰۲) وقال : ما أخلى المؤمن من ثلاث ولربما اجتمعت الثلاث عليه اما بعض من يكون معه في الدار يغلق عليه بابه يؤذيه أو مر في طريقة الى حوائجه بمن يؤذيه ولو ان مؤمنا على قلعة جبل لبعث الله عليه شيطانا يؤذيه ويجعل له من ايمانه انسانا لا يستوحش الى أحد

فرمایا حضرت نے مومن تین حالتوں سے خالی نہیں رہتا بلکہ اکثر یہ تینوں اس پر جمع ہوتی ہیں یا تو اس کے ارکان منزل میں سے کوئی اذیت دے گا یا اس کو طلب حوائج میں کوئی دوسرا ستائے گا یا شیطان اس کو اذیت دے گا۔ اگرچہ وہ پہاڑ کی چوٹی پر کیوں نہ ہو۔

(۷۰۳) وقال (ع) لو ان مومنا على لوح في البحر لقيض الله له شيطانا يؤذيه

فرمایا حضرت نے اگرچہ کوئی مومن سمندر کے اندر کیوں نہ ہو۔ تب بھی خدا شیطان کو اس کے ستانے کی قدرت دے گا۔

(۷۰۴) قال رسول الله (ص) لو كان المؤمن في جحر فارة لقيض الله فيه من يؤذيه

فرمایا جناب رسولؐ خدا نے اگر مومن سوراخ موش میں بھی گھس جائے گا تو خدا اس کے اذیت دینے والے کو وہاں اس پر قدرت دے گا۔

(۷۰۵) وعنه (ص) انه قال لا يكون في الدنيا مؤمن الا وله جار يؤذيه

فرمایا حضرت نے جو کوئی مومن دنیا میں ہے اس کا اذیت دینے والا اس کے پڑوس میں ہے۔

وقال : ماكان ولايكون وليس بكائن نبي ولا مؤمن الا وله قرابة يؤذيه او جار يؤذيه

فرمایا حضرت نے جب کبھی کوئی مومن یا نبی ہوا ہے یا اب ہے یا ہوگا اس کا ستانے والا اس کا رشتہ دار یا پڑوسی رہا ہے۔

(۷۰۶) و الصادق لا ينفك المؤمن من خصال أربع من جار يؤذيه وشيطان يغويه و منافق يقفو اثره ومؤمن يحسده

فرمایا جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام نے مومن چار خصلتوں سے جدا نہیں ہوتا اوّل پڑوسی اس کو
ہے دوسرے شیطان اس کو بہکاتا ہے تیسرے منافق اس کے قدم بقدم چلتا ہے چوتھے مومن اس سے حس
کرتا ہے۔

(۷۰۷) وعن أبي جعفر (ع) قال ان المؤمن ليبتلى باهل بيته الخاصة فان لم يكن أهل بيت فجاره الادنى فالادنى •

فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السّلام نے مومن خاص طور پر اپنے اہل بیت کے لیے مصیبت اٹھاتا ہے پس اگ
کے اہل بیت نہ ہوں تو پھر سب سے زیادہ قریب والا ہمسایہ اور اس کے بعد اور دور والا۔

(۸۶) آئندہ زمانہ کی پیشین گوئیاں

(۷۰۸) قال رسول الله (ص) يأتي على الناس زمان وجوههم وجوه الادميين وقلوبهم قلو
الشياطين كامثال الذباب الضرار سفاكون للدماء لا يتناهون عن منكر فعلوه ان تابعته
ارتابوك وان حدثتهم كذبوك وان تواريت عنهم اغتابوك والسنة فيهم بدعة والبد
فيهم سنة والحليم بيهم غادر والغادر بينهم حليم والمؤمن فيما بينهم مستضعف والفا
فيما بينهم مشرف صبيانهم عارم ونسائهم شاطر (1) وشيخهم لا يأمر بالمعروف ولا ين
عن المنكر الالتجاء اليهم خزي والاعتداد بهم ذل وطلب ما في أيديهم فقر فعند
يحرمهم الله قطر السماء في أوانه وينزله في غير أوانه يسلط عليهم شرارهم فيسومو
سوء العذاب يذبحون أبنائهم ويستحيون نسائهم فيدعوا خيارهم فلا يستجاب لهم

فرمایا رسولؐ اللہ نے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس میں لوگوں کے چہرے تو آدمیوں کے ہوں گے م
شیطان کے سے وہ کاٹنے والی مکھیوں اور زنبوروں کی طرح لوگوں کا خون بہائیں گے۔ وہ برائیاں کریں گے ہیں
سے باز نہ آئیں گے اگر تم ان کا اتباع کرو تو تم کو شک میں ڈال دیں گے اور اگر ان سے بات کرو گے تو تم کو جھٹلا
اور اگر ان سے چھپو گے تو تمہاری غیبت کریں گے۔ سنّتِ نبوی ان کے لیے بدعت ہوگی اور بدعت سنّت ق
گی حلیم ان میں ... ہوگا اور غادر ان کے درمیان حلیم ہوگا۔ مومن ان میں مستضعف ہوگا اور فاسق ان
بزرگی ہوگا۔ ان کے لڑکے ... ہوں گے اور ان کی عورتیں چالاک۔ اُن کے بوڑھے نہ امر بالمعروف کریں گے نہ نہی

وَلَمْ تَكُونُوا مِنْ أَهْلِهَا۔ وَيْلُمِّهِ كَيْلًا بِغَيْرِ ثَمَنٍ لَوْ كَانَ لَهُ وِعَاءٌ وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَأَهُ بَعْدَ حِينٍ۔

اہلیت تھی۔ خدا تمہیں سمجھے۔ میں تو بغیر کسی عوض کے (علمی جواہر ریزے) ناپ ناپ کر دے رہا ہوں۔ کاش کہ ان کے لئے کسی کے ظرف میں سمائی ہوتی۔ (ٹھہرو) کچھ دیر بعد تم بھی اس کی حقیقت کو جان لوگے۔

* * *

لہ تحکیم کے بعد جب عراقیوں نے معاویہ کے تابڑ توڑ حملوں کا جواب دینے میں سستی و بددلی کا مظاہرہ کیا، تو ان کی مذمت و توبیخ کے سلسلے میں یہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں صفین کے موقعہ پر ان کی قریب خوردگی اور جنگ سے دستبرداری کی طرف اشارہ کیا ہے اور اُن کی حالت کو اس عورت سے تشبیہ دی ہے جس میں یہ پانچ وصف ہوں۔ (۱) وُہ حاملہ ہو۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ لڑنے بھڑنے کی پوری پوری صلاحیت و استعداد رکھتے تھے۔ اُس بانجھ عورت کی مانند نہ تھے، کہ جس سے کوئی اُمید نہیں رکھی جاسکتی۔ (۲) مدتِ حمل پوری کر چکی ہو۔ یعنی تمام کٹھن اور دشوار گزار منزلوں کو طے کر کے فتح و کامرانی کے قریب پہنچ چکے تھے۔ (۳) از خود حمل کو ساقط کر دیا ہو یعنی فتح کے قریب پہنچ کر صلح پر اُتر آئے، اور دامنِ مراد بھرنے کے بجائے نامرادیوں کو سمیٹ لیا (۴) اس کے رنڈاپے کی مدت دراز ہو، یعنی ان کی حالت ایسی ہو گئی۔ جیسے ان کا کوئی سرپرست و نگران نہ ہو اور وُہ بے والی و وارث بھٹک رہے ہوں (۵) بیگانے اس کے وارث ہوں۔ یعنی اہلِ شام ان کے املاک پر قبضہ و تسلط جما رہے ہیں کہ جو ان سے کوئی لگاؤ نہیں رکھتے۔

خطبہ ۷۰

وَمِنْ خُطْبَةٍ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَلَّمَ فِيهَا النَّاسَ الصَّلٰوةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اس میں آپؑ نے لوگوں کو پیغمبر صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر صلوٰت بھیجنے کا طریقہ بتایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ۔ وَدَاعِمَ الْمَسْمُوكَاتِ وَجَابِلَ الْقُلُوبِ عَلَى فِطْرَتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيدِهَا اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ۔ وَالْفَاتِحِ لِمَا

اے اللہ! اے فرشِ زمین کے بچھانے والے اور بلند آسمانوں کو (بغیر سہارے کے) روکنے والے دلوں کو اچھی اور بُری فطرت پر پیدا کرنے والے۔ اپنی پاکیزہ رحمتیں اور بڑھنے والی برکتیں قرار دے۔ اپنے عبد اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جو پہلی (نبوتوں کے) ختم کرنے والے۔ اور بند (دلوں کے) کھولنے والے اور

الْخَلْقِ. وَالْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ، وَ
الدَّافِعِ جَيْشَاتِ الْأَبَاطِيلِ وَالدَّامِغِ
صَوْلَاتِ الْأَضَالِيلِ. كَمَا حُمِّلَ
فَاضْطَلَعَ قَائِمًا بِأَمْرِكَ مُسْتَوْفِزًا
فِي مَرْضَاتِكَ غَيْرَ نَاكِلٍ عَنْ قُدُمٍ،
وَلَا وَاهٍ فِي عَزْمٍ. وَاعِيًا لِوَحْيِكَ
حَافِظًا لِعَهْدِكَ. مَاضِيًا عَلَى
نَفَاذِ أَمْرِكَ. حَتَّى أَوْرَى قَبَسَ
الْقَابِسِ وَأَضَاءَ الطَّرِيقَ لِلْخَابِطِ
وَهُدِيَتْ بِهِ الْقُلُوبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ
الْفِتَنِ. وَأَقَامَ مُوضِحَاتِ الْأَعْلَامِ
وَنَيِّرَاتِ الْأَحْكَامِ. فَهُوَ أَمِينُكَ
الْمَأْمُونُ وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ
وَشَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ وَبَعِيثُكَ
بِالْحَقِّ. وَرَسُولُكَ إِلَى الْخَلْقِ. اَللّٰهُمَّ
افْسَحْ لَهُ مَفْسَحًا فِي ظِلِّكَ وَاجْزِهِ
مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ.
اَللّٰهُمَّ أَعْلِ عَلَى بِنَاءِ الْبَانِينَ بِنَاءَهُ
وَأَكْرِمْ لَدَيْكَ مَنْزِلَتَهُ. وَأَتْمِمْ
لَهُ نُورَهُ وَاجْزِهِ مِنِ ابْتِعَاثِكَ
لَهُ مَقْبُولَ الشَّهَادَةِ وَمَرْضِيَّ
الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَ
خُطَّةٍ فَصْلٍ. اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ
بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ فِي بَرْدِ الْعَيْشِ وَقَرَارِ
النِّعْمَةِ وَمُنَى الشَّهَوَاتِ وَأَهْوَاءِ

حق کے زور سے اعلانِ حق کرنے والے، باطل کی طغیانیوں کو دبانے والے، اور ضلالت کے حملوں کو کچلنے والے تھے جیسا اُن پر (ذمہ داری کا) بوجھ عائد کیا گیا تھا اُس کو انہوں نے اٹھایا اور تیری خوشنودیوں کی طرف بڑھنے کے لیے مضبوطی سے جم کر کھڑے ہو گئے۔ وہ آگے بڑھنے سے منہ موڑنا نہ ارادے میں کمزوری کو راہ دی۔ وہ تیری وحی کے حافظ اور تیرے پیمان کے محافظ تھے اور تیرے حکموں کے پھیلانے کی دھن میں لگے رہنے والے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے روشنی ڈھونڈنے والے کے لیے شعلے بھڑکا دیئے، اور اندھیرے میں بھٹکنے والے کے لیے راستہ روشن کر دیا۔ فتنوں فسادوں میں سرگرداں رہنے کے بعد دلوں نے آپ کی وجہ سے ہدایت پائی۔ انہوں نے راہ دکھانے والے نشانات قائم کئے۔ روشن و تابندہ احکام جاری کئے۔ وہ تیرے امین و معتمد اور تیرے علم مخفی کے خزینہ دار تھے اور قیامت کے دن تیرے گواہ اور تیرے پیغمبر برحق اور خلق کی طرف فرستادہ رسولؐ تھے۔ خدایا ان کی منزل کو اپنے زیرِ سایہ وسیع و کشادہ بنا اور اپنے فضل سے انہیں دگنے حسنات عطا کر۔ خداوندا تمام بنیاد قائم کرنے والوں کی عمارت پر اُن کی بنا کردہ عمارت کو فوقیت عطا کر اور انہیں باعزت مرتبے سے سرفراز کر اور اُن کے نور کو پورا پورا فروغ دے اور انہیں رسالت کے صلہ میں شہادت کی قبولیت و پذیرائی اور قول و سخن کی پسندیدگی عطا کر جب کہ آپ کی باتیں سراپا عدل اور فیصلے حق و باطل کو چھانٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں بھی ان کے ساتھ خوش گوار و پاکیزہ زندگی اور منزلِ نعمات میں یکجا کر اور مرغوب و دل پسند خواہشوں

فُرُوجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذّٰكِرٰتِ
اور محفوظ رکھنے والی عورتیں اور بہت کثرت سے خدا کی یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں

أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيمًا ○ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ
ان سب کے لئے خدائے تعالیٰ نے گناہوں کی بخشش اور بہت بڑا اجر مہیا فرمایا ہے۔ اور نہ کسی مومن مرد کے لئے

وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ
یہ بات موزوں ہے اور نہ کسی مومن عورت کے لئے کہ جب خدا اور اس کے رسول نے ایک بات طے کردی تو پھر انہیں اپنے اس معاملہ میں

الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ؕ وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ فَقَدْ ضَلَّ
کچھ بھی اختیار (باقی رہے۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا یقیناً وہ بھی تو کھلی گمراہی میں

ضَلٰلًا مُّبِينًا ○ وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
پڑے گا۔ اور (اے رسول) جس وقت تم اس سے جس پر اللہ نے بھی احسان کیا تھا اور

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِي
تم نے بھی احسان کیا تھا یہ کہہ رہے تھے کہ تو اپنی زوجہ کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور

فِي نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ أَحَقُّ أَن
تم اپنے دل میں وہ بات چھپائے ہوئے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں (کی بدگوئی) سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ

تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا
اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ تم اس سے ڈرا کرو۔ پس جب زید اس سے اپنی حاجت پوری کرچکا تو ہم نے اس عورت کو اس غرض سے تمہاری

يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ أَدْعِيَائِهِمْ إِذَا قَضَوْا
زوجیت میں دے دیا کہ مومنوں کے لئے ان کے متبنیٰ اولاد کی ازواج کے بارے میں جب کہ وہ اپنی حاجت پوری کرچکا کریں

مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ○ مَا كَانَ عَلَى
کوئی روک ٹوک نہ رہے۔ اور خدا کا حکم ہو کر رہا۔ نبی کے لئے

النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِينَ
اس بات میں جو اللہ نے واجب کردی ہو کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ خدائے تعالیٰ کا قاعدہ ان لوگوں میں جو

خَلَوْا مِن قَبْلُ ؕ وَكَانَ أَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ○ الَّذِينَ
پہلے گزر گئے ایک ہی چلا آتا ہے۔ اور خدا کا حکم ایک حد پر اندازہ کیا ہوتا ہے۔ پیغمبر

يُبَلِّغُونَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا
ایسے لوگ ہیں جو خدا کا حکم پہنچاتے ہیں اور اسی سے ڈرتے ہیں اور سوائے اللہ کے اور کسی سے نہیں ڈرتے

اللّٰهَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيبًا ○ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ
اور حساب لینے کو اللہ ہی کافی ہے۔ محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں

وَلٰكِن رَّسُولَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
لیکن وہ خدا کے رسول ہیں اور پیغمبروں کا خاتمہ۔ اور اللہ ہر چیز کا (پورا پورا)

عَلِيمًا ○ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا ○ وَّ
جاننے والا ہے۔ اے ایمان لانے والو! اللہ کی یاد بہت کچھ کیا کرو۔ اور

سَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَّأَصِيلًا ○ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَ
اس کی پاکی صبح و شام بیان کیا کرو۔ وہ وہی ہے جو خود اور

مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّورِ ؕ وَكَانَ
اس کے فرشتے تم پر صلوات بھیجتے ہیں تاکہ وہ تم کو (کفر و نفاق کی) اندھیریوں سے (ایمان کی) روشنی کی طرف نکال لائے۔ اور

بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا ○ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَأَعَدَّ
وہ مومنوں پر بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔ جس دن یہ لوگ خدا سے ملیں گے سلام ان کی اعلیٰ درجہ کی مدارات ہوگی۔ اور خدا تعالیٰ نے

لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا ○ يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ
ان کے لئے بہت ہی اچھا اجر تیار کر رکھا ہے۔ اے نبی ہم نے تم کو گواہ اور

مُبَشِّرًا وَّنَذِيرًا ○ وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيرًا ○
خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا۔ اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا اور روشنی پہنچانے والا چراغ بنا کر بھیجا ہے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيرًا ○ وَلَا
اور مومنین کو یہ خوشخبری پہنچا دو کہ اللہ کی طرف سے ان پر بہت بڑا فضل ہے۔ اور

تُطِعِ الْكٰفِرِينَ وَالْمُنٰفِقِينَ وَدَعْ أَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ
کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کو ایذا دینا چھوڑ دو اور اللہ پر بھروسہ کرو۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ○ يٰأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ
اور کارسازی کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔ اے ایمان لانے والو! جس وقت تم نے ایمان والی عورتوں سے نکاح کیا

ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ
پھر قبل اس کے کہ تم نے ان سے مباشرت کی ہو ان کو طلاق دے دی تو ان کے ذمہ تمہاری خاطر

مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا ۚ فَمَتِّعُوهُنَّ وَسَرِّحُوهُنَّ سَرَاحًا
کوئی عدّت نہیں ہے جسے وہ پورا کریں۔ پس تم ان کو کچھ نفع پہنچا دو اور ان کو نہایت خوبی سے